حج کے فضائل، آداب، واقعات سمیت کئی اصلاحی
مدنی پھولوں سے معمور بیانات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

سَفَرِ حج سے متعلق

15 بیانات



پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

حج کے فضائل، آداب، واقعات سمیت کئی اصلاحی
مدنی پھولوں سے معمور بیانات کا خوبصورت گلدستہ

بنام

سَفَرِ حج سے متعلق 15 بیانات

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : سفرِ حج سے متعلق 15 بیانات
صفحات : 434
پہلی بار : ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۱ ہجری مطابق جون 2020
تعداد : ویب ایڈیشن
پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہو گی جسے دُنیا میں عِلْم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اس شخص کو ہو گی جس نے عِلْم حاصِل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی خود اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکِر، ۱۳۸/۵۱)

اجمالی فہرست مع بیانات کی جھلکیاں

نمبر شمار	بیان کا نام	صفحہ نمبر
☆	**اجمالی فہرست**	3
☆	**پہلے اسے پڑھیں!**	5
1	**حج کے مہینے کے ابتدائی 10 عظیم دن** ☆حج کے پہلے دس دنوں کے فضائل۔ ☆ان دس دنوں کو کیسے گزاریں؟ ☆قربانی کے کچھ مسائل۔ ☆سیدی قطبِ مدینہ کی سیرت جھلکیاں	07
2	**حج کے فضائل** ★فضائلِ حج قرآن و حدیث کی روشنی میں۔ ★حج کے سفر کا بہترین ہم سفر کون؟ ★عبادت میں دل لگانے کے مدنی پھول	32
3	**کعبے کی شان اور حج کے فضائل** بیت اللہ شریف کے فضائل۔ ★کعبہ شریف قبلہ کیسے بنا؟ ★حج فرض ہونے کی شرائط۔ ★حج قرآن و حدیث کی روشنی میں۔	61
4	**مکہ مکرمہ کی شان و عظمت** ★مکے مدینے کی خصوصیت۔ ★مکہ شریف کے بابرکت مقامات۔ ★طواف کے فضائل۔ ★مکے کی گرمی پر صبر کی فضیلت۔	87
5	**عازمینِ حج کے واقعات** ★بروزِ محشر کعبہ شریف کے آنے کا منظر کیسا ہوگا؟ ★حاجیوں کیلئے کیا ضروری ہے؟	110
6	**عاشقوں کا حج** ★سفرِ حج و عمرہ کے فوائد۔ ★سفرِ حج کے آداب۔ ★حاجیوں کے عشق بھرے واقعات	140
7	**حج کی تربیت** ★حج کا مکمل اور آسان طریقہ۔ ★حج کے فرائض و واجبات۔ ★یومِ عرفہ کے فضائل۔ ★احرام کیا ہے اور	171

	اس کے مسائل۔	
8	**منیٰ میں وقت کیسے گزاریں؟** ☆منیٰ شریف کے نظارے۔ ☆شبِ عَرَفہ اور وقوفِ عرفات کے مدنی پھول۔ ☆یومِ عرفہ اور ہمارے اسلاف۔ ☆دنیا میں سب سے افضل دن	198
9	**برکاتِ مکہ و مدینہ** ☆معذور شخص خانۂ کعبہ کیسے پہنچا؟ ☆مدینے میں مرنے کی خواہش اور اس کے فوائد۔ ☆مکے مدینے کی خصوصیات۔ ☆امام مالک اور ادبِ مدینہ	225
10	**مدینے کے فضائل** ☆درِ رسول پر حاضری کے فوائد۔ ☆مدینہ طیبہ کی تکالیف پر صبر کے فضائل۔ ☆مدینہ شریف کی خصوصیات۔	259
11	**محبتِ مدینہ** ☆اعلیٰ حضرت اور محبتِ مدینہ۔ ☆عظمتِ مدینہ احادیث کی روشنی میں۔ ☆مدینے سے محبت کرنے والوں کے انداز	290
12	**عاشقوں کا سفرِ مدینہ** ☆اعلیٰ حضرت کا سفرِ مدینہ۔ ☆روضۂ اقدس کی زیارت کے فوائد۔ ☆سید احمد کبیر رفاعی کا سفرِ مدینہ۔ ☆امیرِ ملت کا سفرِ مدینہ۔ ☆امیرِ اہلسنت کا سفرِ مدینہ۔ ☆حاضریِ بارگاہِ اقدس کے آداب	310
13	**حاضریِ مدینہ** ☆مدینہ منورہ کی خصوصیات۔ ☆درِ رسول پر حاضری کے نرالے انداز۔ ☆مدینہ شریف میں خوب خرچ کیجئے۔	342
14	**مقبول حج کی نشانیاں** ☆حج فرض ہونے کی شرائط۔ ☆حجِ مقبول کے فضائل۔ ☆مقبول حج کی علامات۔ ☆حضرت بی بی رابعہ بصریہ کا حج	374
15	**مقبول حج کیا ہے؟** ☆مایوس نہ ہونے والا حاجی۔ ☆حج کا طریقہ۔ ☆حاجیوں کیلئے مدنی پھول۔	407

پہلے اسے پڑھ لیں!

حج دین کے فرائض میں سے اہم فریضہ ہے۔ ہر سال کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول اس سعادت سے مشرف ہوتے ہیں۔ وہ خاص موسم (جس میں خوش نصیب حاجی صاحبان اس مقدس سفر کیلئے روانہ ہوتے ہیں) آتے ہی دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں ہر سال اسی مناسبت سے بیانات ہوتے ہیں۔ ان بیانات میں حج کے فضائل، اہمیت اور فوائد، مکے مدینے کے فضائل، وہاں کے آداب اور بزرگوں کے عشق بھرے واقعات وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ تمام بیانات مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ میں **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کے تحت تیار ہوتے ہیں۔

حج کا موسم آتے ہی دعوتِ اسلامی کی مجلسِ حج و عمرہ کے تحت بھی حجاجِ کرام کی تربیت کا سلسلہ ہوتا ہے۔ جس میں حج و عمرہ کا طریقہ اور دیگر آداب وغیرہ بیان ہوتے ہیں۔ ایسے کچھ بیانات بنانے کی سعادت بھی **شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی** کو حاصل ہوئی۔

نگرانِ المدینۃُ العلمیۃ و رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری مدَّ ظلّہ العالی کی تجویز پر اس موضوع سے متعلق اب تک کے تمام بیانات کو یکجا کیا گیا ہے اور ان بیانات کو کتابی صورت دے کر دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کیا جارہا ہے۔ اسی سلسلے میں یہ مجموعہ آپ کے سامنے ہے۔ اس مجموعے میں اکثر بیانات ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں ہو چکے ہیں جبکہ کچھ بیانات حجاجِ کرام کی تربیت کیلئے تیار ہوئے تھے۔ آسانی کیلئے ہر بیان کے ساتھ اس کی تاریخ اور نوعیت لکھ دی گئی ہے۔

اس کتاب کے حوالے سے چند باتوں کی وضاحت ذہن نشین فرمالیں:

☆ اس مجموعہ میں وہ بیانات بھی شامل ہیں جو کافی پہلے تیار ہوئے۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کی اصطلاحات بھی تبدیل ہوئی ہیں اور بیانات کے انداز میں بھی کافی تبدیلی آئی ہے۔ وہ اصطلاحات وغیرہ

ان بیانات میں برقرار ہیں، استفادہ کرنے والے قارئین بالخصوص مبلغین ان تبدیلیوں کا لحاظ رکھیں۔

☆ ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے بیان کے آخر میں 6 درودِ پاک اور 2 دعائیں بھی شامل ہوتی ہیں، تکرار سے بچنے کیلئے ان تمام بیانات سے درودِ پاک اور دعائیں ختم کر دی گئی ہیں۔

☆ بیان کا نام اور جس تاریخ کو بیان ہفتہ وار اجتماع میں ہوا تھا وہ ہر بیان کے ساتھ لکھ دیا گیا ہے۔ مزید برآں کہ شروع میں اجمالی فہرست بھی بڑھائی گئی ہے، جس کے ضمن میں ہر بیان کی کچھ جھلکیاں بھی شامل کر دی گئی ہیں تاکہ استفادہ میں آسانی رہے۔

☆ طوالت و تاخیر سے بچنے کیلئے کتاب کے دیگر لوازمات (تفصیلی فہرست، مآخذ و مراجع وغیرہ) شامل نہیں کئے گئے۔

اللہ پاک ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول "المدینۃُ العلمیۃ" کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی

المدینۃُ العلمیّۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ "**فتاویٰ شامی**" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، 3 قسم کے افراد اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بیان سُنُوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے اس ہفتہ وار اجتماع کے بیان کا موضوع ہے **"حج کے مہینے کے اِبتدائی عظیم 10 دن"**۔ جس میں ہم ماہِ ذُوالْحِجَّہ کے فضائل سُنیں گے، قربانی کے فضائل و مسائل، گوشت (Meat) کے طبّی فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات بھی بیان کئے جائیں گے،

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ماہ ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی 10 دنوں میں عبادت کے حوالے سے بھی سُنیں گے، ضِمناً ذِکْرُاللہ کے فضائل اور **نفل روزوں کے فضائل** بھی سُنیں گے جبکہ آخر میں عرب و عجم کے شیخ، خلیفہ اعلیٰ حضرت سیدی قُطبِ مدینہ حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ ایک جَوَان جو اَحادِیثِ رسول کو سُنا کرتا تھا، جب ذُوالْحِجَّہ کا چاند نظر آیا تو اُس نے روزہ رکھ لیا، جب پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ خبر ملی تو اُمّت پر مہربان، دو جہاں کے سُلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے بُلایا اور پوچھا: تجھے کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ **حج و قربانی** کے دن ہیں، شاید کہ اللہ پاک مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمالے۔ حضورِ پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے ہر دن کے روزے کا اجر سو (100) **غلام آزاد** کرنے کے برابر، سو (100) **اُونٹوں کی قربانیوں** اور راہِ خدا میں دیئے گئے سو (100) **گھوڑوں کے اَجر** کے برابر ہے۔ جب آٹھویں ذُوالْحِجَّہ کا دن ہو گا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار (2000) غلام آزاد کرنے، دو ہزار (2000) اُونٹ کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں سواری کیلئے دو ہزار (2000) گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہو گا۔ جب نویں کا دن ہو گا تو تجھے اس دن کے

روزہ کا ثواب ہزار (1000) غلام آزاد کرنے، ہزار (1000) اُونٹوں کی قربانی اور راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار (1000) گھوڑوں کے اَجر کے برابر ہو گا۔ (اللآلیء المصنوعۃ للسیوطی، کتاب الصیام، ۲/ ۹۱ ملتقطاً) (البتہ **"حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے، اسے عَرَفَہ (یعنی 9 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام) کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔"** (بہارِ شریعت، حصہ: پنجم، ۱/ ۱۰۱۰))

روزہ داروں کے واسطے وَاللہ مغفرت کی نوید ہوتی ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذُوالْحِجَّہ شریف کے ابتدائی 10 دن میں کیا کریں؟

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے ماہِ ذُوالْحِجَّہ شریف کے ابتدائی 10 دن بھی کس قدر برکتوں اور رحمتوں والے ہوتے ہیں، جن میں ربِّ کریم کی رحمت بندوں پر جُھوم جُھوم کر برس رہی ہوتی ہے، جو کوئی خوش نصیب ان دنوں میں رِضائے الٰہی کے لئے پہلی ذُوالْحِجَّۃ سے نویں ذُوالْحِجَّۃ تک روزے رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اللہ کریم اس کو ہزاروں غلام آزاد کرنے، ہزاروں **اُونٹوں کی قربانی** کرنے اور راہِ خدا میں دیئے گئے **ہزاروں گھوڑوں** کے برابر اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ان مبارک دنوں میں ایک، ایک روزہ رکھنے پر اس قدر ثواب عطا کیا جارہا ہے تو جو خوش نصیب مسلمان ان دنوں میں مختلف (Different) عبادات مثلاً دن کے روزوں اور راتوں کو جاگ کر عبادات کرنے میں گزارتے ہوں گے تو ان کے ثواب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور اللہ کریم ان کو عبادات بجالانے پر کیسے کیسے انعام واِکرام سے نوازے گا، لہٰذا اے

عاشقانِ رسول **ان 10 دنوں** کو ہر گز ہر گز غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے، **ان 10 دنوں** میں اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنا چاہئے، **ان 10 دنوں** میں 10 ذُوالْحِجَّة کے دن کے علاوہ باقی دنوں کے روزے رکھنے چاہئیں، یاد رہے! 10 ذُوالْحِجَّة الحرام کو روزہ رکھنا **مکروہِ تحریمی** اور گناہ ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/۹۶۷ ملخّصًا، دُرِّمُختار وردالمحتار، ۳/۳۹۱ ملخّصًا)

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نَفْل روزوں کے بھی بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں اور ثواب تو اس قدر زیادہ ہے کہ جی چاہتا ہے بس روزے رکھتے ہی چلے جائیں۔ مثلاً ایمان کی حفاظت، جہنَّم سے نَجات اور جنَّت کا حُصُول، روزے میں دن کے اندر کھانے پینے میں خرچ ہونے والے وَقْت اور اَخراجات کی بچت، پیٹ کی اِصلاح اور بَہُت سارے امراض سے حفاظت کا سامان ہے۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ روزے دار سے اللہ پاک راضی ہو جاتا ہے، لہٰذا ہمیں کوشش کر کے ہر ماہ کچھ نہ کچھ نفل روزے بھی رکھنے چاہئیں، بالخصوص پیر شریف، جمعرات اور ایّامِ بِیض (یعنی ہر اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ) کے روزے رکھنا تو سُنّتِ مبارکہ بھی ہے۔ چنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے، نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء في صوم یوم الاثنین و الخمیس، ۲/۱۸۶، حدیث: ۷۴۵ ملخصا) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، اللہ پاک کے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایامِ بِیض میں بغیر روزہ کے نہ ہوتے، نہ سفر میں، نہ سفر کے علاوہ میں۔ (نسائي، کتاب الصیام، باب صوم النبی... إلخ، ص۳۸۶، حدیث: ۲۳۴۲) سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ (13)، چودہ (14) اور پندرہ (15) کو رکھو۔ (ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء في صوم ثلاثة ایام من کل

شهر...الخ، ۲/۱۹۳، حدیث: ۷۶۱) امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مَدَنی انعامات میں نفل عبادات کا شوق دِلاتے ہوئے ہر پیر شریف کو روزہ رکھنے کی ترغیب بھی دلائی ہے، چنانچہ مَدَنی انعام نمبر 58 ہے، **کیا آپ نے اس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کثیر عاشقانِ رسول پیر شریف کے روزے کا اہتمام کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّة کے **ان 10 دنوں** میں کثرت سے تلاوت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** میں اپنی زبان کو ذکر و دُرود سے تر رکھنا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں خوب خوب نفل عبادت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** کی راتوں میں بھی جاگ کر ربِّ کریم کی عبادت کی جائے، **ان دس (10) دنوں** میں بھی گناہوں سے بچنا اور بچانا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں بالخصوص **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کرنی چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں مسجدوں کو آباد کرنا چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں مدنی کاموں کی دُھومیں مچانی چاہئے، **ان دس (10) دنوں** میں ایک ایک گھر پہ جاکر اپنی چہیتی تحریک دعوتِ اسلامی کی خاطر قربانی کے جانوروں کی کھالوں کے لئے رابطے کرنے چاہئیں، **ان دس دنوں** میں نہ صرف خود مَدَنی قافلوں میں سفر بلکہ عاشقانِ رسول کو بھی مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں **ماہِ ذُوالْحِجَّة کے ان دس (10) دنوں** کی خوب خوب برکتیں عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام اسلامی سال کا وہ بارہواں مہینا ہے جو حُرمت والے مہینوں میں شامل ہے۔ حُرمت یعنی احترام والے مہینے چار ہیں: (1) ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام (2) ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام (3) مُحَرَّمُ الْحَرَام اور (4) رَجَبُ الْمُرَجَّب۔ ان میں سے افضل ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام ہے بالخصوص اس کے پہلے دس دن اور راتوں کے فضائل تو بہت زیادہ ہیں۔ قرآنِ کریم نے بھی اس مہینے کی پہلی دس راتوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 30 سُورۂ فَجْر کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشادِ باری ہے:

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

(پارہ ۳۰، الفجر: ۲، ۱)

حضرت سیدنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ان دس راتوں سے مراد ذُوالْحِجَّہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے۔ (خازن، الفجر، تحت الآیۃ: ۴، ۱/ ۴۰۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ احادیثِ مبارکہ میں بھی مختلف مقامات پر ان دس دنوں اور راتوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 5 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں، چنانچہ

ذوالحجۃ کے پہلے دس دنوں کے فضائل پر مشتمل 5 روایات

(1) **ارشاد فرمایا:** اللہ کریم کے نزدیک کوئی بھی دن عشرۂ **ذُوالْحِجَّہ** سے زیادہ نہ عظیم ہے اور نہ ان دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا نیک عمل اسے محبوب ہے، لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا

اللّٰہُ)، تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر)اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُلِلّٰہِ) کی کثرت کرو۔(مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/۳۶۵، حدیث:۵۴۴۷)

(2)**ارشاد فرمایا:** اللہ پاک کے نزدیک عشرۂ ذُوالْحِجَّہ کے دنوں سے افضل کوئی دن نہیں۔(ابن حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفۃ...الخ، ذکر رجاء العتق من النار...الخ، ۶/۶۲، حدیث:۳۸۴۲)

(3)**ارشاد فرمایا:** جن دنوں میں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے، ان میں سے کوئی دن ذُوالْحِجَّہ کے دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (دس ذُوالْحِجَّہ کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور (دس ذُوالْحِجَّہ سمیت) ہر رات کا قیام لَیْلَۃُ الْقَدْر کے قیام کے برابر ہے۔(ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، ۲/۱۹۲، حدیث:۷۵۸)

(4)**ارشاد فرمایا:** اللہ کریم کے نزدیک حج کے ان دس دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہٰذا ان دنوں میں **سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کی کثرت کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ ان دنوں میں **سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** اور ذِکْرُ اللہ کی کثرت کیا کرو اور ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں عمل کو 700 گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔(شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر...الخ، ۳/۳۵۶، رقم:۳۷۵۸)

(5)**ارشاد فرمایا:** حج کے دس دنوں میں کیا گیا عمل اللہ پاک کو بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا راہِ خدا میں لڑنا بھی؟ ارشاد فرمایا: ہاں! راہِ خدا میں لڑنا بھی، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلے اور ان دونوں میں سے کچھ بھی واپس نہ لائے۔(بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل

...الخ، ۱/۳۳۳، حدیث:۹۶۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالْحِجَّہ کے ان 10 دنوں میں جتنا ہو سکے اپنی نیکیوں میں اضافہ کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے اور اپنی زبان کو فالتو باتوں سے بچاتے ہوئے ذِکرُاللہ سے تر رکھا جائے کہ ذِکرُاللہ کے بے شمار فضائل ہیں۔ آیئے! اللہ پاک کے ذِکر کے چند فضائل سُنتے ہیں:

☆یہ کلمات اللہ پاک کو پیارے ہیں: **سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَر** (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۰، رقم:۳۴۷۳، ۵/۲۸۶)۔ ☆**سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَللّٰہُ اَکْبَر**، ان میں سے کوئی بھی کلمہ کہنے سے جنت میں ایک پودا لگادیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم:۳۸۰۷، ۴/۲۵۲) ☆**سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، باب فضیلۃ التسبیح، رقم:۱۹۲۹، ۲/۱۹۲) ☆**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆**اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنے سے 20 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 20 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن** کہنے سے 30 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 30 گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔ (ایضاً) ☆**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** جنت کی چابی ہے۔ (مسند احمد، رقم:۲۲۱۶۳، ۸/۲۵۷)۔ ☆**سُبْحَانَ اللّٰہِ** کہنا آدھے میزان کو بھر دیتا ہے۔ ☆**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** کہنا پورے میزان کو بھر دیتا ہے۔ ☆**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** سب سے افضل ذکر ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، رقم:۳۸۰۰، ۴/۲۴۸) اور ☆**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** سب سے افضل دعا ہے۔ (ایضاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ابھی جو ہم نے اللہ پاک کے ذِکر کے فضائل سنئے، ان فضائل سے پہلے

جو احادیثِ کریمہ بیان ہوئیں ان سے یہ معلوم ہوا! ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن بہت عظیم دن ہیں، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں کا عمل اللہ کو بہت پسند ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن بہت زیادہ فضیلت والے ہیں، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں سے ممنوعہ دنوں کے علاوہ ہر دن کا روزہ) ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام **لَیْلَۃُ الْقَدْر** کے قیام کے برابر ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں کئے جانے والے اعمال بہت زیادہ پاکیزہ اور ثواب والے ہیں، ذُوالْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں عمل کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے، ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دنوں میں کیا جانے والا عمل بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل کے مقابلے میں راہِ خدا میں لڑنے سے زیادہ اللہ پاک کو پسند ہیں، الغرض ذِی الْحِجَّہ کے پہلے دس دن کئی فضائل و برکات اور خصوصیات (Specialities) سے مالا مال ہیں۔

ہر سال گیارہ ماہ بعد ذِی الْحِجَّہ کے مقدس مہینے میں یہ مبارک دن تشریف لاتے ہیں اور اپنا فیضان تقسیم کر کے گیارہ ماہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں، مگر افسوس! ایک تعداد ہے جو کہ ان دس دنوں کو بھی دیگر دنوں کی طرح غفلتوں میں گزار دیتے ہیں، مثلاً بعض من چلے نوجوان ان دس دنوں میں اپنا ٹائم پاس کرنے اور سیر و تفریح کی خاطر روزانہ اور بعض تو ایک، ایک دن میں کئی، کئی مرتبہ مویشی منڈی دیکھنے نکل پڑتے ہیں، مویشی منڈی میں جا کر بھاری بھرکم جانوروں کے ساتھ سیلفیاں بنواتے ہیں، پورا پورا دن بلکہ بعض پوری پوری راتیں مویشی منڈیوں میں گھومنے پھرنے اور قربانی کے جانوروں کو دیکھنے میں گزار دیتے ہیں، قربانی کے جانوروں کو گلیوں اور سڑکوں پر بلا وجہ دوڑاتے ہیں، الغرض یہ دس دن عبادات میں بسر ہونے کے بجائے عام دِنوں کی طرح **غفلت** میں گزر جاتے ہیں، جس کے سبب یہ نادان مَعَاذَاللہ فرض نمازوں بلکہ بہت سارے نیک اعمال کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کریم مسلمانوں کے حالِ زار پر رحم فرمائے، انہیں خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر ماہِ ذُوالْحِجَّہ

کے ان دس دنوں کی خوب قدر کرنے اور انہیں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال میں گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔اٰمین

عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا ہیں عصیاں میں بدمست ہم یاالٰہی
مجھے دے دے ایمان پر استقامت پئے سیدِ مُحتَشَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۹۔۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، اس کی آمد ہوتے ہی **سُنَّتِ ابراہیمی** کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مُسلمان اس ماہِ مُقدَّس میں اللہ پاک کے حکم کی بجا آوری، **سُنتِ ابراہیمی** اور **سُنَّتِ مُصْطَفٰے** کی ادائیگی کے لئے کمربستہ دِکھائی دیتے ہیں۔لہٰذا جو مسلمان قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہو، اُسے چاہیے کہ وہ رِضائے اِلٰہی کے حُصُول اور سُنَّتِ ابراہیمی کی اَدائیگی کی نِیَّت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قُربانی کا فریضہ سَر اَنْجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے، چنانچہ

پارہ30 سُوْرۂ کوثر کی آیت نمبر2 میں ارشادِ باری ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲ ترجَمۂ کنزالایمان: تو تم اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ۳۰،الکوثر،۲)

مشہور مفسرِ قرآن امام فخرُ الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حنفی علمائے کرام نے اس آیت سے یہ اِسْتِدلال فرمایا کہ **قُربانی واجب** ہے۔(تفسیرکبیر، ۱۱/۳۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَحادیثِ مُبارکہ قربانی کے **فضائل و مسائل** سے مالا مال ہیں۔ آیئے! قُربانی کے فضائل پر مُشتمل چار(4) فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔

(تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث:۱۴۹۸)

ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ دوزخ کی آگ سے آڑ ہو جائے گی۔ (معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۳/۸۴، حدیث:۲۷۳۶)

اپنی پیاری شہزادی، خاتونِ جنّت سے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **ارشاد فرمایا:** اے فاطِمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوجُود رہو کیونکہ اِس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (سنن کبری لِلْبَیْہَقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

ارشاد فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سِینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲ حدیث:۱۴۹۸)

حضرت علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (اشعۃُ اللّمعات، ۱/۶۵۴)

حضرت سَیِّدُنا علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُل صِراط سے گُزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضو (کیلئے دوزخ سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔ (مِرْقاۃُ الْمَفاتِیح، ۳/۵۷۴، تحت الحدیث:۱۴۷۰،

مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۷۵)

دے نزع و قبر و حشر میں ہر جا امان، اور دوزخ کی آگ سے بچا یارب مصطفٰے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عیدِ قربان پر اللہ پاک قربانی کا فریضہ سَرانجام دینے والے خُوش نصیبوں کو ان کے جانوروں کے **ہر بال کے بدلے ایک نیکی** عطا فرماتا ہے، قربانی کرنے والوں کو **دوزخ کی آگ سے نجات** ملتی ہے، جانور کے خُون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے پہلے **گُناہ معاف** کر دیئے جاتے ہیں، بروزِ محشر قربانی **نیکیوں کے پلڑے** میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری (Heavy) ہو جائے گا اور قُربانی کرنے والا اپنے جانور پر سُوار ہو کر **پُل صراط سے بآسانی** گزر جائے گا۔ لہٰذا جو مسلمان (مرد و عورت، بالغ، مقیم) مالکِ نصاب ہو (یعنی اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیّت کی رقم یا اتنی مالیّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیّت کا حاجتِ اَصلیّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ کریم یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے) تو ایسے شخص پر شرعاً قربانی واجب ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص6) لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ قربانی کا فریضہ سرانجام دے اور ساتھ ساتھ قربانی کے مسائل بھی سیکھنے کی کوشش کرے کیونکہ جس شخص پر شرعی اُصولوں کی بنا پر قُربانی واجب ہے، اس پر قُربانی سے مُتعلّق مسائل سیکھنا بھی لازم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی ہمارے روز مرّہ کے کئی معاملات میں ہماری رہنمائی کرتی ہے، اِسی طرح **قُربانی** کرنے والوں کی آسانی کے لیے "**آن لائن قربانی کورس**" بھی کروایا جاتا ہے، یہ کورس صرف **7 دِن** کا ہوتا ہے، جس میں روزانہ صرف **آدھے گھنٹے** (30 منٹ) کی

کلاس ہوتی ہے، بالخصوص وہ عاشقانِ رسول جو اس سال **قربانی** کی سعادت حاصل کریں گے، مشورہ ہے کہ وہ یہ **قربانی کورس** ضرور کرنے کی کوشش کریں، تاکہ ہماری قربانی غلطیوں سے بچ کر **شریعت کے مطابق** دُرست طریقے سے ہو سکے۔

آیئے! قربانی سے مُتعلِّق چند ضروری مسائل سنتے ہیں:

قُربانی کے ضروری مسائل

(1) بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرْف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں، حالانکہ بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بِنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصّے نہیں ہوسکتے، کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قُربان ہو سکتا ہے۔

(2) بڑا جانور (یعنی بیل، گائے، بچھڑا، بھینس وغیرہ) اور اُونٹ میں 7 قربانیاں ہو سکتی ہیں۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۰۴ ملخّصاً)

(3) نابالغ کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔ بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۳۴)

اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (1) صَراحَۃً مَثَلاً ان میں سے کوئی واضِح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کر دو۔ (2) دَلَالَۃً مَثَلاً یہ اپنی زَوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور اُنہیں اس

کا عِلْم ہے اور وہ راضی ہیں۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص ۹)

(4) قربانی کے وَقْت میں قربانی کرنا ہی لازِم ہے، کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مَثَلاً بجائے قربانی کے بکرا یا اُس کی قیمت صَدَقہ (خیرات) کر دی جائے یہ ناکافی ہے۔

(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۲۹۳، بہارِ شریعت، ۳/ ۳۳۵)

(5) قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے، اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلاً کان میں چِیر یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہو گی اور زیادہ عَیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۰)

قربانی سے متعلق مزید مسائل جاننے کے لئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **"ابلق گھوڑے سوار"** اور **"بہارِ شریعت"**، حصہ 15 صفحہ 327 تا 353 کا مطالعہ فرمائیے۔

جنّت کا مینڈھا کیسا تھا؟ جنّتی مینڈھے کے گوشت کا کیا ہوا؟ **کعبہ شریف کو آگ** کب اور کس طرح لگی؟، حضرت سیدنا ابراہیم علی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے **10 مخصوص فضائل** جاننے کے لیے رِسالے **"بیٹا ہو تو ایسا!"** کا مطالعہ اِنتہائی فائدہ مند رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قربانی کے شرعی احکام سیکھنے اور قربانی کو ضائع ہونے سے بچانے کی سوچ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچایئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی دَورہ"** بھی ہے، جس کے ذریعے گھر گھر، دُکان دُکان لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ سُنّتوں کی

تربیت کے لیے سفر کرنے والے مدنی قافلے کے شیڈول میں توروزانہ بعد نمازِ عصر "**مَدَنی دَورہ**" کی ترکیب ہوتی ہے، اس کے علاوہ عَلاقوں، حلقوں میں **ہفتہ وار** (Weekly) یہ مدنی کام تنظیمی طور پر طے ہے۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول ہفتے میں ایک سے زائد بار بھی "**مَدَنی دَورہ**" کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، "**مَدَنی دَورہ**" بہت ہی اہم مدنی کام ہے، کیونکہ اس مدنی کام کے ذریعے **مسجدیں آباد** ہوتی ہیں، "**مَدَنی دَورہ**" نیکی کی دعوت کے فضائل پانے کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کے ذریعے عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، "**مَدَنی دَورے**" کی بَرَکت سے **نفل اعتکاف** کی سعادت ملتی ہے، "**مَدَنی دَورہ**" **مدنی تربیت** کا بہترین ذریعہ ہے، "**مَدَنی دَورے**" کی بَرَکت سے "**سلام**" کی سُنّت بھی عام ہوتی ہے۔ "**مَدَنی دَورے**" میں **نفس کی کاٹ** اور **تکبُّر** کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے، "**مَدَنی دَورہ**" "**مَدَنی قافلے**" سفر کروانے کی مشین ہے۔ "**مَدَنی دَورہ**" دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی **ترقّی** کو نمایاں کرتا ہے۔

آیئے! بَطورِ تَرغیب **مدنی دورے** کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی دورہ** کرنے کی نِیَّت کیجئے۔ چنانچہ

مسجد کی طرف چل پڑے

سندھ کے شہر ٹنڈو آدم میں 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافلہ پہنچا۔ نمازِ عصر کے بعد گونگے بہرے اسلامی بھائی عمومی اسلامی بھائیوں کے ہمراہ **مدنی دورے** کیلئے گئے اور مسجد کے قریب ایک میدان میں کرکٹ (Cricket) کھیلنے والے نوجوانوں کے پاس پہنچے۔ پھر ایک عمومی اسلامی بھائی نے بتایا کہ ہمارے ساتھ سُننے اور بولنے کی طاقت سے محروم اسلامی بھائی بھی ہیں، یہ آپ کو اشاروں کی زبان میں **نیکی کی دعوت** پیش کریں گے۔ گونگے بہرے اسلامی بھائی نے اشاروں کی زبان میں نیکی کی دعوت پیش کی اور انہیں مسجد میں اپنے ساتھ چلنے کی دعوت پیش کی۔ اس کے بعد عمومی

اسلامی بھائی نے بھی ترغیب دلائی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "**مدنی دورے**" میں نیکی کی دعوت سُن کر وہ کرکٹ کھیلنے والے نوجوان سر جھکائے مبلغ کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑے اور اس طرح "**مدنی دورے**" کی بَرَکت سے نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔

نہ "نیکی کی دعوت" میں سُستی ہو مجھ سے
بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اِسلامی مہینے ذِی الْحِجَّہ کی فضیلت اور قربانی کے فضائل و مسائل سُن رہے تھے۔ عموماً عیدِ قُربان کے موقع پر گوشت کی کثرت کے باعث سبزیاں اور دالیں پکانے کھانے کا رُجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور گوشت سے بنے کھانے پکانے کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے، جس کے باعث گوشت سے جو فوائد و ثمرات ہمیں ملنے تھے، بہت زِیادہ استعمال کی وجہ سے ہم ان فوائد سے محروم اور گوشت خوری کی آفت میں مُبْتَلا ہونے کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں کے دھکے کھانے پر مجبور ہو جاتے ہیں، لہٰذا گوشت کے مُعاملے میں مِیانہ رَوی سے کام لینا چاہئے اور گوشت کے نقصان دَہ اَثرات کو کم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سبزیوں (Vegetables) کا استعمال ضرور رکھئے۔ آیئے! گوشت کے چند طبّی فوائد اور زِیادہ گوشت کھانے کے نُقصانات کے بارے میں سنتے ہیں، چُنانچہ

گوشت کے طبّی فوائد

حکیموں کا کہنا ہے کہ گوشت کھانے سے (بدن کی) 70 قُوّتوں میں اِضافہ ہوتا ہے، اس سے دیکھنے

کی قوت زیادہ ہوتی ہے، گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے، پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا، اخلاق و عادات کو بہتر بناتا ہے، گردن کا گوشت عُمدَہ لَذِیذ، جلد ہضم ہونے والا اور ہلکا ہوتا ہے، دَسْت کا گوشت سب سے ہلکا، لذیذ تَرین، جلد ہضم ہونے والا اور بیماری سے خالی ہوتا ہے، بچھڑے کا گوشت بالخصوص جب کہ بچھڑا فربہ ہو، نہایت درمیانہ، لذیذ، عُمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے، گرم تَر ہوتا ہے اور اگر عُمدَہ طَرِیقے سے ہضم ہو جائے تو اس کا شمار قُوّت بخش غذا میں ہوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لئے شوربے والا گوشت بہتر رہتا ہے، سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے، بکرے کے گوشت میں دَسْتی اور شانہ وہ مقامات ہیں جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے، ایسا گوشت جلد گلتا اور مُلائم ہوتا ہے، پُشت (Back) کے گوشت کا ریشہ ران سے کم موٹا ہوتا ہے، اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا ملتے ہیں، گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے، گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں، بکری کا گوشت صاف خون پیدا کرتا اور گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔

زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات

آیئے! اب کثرت سے گوشت کھانے کے "**نُقصانات**" بھی سُنتے ہیں:

یاد رکھئے! انسانی جسم کیلئے ہفتے میں دو تین (3/2) بار سے زیادہ گوشت کا استعمال نُقصان دہ ہے، بڑے جانور کا گوشت زیادہ کھانا "**آ بیل مجھے مار**" والی بات ہے کیونکہ اس سے مسوڑھے اور دانت خراب ہوتے ہیں، گوشت کی کثرت سے گُردوں (Kidneys) میں یُورِک ایسِڈ (Uric Acid) کی زِیادتی ہو جاتی ہے، گُردے اسے بآسانی خارج نہیں کرتے، گوشت کا زیادہ استعمال **جگر** (Liver) کے لئے بھی نُقصان دہ ہے، زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے **کینسر** (Cancer) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی

میں ہے کہ انسان اپنی صحت کو غنیمت سمجھے، اپنے آپ کو لذّتوں، چٹخارے دار کھانوں، تیل و گھی میں تلی ہوئی اور چکناہٹ والی غذاؤں کا عادی نہ بنائے، گوشت خوری کے سبب ہونے والی تباہ کاریوں کو ذہن میں رکھے، اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھے، گوشت کھانے میں احتیاط کا دامن تھامے، خصوصاً دعوتوں اور دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے وقت تو بہت ہی زیادہ احتیاط کرنی چاہئے تاکہ گوشت خوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکے۔

اللہ پاک ہمیں کھانے سمیت ہر جائز کام میں درمیانہ انداز اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

نفس نے لذّتوں میں پھنسایا مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا
دل سے چاہت مٹا ما سِوا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اجتماعی قربانی

اے عاشقانِ رسول! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے 107 شعبہ جات ہیں، جن میں سے ایک شعبہ **"مجلس اجتماعی قربانی"** بھی ہے، یہ مجلس دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والی **اجتماعی قربانی** کے تمام انتظامات سنبھالتی ہے۔ یہ مجلس اوّلاً اجتماعی قربانی کی بکنگ کرتی ہے، اس مجلس سے وابستہ حتی الامکان اس شعبے کے ماہر اور تجربہ کار اسلامی بھائی مویشی منڈی جاکر جانوروں کی خریداری شرعی اُصولوں کے مطابق کرتے ہیں۔ جانوروں کا چارہ، پانی، ان کی دیکھ بھال، ان کی حفاظت کا انتظام، قصاب سے جانور ذبح کرنے اور ان کی کٹائی کی اُجرت طے کرنا، شرعی ذبح کے بعد ہر جانور

کے الگ الگ حصے بنا کر شرعی اُصولوں کے مطابق گوشت حصے داروں کے سپُرد کرنا اور اجتماعی قربانی سے بچ جانے والی رقم حصے داروں تک پہنچانا وغیرہ، اسی مجلس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

اللہ کریم **مجلس اجتماعی قربانی** کی کاوشیں اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے!

اے عاشقانِ رسول! ابھی آپ نے سُنا کہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی خدمت دِین کے 107 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ یاد رہے! ان تمام شعبہ جات پر سالانہ (Yearly) کروڑوں نہیں بلکہ اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ جو مُخَیَّر حضرات کے تعاوُن سے پورے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ بقر عید کے موقع پر ان شعبہ جات کو چلانے کے لئے **قربانی کی کھالیں** بھی جمع کی جاتی ہیں۔ بقر عید کی آمد آمد ہے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا عظیم کام آپ سب کے سامنے ہے، لہٰذا آپ سے مَدَنی اِلتجا ہے کہ نہ صرف اپنے جانور کی **قربانی کی کھال** دعوتِ اِسلامی کو دیجئے بلکہ اپنے رشتے داروں کو بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں اور مختلف شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کا بھی ذہن بنانے کی کوشش کیجئے کہ وہ بھی **قربانی کی کھالیں** دعوتِ اسلامی ہی کو دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پاکستان کے کم و بیش ہر چھوٹے بڑے شہر میں کئی مقامات پر دعوتِ اسلامی کے تحت **"قربانی کی کھالوں"** کے لیے اسٹال (Stall) لگائے جاتے ہیں، اگر آپ کو جانور کی کھال پہنچانے کے حوالے سے کوئی دُشواری ہو تو اپنے عَلاقے یا قریبی ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے فوراً رابطہ کیجئے، تاکہ قربانی کی کھال بروقت محفوظ ہو کر اس کا دُرست اِستعمال ہو سکے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدی قُطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کا مبارک مہینا اپنی بہاریں لٹا رہا ہے۔ اس مقدس مہینے میں ایک عظیم شخصیت خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءالدّین احمد مَدَنی قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارَک ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لیے ان کی پاکیزہ سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں، چنانچہ

نام و نسب و تاریخِ پیدائش!

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا پیدائشی نام "احمد مختار" ہے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بعد میں آپ کا نام "ضِیاءُ الدِّین" رکھ دیا تھا، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴ ملتقطاً) ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** امیرِ اہلسنت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** سے لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے محبت و عقیدت رکھتے ہیں، ☆یہی وجہ ہے کہ **سَیِّدی قطبِ مدینہ** کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔ ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** نے اِبتدائی تعلیم اپنے دادا جان (Grandfather) سے حاصِل کی، سَیِّدی قطبِ مدینہ نے سیالکوٹ (پنجاب پاکستان) کے مشہور عالِم حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پڑھا ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** اس کے بعد مشہور محدّث حضرتِ علّامہ وصی احمد مُحَدِّثِ سُورتی

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہو گئے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** نے تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۶۷ ملخصاً) اسی دوران آپ، اُستادِ محترم کے ہمراہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مُرید ہوئے اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔

اخلاق و عادات!

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** نہایت ہی پسندیدہ اَوصاف و اَخلاق کے مالک تھے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** شب بیدار اور تہجُّد گزار تھے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازوں کے پابند تھے، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود اسلامی مہینے کی 13، 14، 15 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتغیر) ☆سیدی قطبِ مدینہ **77 سال** مدینہ شریف میں مقیم رہے ☆سیدی قطبِ مدینہ کے مکانِ عالی شان پر روزانہ محفلِ نعت منعقد ہوتی تھی۔

وصالِ پُر ملال اور تدفین

☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا وصال 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 1981-10-2 بروزِ جمعہ دورانِ اذان ہوا، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کے غُسل شریف کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کفن کو اس مبارک پانی سے دھویا گیا جس پانی سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو غُسل دیا گیا اور مُختلِف تَبَرُّکات رکھے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کا جنازۂ مبارکہ بعد نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں اُٹھایا گیا، ☆**سَیِّدی قطبِ مدینہ** کو ان کی آرزو کے مُطابِق جنّت البقیع میں اَہلِ بَیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قرب میں دفن کیا گیا۔ (سیّدی قطبِ مدینہ، ص۱۷)، ☆**سَیِّدی**

قطبِ مدینہ کی سیرت سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیرِ اہلسنت کا رسالہ **"سیدی قطبِ مدینہ"** کا مطالعہ فرمائیے۔ اس رسالے کو **دعوتِ اسلامی** کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے پڑھا جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے پیر و مرشد کی بارگاہِ بے کس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

مجھ کو دیدو بقیعِ غرقد میں　　اپنے قدموں میں جا ضِیاءُ الدّین
مُصطَفٰے کا پڑوس جنّت میں　　مجھ کو حق سے دِلا ضِیاءُ الدّین

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا　　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

قربانی کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! چونکہ بقر عید کی آمد آمد ہے تو آیئے! اسی مناسبت سے قربانی کی سُنتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا:

قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔(تِرمِذی،کتاب الاضاحی،باب ماجاء فی فضل الضحیۃ،۳/۱۶۲،حدیث:۱۴۹۸)(2)فرمایا:جس شخص میں قُربانی کرنے کی گنجائش ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔(اِبن ماجہ،کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ام لا؟،۳/۵۲۹،حدیث:۳۱۲۳)☆ہر بالِغ ،مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ،۵/۲۹۲)☆اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کرکے قربانی کرے۔(فتاویٰ امجدیہ،۳/۳۱۵ملخصًا)☆ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذَبْح کرنا افضل اور ذَبْح کے وَقْت آخرت کے ثوابِ کی نِیَّت سے وہاں حاضِر رہنا بھی افضل ہے۔(ابلق گھوڑے سوار،ص۱۷)☆نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔(ابلق گھوڑے سوار،ص۹)☆بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے، اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کردی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔(بہارِ شریعت،۳/۳۳۴،حصہ ۱۵ملخصًا)☆قربانی کے جانور کی عمر:**اُونٹ 5 سال کا**، بکرا (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ نر و مادہ دونوں شامل ہیں) **1 سال کا**۔اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۰،حصہ ۱۵ملخصًا)☆قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے، اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلًا کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہو گی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔(بہارِ شریعت،۳/۳۴۰،حصہ ۱۵ملخصًا)☆قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں، ایک کے سامنے دوسرے کو ذَبْح نہ کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز نہ کی جائے۔(بہارِ شریعت،۳/۳۵۲،حصہ ۱۵ملخصًا)☆سنّت یہ چلی آ رہی ہے کہ ذَبْح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو (قبلہ کی طرف) ہوں۔(فتاویٰ رضویہ،۲۰/۲۱۶)☆بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے

کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبْح کرنا جانتا ہو۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۴۴، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبْح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضِر ہو۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۴۴، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆دوسرے سے ذَبْح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبْح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجِب ہے۔(بہارِ شریعت،۳/ ۳۵۱، حصہ ۱۵)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّابَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضورِ اَکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مُعْجَم اَوسَط، من اسم محمد، ۵/۲۵۲ حدیث: ۲۷۳۵)

میری زبان تر رہے ذِکر و دُرُود سے
بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فضُول

(وسائلِ بخشش، ۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

20 بار پیدل سفرِ حج

راکبِ دَوشِ مُصْطَفٰے (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے مُبارک کندھوں پر سُواری کرنے والے)، سَیِّدُ الْاَسْخِیاء (یعنی سخیوں کے سردار) سیِّدُنا امام حسن مُجْتَبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتا ہوں کہ اُس سے اس حال میں ملاقات کروں میں اس کے پاک گھر (یعنی

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

کعبۂ مُشرَّفہ) تک کبھی پیدل (On foot) چل کر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ 20 بار مدینۂ منوّرہ سے مکۂ مکرمہ حج کیلئے پیدل آئے۔ (**مستطرف، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضله، ۱/۲۴**)۔

امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھا گیا کہ آپ نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر مقامِ ابراہیم پر حاضر ہو کر 2 رَکعت نَماز (واجبُ الطّواف) ادا کی، پھر اپنا رخسارِ مبارَک مقامِ ابراہیم پر رکھ دیا اور زار و قِطار روتے ہوئے اِس طرح مُناجات (دُعا) کی: (اے میرے ربِّ قدیر عَزَّوَجَلَّ!) تیرا حقیر بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا بِھکاری تیرے دروازے پر حاضِر ہے، تیرا مسکین بندہ تیرے دروازے پر حاضِر ہے، انہی الفاظ کو بار بار دُہراتے اور روتے رہے، پھر جب آپ واپس جانے لگے تو آپ کا گزر چند مسکینوں کے پاس سے ہوا جو بیٹھے (صَدَقے کی) روٹیوں کے ٹکڑے کھا رہے تھے، آپ نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپ کو کھانے کی دعوت پیش کی، آپ (ان کی دلجوئی کی خاطر) اُن کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا: اگر یہ ٹکڑے (Pieces) صدقے کے نہ ہوتے تو میں آپ حضرات کے ساتھ کھانے میں ضَرور شرکت کرتا، پھر فرمایا: کھڑے ہو کر میرے ساتھ میرے گھر چلئے۔ چنانچہ مساکین آپ کے ساتھ چل دیئے، آپ نے انہیں کھانا کھلایا، لباس پہنایا اور خادمین کو حکم دیا کہ انہیں دراہم بھی پیش کئے جائیں۔ (**مستطرف، الباب الاول، الفصل الخامس فی الحج وفضله، ۱/۲۳**)

حَسَنِ مُجتبیٰ سَیِّدُ الاَسْخِیا
راکِبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ص۳۰۹)

مختصر وضاحت: تمام سخیوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی

ذاتِ مبارکہ پر لاکھوں سلام ہوں جنہوں نے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک کاندھوں (کندھوں) پر سواری کی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کیلئے 20 مرتبہ پیدل سفر فرمایا اور مکۂ مکرمہ میں عاجزی وانکساری کے پیکر بن کر بارگاہِ الٰہی میں زاروقطار روتے ہوئے اپنے لئے دعائیں بھی مانگیں، معلوم ہوا جب کسی کو حرمینِ طیبین کے سفر کی سعادت نصیب ہو تو مُناسِب بھی یہی ہے کہ انتہائی عاجزی وانکساری اور احترام کے ساتھ حاضری کی سعادت پائے۔ حرمینِ طیّبین کے سفر سعادَت کی تمنّا ہر عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بَر آتی ہیں اور وہ بَیْتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسکِ حَج کی اَدائیگی کی پُرکَیف بہاروں سے مُستَفِیض ہوتے ہیں اور بعض عاشقانِ رسول ہر وقت حرمین شریفین کی حاضری کیلئے بے چین رہتے ہیں، ان کی دِلی تمنّا ہوتی ہے کہ بس کسی طرح اس مقدّس سفر کی سعادت نصیب ہو جائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے دل میں عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع جلائے رکھیں، حج وزیارتِ مدینۂ منورہ کے شوق (Desire) کو دل میں بسائے رکھیں اور سرکارِ مکۂ مکرمہ، سردارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم کی اُمید لگائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی نہ کبھی ہم گناہگاروں پر بھی نظرِ عنایت ہو گی اور ایک دن ہم بھی جانبِ حرمین روانہ ہوں گے۔

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے
بُلاوا اب آئیگا کب یاالٰہی
میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں
بنا کوئی ایسا سبب یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کعبۂ مُعظَّمہ اور گنبدِ خضرا کی زِیارت کیلئے جانا، حَج ہو یا عُمرہ، الغرض کسی بھی اچھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت اور بڑے نصیب کی بات ہے، یہ ایسا مبارک سفر ہے کہ جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، قدم قدم پر نیکیوں کی سعادت ملتی ہے، جب یہ خوش نصیب مسافر اپنی منزلِ مقصود پر پہنچتا ہے تو گویا اس کے مُقدَّر کا ستارہ اپنے عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ **زَہے نصیب!** ان مبارک لمحات میں ان مقدَّس مقامات پر ہی دَم نکل جائے اور وہی پر مدفن نصیب ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ایک عاشق کیلئے اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے اور اگر واپس آنا ہی پڑ جائے تو زہے نصیب! دوبارہ جانے کا تصور کرے کہ یہ بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر (Journey) کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: یہ گھر (یعنی بیتُ اللہ) اسلام کے ستونوں میں سے ایک سُتُون ہے، تو جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنَّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔ (معجم اوسط، من اسمہ مقدام، ۶/۳۵۲، حدیث: ۹۰۳۳)
2. ارشاد فرمایا: جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ۳/۴۷۴، حدیث: ۴۱۰۰)

3. ارشاد فرمایا: جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "**جنّت میں داخل ہو جا**"۔(معجم اوسط، من اسمہ محمد، باب المیم، ۴/۱۱۱، حدیث:۵۳۸۸)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبَد عیش گھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۱، ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے صاحبِ استطاعت لوگوں پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی (Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ (پ۴، اٰلِ عمران:۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر سال لاکھوں مُسلمان اِس فَرِیضے کی ادائیگی کیلئے ایک جیسا لباس پہن کر سر

زمینِ حَرَم پر اِکٹھے ہوتے ہیں، یہ لمحہ حاجیوں کیلئے کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں ہوتا کیونکہ ربّ عَزَّوَجَلَّ ان خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا اوراِن کو حج کے بدلے ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتَعَلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدّس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے، آیئے! حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ باری تعالیٰ کے مُتَعَلِّق 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنزالعمال، حرف الحاء، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء: ۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۷)

2. ارشاد فرمایا: حج کیا کرو! کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث: ۴۹۹۷)

3. ارشاد فرمایا: جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلام و مُصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۱/۴۷۲، حدیث: ۲۵۳۸)

4. ارشاد فرمایا: جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۱۰/۴۴۱، حدیث: ۶۳۲۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مُقدّر یاوَری پر ہے

نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ قابل مُنہ دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَرْوَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیا کیا نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوقِ نعت، ص۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! ربّ عَزَّوَجَلَّ حاجیوں پر کیسی کیسی کرم نوازیاں فرماتا ہے کہ ان کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے، ان کو مغفرت کا پروانہ عطا فرماتا ہے اور حاجی کی دعا کی برکت سے لوگوں کی بخشش ومغفرت کی قوی اُمید ہوتی ہے اور جو حج کے اِرادے سے نکلا اور راستے میں مرجائے تو اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ یاد رکھئے! مَکّۂ مُکَرَّمہ ومدینۂ مُنوَّرہ کی حاضری ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، کتنے ہی مالدار لوگ دن رات لندن و پیرس کے سُہانے سپنے دیکھتے ہیں اور بعض تو ان ممالک کی سیر و سیاحت سے لُطف اندوز بھی ہوجاتے ہیں مگر استطاعت (Ability) کے باوجود حج جیسے اَہَم فریضے اور روضۂ رسول کی حاضری کی سعادت سے محروم رہتے ہیں مگر کئی عاشقانِ مکہ ومدینہ انتہائی غریب ہونے کے باوجود سچی تڑپ اور اخلاص واستقامت کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعائیں قبول فرما کر انہیں حج وزیارتِ مدینہ کی حاضری کا شرف عطا فرماتا ہے۔

دعا جو نکلی تھی دل سے آخر پلٹ کے مقبول ہو کے آئی
وہ جذبہ جس میں تڑپ تھی سچی وہ جذبہ آخر کو کام آیا

جس خوش نصیب کو یہ سعادت نصیب ہو وہ اپنی خُوش بَخْتی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور اس سفر کے دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے اپنے گُناہوں کو یاد کرے اور اس مُبارک سفر کو دُنیا کے دیگر سفروں کی طرح محض سیر و تفریح (Entertainment) سمجھ کر اس کے مُبارک لمحات کو فُضولیات میں برباد نہ کرے اور حُدودِ حرم میں پہنچ کر ہر وقت عبادت و تلاوت اور نیک اعمال کی کثرت میں اپنا وقت بسر کرے کیونکہ مکۂ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ملتا ہے، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ ”مکۂ مکرمہ میں ایک دن کا روزہ **ایک لاکھ روزوں** کے برابر ہے۔ ایک درہم صدقہ کرنا **ایک لاکھ درہم** کے برابر ہے۔ اسی طرح ہر نیکی **ایک لاکھ نیکیوں** کے برابر ہے۔“ (احیاء العلوم، ۱/ ۳۴۷ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مکۂ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے یقیناً یہ بات قابلِ مسرت ہے مگر یہ بھی ذہن نشین رکھئے کہ وہاں کا ایک گناہ بھی **ایک لاکھ گناہوں** کے برابر ہے، لہٰذا جس خوش نصیب کو مقاماتِ مقدسہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہو تو اسے احتیاط، احتیاط اور سخت احتیاط کی ضرورت ہے کہ جانے انجانے میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے۔ افسوس صد افسوس! بعض نادان ان مُقدس مقامات (Places) کے آداب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بِلا تکلُّف گناہوں کا اِرتکاب کرتے نظر آتے ہیں اور بدنگاہی، جھوٹ، غیبت، چغلی، وعدہ خِلافی، بِلا وجہِ شَرْعی مسلمان کی دِل آزاری وغیرہ گناہوں سے باز نہیں آتے، آہ! حَرَمِ پاک میں اگر صِرْف ایک بار جھوٹ بولا، بِلا اجازتِ شَرْعی کسی ایک فرد کی دِل آزاری کر ڈالی، ایک مرتبہ غیبت یا چُغلی کا اِرتکاب کیا تو کسی اور مقام پر گویا ایک ایک لاکھ بار یہ گناہ صادِر ہوئے اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ خدارا! ہوش میں آیئے اور

دورانِ حج خوب نیکیاں کر کے اپنے حج کی قبولیت کیلئے دعائیں کیجئے اور فضول کاموں سے بچنے کی بھرپور مَشق اور کوشش کیجئے۔ بعض افراد جنہیں ہر وقت موبائل فون استعمال (Use) کرنے کا مرض لاحق ہوتا ہے، وہ وہاں بھی اس کے استعمال سے اجتناب نہیں کرتے اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے اپنے چاہنے والوں کو پل پل کے حالات سے باخبر رکھتے ہیں۔

حج و عمرہ اور سیلفی

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات"** صفحہ 17 پر فرماتے ہیں: سفرِ حج و عمرہ کے دوران بھی سیلفی (Selfie) کے شائقین اپنا شوق پورا کرتے پائے جاتے ہیں، انہیں جہاں کوئی منظر اچّھا لگتا ہے جھٹ سیلفی بناتے اور سوشل میڈیا (Social Media) کے ذریعے اس کی تشہیر کر دیتے ہیں۔ حجرِ اَسوَد کو بوسہ دیتے وقت، سَعی اور طواف کے دوران بھی سیلفیز بنائی جاتی ہیں، جس سے طواف و سعی کرنے والوں کی رَوانی میں فرق آتا ہے، لوگ ایک دوسرے پر گِر پڑتے ہیں یا پھر ٹکرا جاتے ہیں جس سے انہیں پریشانی ہوتی ہے، خود سیلفی بنانے والوں کا ذوقِ عبادت متأثّر ہوتا ہے، سنہری جالیوں کے پاس مُوَاجَہہ شریف کے سامنے حاضری کے وقت بھی سیلفی بنانے والے پائے جاتے ہیں، اس مقصد کے لئے بعض بے باک اپنی پیٹھ مُوَاجَہہ شریف کی طرف کر لیتے ہیں۔ **اے کاش!** ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ سفرِ حَرَمَینِ طَیِّبَین سیلفی بنانے کے لئے نہیں ثواب کمانے کے لئے ہوتا ہے۔

حرم کی زَمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن خُوش نصیبوں کو حج و عمرہ کی سعادت حاصل ہو، اُنہیں چاہئے کہ مقدس مقامات پر حاضری کے آداب کو ملحوظِ خاطر رکھیں، فضول گفتگو اور موبائل فون کے بے جا استعمال سے بچتے ہوئے ہر وقت ذِکرُ اللہ، تلاوتِ قرآنِ کریم، درود و سلام، تسبیح و تہلیل کا وِرد جاری رکھیں، اس کے ساتھ ساتھ بزرگانِ دِین کے حج پر جانے کے واقعات، دورانِ سفر اور مُقدَّس مقامات پر حاضری کے وقت ان کے معمولات کو پیشِ نظر رکھیں، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے حج کا ذوق و شوق دوبالا ہو جائے گا، آیئے! سفرِ حج سے متعلق بُزرگانِ دین کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

بہترین ہم سفر

ایک شخص نے حضرت سیدنا حاتم اصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صحبت کی برکتیں لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو سکوں کیونکہ میں نے سفرِ حج کا ارادہ کر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: اے بھائی! اگر تم ہم نشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآن کو اپنا ہم نشین بنالو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو ملائکہ (یعنی فرشتوں) کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالک ہے اور اگر سفر کے لئے توشہ چاہتے ہو تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کعبۃ اللہ کو اپنے سامنے تصور کرتے ہوئے خوشی سے اس کا طواف کرو۔ (آنسوؤں کا دریا، ص۱۷۰)

شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حج

حضرت سیدنا شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب وقوفِ عرفات کی سعادت حاصل کی تو بالکل خاموش ہوگئے حتّٰی کہ سُورج غُروب ہوگیا،(دَورانِ سعی)جب مِیلَینِ اَخضَرَین سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور آپ نے یہ اَشعار پڑھے:میں چل رہا ہوں اِس حال میں کہ میں نے اپنے دِل پر تیری محبّت کی مُہر لگا رکھی ہے تاکہ اِس دِل پر تیرے سِوا کسی کا گزر نہ ہو،اے کاش کہ میں اپنی آنکھوں کو بند کرنے کی قدرت پاتا تو اُس وَقت تک کسی کو نہ دیکھتا کہ جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا،جب آنسو رُخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہِر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کس کا رونا بناوَٹی ہے۔

(رَوضُ الرَّیاحین،الحکایۃ التاسعۃ والخمسون،ص۱۰۰ ملتقطاً)

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علی بن ابی طالب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے،جب آپ مسجِد الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی،آپ سے عَرض کی گئی:بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے،ارشاد فرمایا:میں کیوں نہ روؤں؟شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں،پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی،جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔(رَوضُ الرَّیاحین،الحکایۃ الثانیۃ والسبعون،ص۱۱۳)

اعلیٰ حضرت کا سفرِ حج:

اعلیٰ حضرت کو **بَیْتُ اللہ شریف** اور **حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن** سے عِشق تھا، اس کا تذکرہ سوز و گداز سے پُر ہے، دُوسرے حج کے موقع پر جبکہ آپ **مَکَّۂ مُعَظَّمَہ** میں تھے، شدید بُخار میں مبتلا ہوئے، ایک تُرکی ڈاکٹر رمضان آفندی نے بہت قلیل مِقدار میں نمک دِیا اور کہا کہ آبِ زمزم میں مِلا کر پی لو، اعلیٰ حضرت یہ سُن کر خوش ہوئے، فرماتے ہیں: ڈاکٹر صاحب نے دوا وہ بتائی جو مجھے بالطبع محبوب اور مرغوب (طبیعت کے لحاظ سے پیاری اور پسند) تھی، یعنی **زمزم شریف**۔ میری عادت ہے کہ باسی پانی نہیں پیتا اور اگر پیوں تو فوراً زُکام ہو جاتا ہے، مگر زمزم کی برکت دیکھئے کہ صحت میں، مرض میں، دن میں، رات میں، تازہ، باسی کثرت سے پانی پیا، بخار کی شدّت میں رات کو جب آنکھ کھلتی، کُلّی کرتا اور زمزم پیتا، وضو سے پہلے پیتا، وضو کے بعد پیتا، پونے تین مہینے **مَکَّۂ مُعَظَّمَہ** کے قِیام میں میں نے حساب کیا تو تقریباً **4 من آبِ زمزم** میرے پینے میں آیا ہو گا۔ (انوارِ رضا، ص382)

یہ زمزم اِس لیے ہے جس لیے اس کو پیے کوئی
اِسی زمزم میں جنّت ہے اِسی زمزم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص177)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دین جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تھے تو ہر وَقْت ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے اور خوفِ خُدا کے سبب آنسو بہایا کرتے اور وہاں آبِ زم زم کی برکتوں سے خوب محظوظ (لطف اندوز) ہوتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی

چاہیے کہ جب بھی حج کی سعادت نصیب ہو تو ایسی حرکتوں سے پرہیز (Avoid) کریں کہ جس سے خود اپنے حج کے ساتھ ساتھ دوسروں کے ذَوق و شَوق میں خلل پیدا ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی نے جہاں تحریری کام کے ذریعے مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور انہیں نیکی کے کاموں میں لگانے کا بیڑا اُٹھایا ہے، وہیں 12 مدنی کاموں کے ذریعے بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کی کوشش جاری ہے۔ 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تَعْطِیْلِ اِعْتِکاف"** بھی ہے۔ اِس مدنی کام کے ذریعے **شہر کے وہ علاقے یا اطراف** (گاؤں، دیہات، گوٹھ وغیرہ) جہاں ابھی **مدنی کام شروع کرنا** ہے یا مدنی کام کو **مزید مضبوط** کرنا ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے **مبلغین** تیار کرنے ہیں، **ویران مساجد کو آباد** کرنا ہے، اس مدنی کام کے ذریعے ان مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ **"یومِ تعطیل اعتکاف"** کے **جدول** میں، ہفتے میں چھٹی کے دن، جمعہ تا عصر یا عصر تا مغرب مقامی لوگوں کو سُنّتیں و آداب سکھانا، روزمرّہ کی دُعائیں یاد کروانا، نماز کے بُنیادی مسائل سے آگاہی وغیرہ شامل ہے۔ مقامی ذمہ داران کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام بھی **"یومِ تعطیل اعتکاف"** والا مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یومِ تعطیل اِعْتِکاف کا سارا جدول مسجد میں ہی ہوتا ہے، جس کی برکت سے مساجد بھی آباد رہتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِیْد خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد

میں کثرت سے آمد و رَفت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ (پارہ 10 سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں) اللہُ خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸) [1]

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔ [2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد بھرو تحریک میں شامل ہو جائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور انہیں صلوٰۃ و سُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور ان کی زندگیوں میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔ آیئے! بطورِ ترغیب، فلموں، ڈراموں سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی زندگی میں برپا ہونے والے **مدنی اِنقلاب** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

فلموں کے شیدائی کی توبہ

---

1 ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم: ۲۶۲۶، ۴/۲۸۰

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/۱۳۵

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اخلاقی برائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی نمازوں کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے درس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ بڑی ملِنساری سے ملاقات کیا کرتے، ان کا حُسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔ بالخصوص اُن کا **"میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو"** کہنا کافی دیر تک میرے کانوں میں رس گھولتا رہتا۔ ایک دن میری اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُرتپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے شرکت کی نیت کرلی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کا کیسٹ بنام **"پُل صراط کی دہشت"** کہیں سے میسّر آگیا۔ میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔ **"پل صراط"** کا نام تو میں نے پہلے بھی سُن رکھا تھا مگر پُل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا دہشت ناک ہے، اس کا پتا مجھے یہ بیان سُن کر چلا۔ جب میں نے اپنے گناہوں، پھر کمزور بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں پُل صراط کیونکر پار کرسکوں گا چنانچہ میں نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سُدھرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سنت کے مطابق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس میرے بدن کا حصہ بن چکے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی با قاعدہ مدنی تَربِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصطَفوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبَلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلِّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَربِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تَحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں، آپ نے **"برائے حج و سفرِ مدینہ"** 19 **مدنی انعامات** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے: "یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے، اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذَوق وشوق بر قرار رکھنے کیلئے حاجی ہو یا غیر حاجی سب کیلئے چند مفید مدنی پھول ہیں۔ آیئے! توجہ سے سن کر انہیں اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ

پہلا طریقہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کو ذوق وشوق سے ادا کرنے، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرنے، نماز اور دیگر عبادات کی فی الفور ادائیگی کرنے کیلئے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کا ذہن بنایئے کہ جب یہ ذہن (Mind) بن جائے گا کہ ہمیں ہر ہر معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس پیارے رسول کی فرمانبرداری کرنی ہے تو حج ہو یا نماز، روزہ ہو یا زکوٰۃ کسی بھی معاملے میں شرعی احکامات کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

دُوسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا شوق بر قرار رکھنے کیلئے اطاعتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر بھی پختہ یقین رکھئے، بالخصوص ان دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہمیشہ ذہن نشین کر لیجئے۔ (1) حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مسلمانوں) کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے

پیدا ہوا۔(کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء:۳، ۵/۷، حدیث:۱۱۸۳۷)

(2) حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۳/۴۱۶، حدیث:۴۹۹۷)

تو جب حاجی کو اس بات کا یقین ہو گا کہ حج کی برکت سے میرے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے اور میرے نامۂ اعمال سے گناہوں کی سیاہی دُھل چکی ہے تو اب عبادت کی طرف اُس کا شوق اور میلان پیدا ہو گا اور اس کا دل گناہوں سے نفرت کرنے لگے گا اور نیک اعمال کی طرف راغب ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبادت کا ذوق و شوق باقی رکھنے کیلئے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا بھی بے حد مُفید ہے۔ اگر ہم ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں رہیں گے جو ہر وقت عبادت و تلاوت، ذکر و درود کی کثرت، نیک اجتماعات میں شرکت اور دیگر نیک کاموں میں رغبت رکھتے ہوں تو انہیں دیکھ کر ہمارے اندر بھی عبادت کا شوق اور ان اُمور کو بجالانے کا ذوق بیدار ہو گا اور ہم بھی نیکیاں بجالانے میں کامیاب ہوں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اچھے ماحول کی پہچان کیسے ہو؟

یاد رکھئے کہ بہترین مُعاشَرے اور ایک اچھے ماحول کی پہچان یہ ہے کہ جس کی بُنیاد خوفِ خُدا، تقویٰ اور نیکی و پرہیز گاری پر قائم ہو، جس میں لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ایک دوسرے

سے مَحبَّت کرتے اور ایک دوسرے کے حُقُوق کا خیال رکھتے ہوں۔اس ماحول سے تعلُّق رکھنے والے افراد اعلیٰ سیرت و کِردار کے مالک ہوں کہ اگر کوئی ان کی صُحبت اختیار کرے تو وہ بھی اُنہی کے رنگ میں رنگ جائے۔ حدیث شریف میں ہمیں اچھے دوست کی پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے، اس کی گفتگو(Conversation) سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(جامع صغیر، حرف الخاء، ص۲۴۷، حدیث:۴۰۶۳)

لہٰذا بالخصوص حاجیوں اور بالعموم ہم سبھی کو چاہئے کہ ہم اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دُنیا کے ضَروری کاموں سے فَراغت کے بعد خَلْوَت یعنی تنہائی اختیار کریں یا صِرْف ایسے سنجیدہ اور سنّتوں کے پابند اسلامی بھائیوں کی صُحبت میں بیٹھیں کہ جن کی باتیں خوفِ خدا و عشقِ مصطَفٰے میں اضافے کا باعِث بنیں ،جو وقتاً فوقتاً ظاہری بُرائیوں اور باطِنی بیماریوں کی نشاندہی اوران کا علاج تجویز فرماتے رہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسے نیک بندوں کی خدمت میں حاضِری کی سعادت بسااوقات باعِثِ مغفِرت ہو جاتی ہے، چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا محمد بن یزید واسِطی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پُوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے بخش دیا گیا۔ میں نے کہا: کس سبب سے ؟ فرمایا: ایک مرتبہ جُمُعہ کے دن بعد نمازِ عصر حضرت سیِّدُنا ابُو عَمْرو بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے ،انہوں نے دُعا کی تو ہم نے اٰمین کہی، پس جب ہم تم سے جدا ہوئے تو ہماری مغفرت کر دی گئی۔(شَرْحُ الصُّدُور ص۲۸۲)

مجھے بے حساب بخش دے میرے مولیٰ
تجھے واسِطہ نیک بندوں کا یا ربّ

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ موجُودہ دَور میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے لئے ایک عظیم نعمت ہے۔ یہ بات کسی سے ڈَھکی چُھپی نہیں ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے بے شُمار افراد خوفِ خُدا اور عشقِ مُصطفٰے کے پیکر بن گئے۔ دعوتِ اسلامی نے مُعاشرے کی اِصلاح، نوجوانوں کی علمی، عَمَلی اور اَخلاقی تَرْبِیَت (Tranning) کیلئے جو اِقدامات کئے ہیں وہ روزِ روشن کی طرح واضح ہیں۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکتیں حاصل کیجئے اور عمل کا جذبہ بڑھایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

چوتھا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے روزانہ اپنا ایک ہدف بنالیجئے کہ میں دن بھر میں پنج وقتہ نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اتنی تعداد میں نفل عبادات کی بھی پوری کوشش کروں گا کہ اس طرح کرنے سے نیک اعمال کی طرف رغبت باقی رہے گی۔ ہمارے بُزرگانِ دِین بھی روزانہ نیک اعمال کرنے کا ایک ہدف بنالیا کرتے اور پھر اس پر عمل کی بھرپور کوشش فرماتے جبکہ ہدف (Target) مکمل کرلینے کے بعد بھی یہ حضرات اپنے آپ کو عبادت ورِیاضت میں ہی مشغول رکھتے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا عامر بن عبدِ قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اپنے زمانے کے) سب سے افضل عبادت گزاروں میں سے تھے۔ آپ نے روزانہ ایک ہزار (1000) رکعت نوافل کی ادائیگی کو اپنے اُوپر لازم

کر لیا تھا۔ لہٰذا آپ اِشراق کے وقت سے لے کر عصر کے وقت تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے، پھر آپ نماز سے فراغت پا کر اس حال میں گھر تشریف لے جاتے کہ آپ کی پنڈلیاں اور قدم سُوجے ہوئے ہوتے، (اس قدر عبادت کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ) اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے: اے نفس! تُو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یا بُرائی کا حکم دینے کے لئے؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تجھے (نیک) اعمال میں اس قدر مصروف رکھوں گا کہ بستر بھی تجھے نصیب نہ ہو گا۔

(عیون الحکایات، الحکایۃ السادسۃ والسبعون، ص۹۷)

مِری زِندگی بس تِری بندگی میں
ہی اے کاش گُزرے سدا یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زندگی کا بھروسا نہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کہ سانسوں کی یہ مالا نہ جانے کب ٹُوٹ کر بکھر جائے، خدانخواستہ ہمیں گُناہوں سے توبہ کا وَقْت بھی نہ مل سکے اور ہماری آخرت برباد ہو جائے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں **بُری موت** سے بچائے، **خاتمہ بالخیر ایمان** پر عافیت کے ساتھ نصیب ہو، ہمیں اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ نیک اعمال کرنے کا ہدف بنالینا چاہیے تاکہ نیک اعمال پر استقامت حاصل ہو سکے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی انعامات روزانہ نیکیاں کمانے کا وہ عظیم مدنی نسخہ ہے کہ جس کے ذریعے صبح

سے لیکر رات سونے تک نیکیاں کرنے کے کثیر مواقع ملتے ہیں مثلاً صدائے مدینہ لگانا یعنی صبح نمازِ فجر سے پہلے مسلمانوں کو نماز کیلئے جگانا، بعدِ فجر مدنی حلقے میں 3 آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کرنا یا سننا، اشراق و چاشت کے نوافل پڑھنا، پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنا، نمازِ پنجگانہ کے بعد اور سوتے وقت کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سورۂ اِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ پڑھنا، رات میں سورۂ مُلک پڑھنا یا سننا، مدنی درس (درسِ فیضانِ سُنّت وغیرہ) دینے یا سننے کی سعادت پانا، عشاء کی نماز کے بعد یا کسی بھی مناسب وقت مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا یا پڑھانا۔ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت اور مدنی دورہ کے علاوہ دیگر کئی مدنی انعامات پر عمل کے ذریعے ثواب کا ڈھیروں ڈھیر خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اخلاص واستقامت کے ساتھ عبادت و تلاوت کی سعادت نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر عاشقِ صادِق کی یہ تمنّا ہوتی ہے کہ کاش اس کا ٹھکانا ہی مدینۂ طیبہ بن جائے، وہیں زندگی کے باقی ایّام گزریں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ہی جینا اور مرنا نصیب ہو جائے، اِنہی خوش نصیبوں میں ایک **سیدی قُطبِ مدینہ "ضیاءُ الدّین احمد مدنی** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں، آیئے! آپ کی سیرتِ مبارکہ کی مختصراً چند جھلکیاں سنتے ہیں چنانچہ

سیدی قطبِ مدینہ کا مختصر تعارف

حُضُور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام **ضِیاءُالدین احمد** ہے، آپ فرماتے تھے کہ میرا پیدائشی نام "**احمد مختار**" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بعد میں

میرا نام ''ضِیاءُ الدِّین'' رکھ دیا تھا، آپ بروز پیر ربیعُ الاوّل 1294ھ میں بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ (دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سیالکوٹ کو ضیاء الدین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نسبت سے "ضیاء کوٹ" کہتے ہیں) میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۴ ملخصاً بتقدم و تاخر)

ابتدائی تعلیم!

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر ضِیاء کوٹ (سیالکوٹ) کے مشہور عالِم وعارِف حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مرکزُ الاَولیاء (لاہور) گئے اور وہاں کے بڑے بڑے علمائے کرام سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مشہور مُحدّث اور عالِمِ دین حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار (4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۱۶۷ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ پُرملال اور تدفین:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ 1327ھ کو بغدادِ معلّٰی سے مدینۂ منورہ حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہاں قیام کا شرف ملا اور 60 مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ (سیدی قطبِ مدینہ ص۸، انوارِ قطبِ مدینہ، ص307) یہاں تک کہ 4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 81-10-2 بروز جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مؤذن نے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہا اور سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی، بعدِ غُسل شریف کفن بچھا کر سرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حجرۂ مقدّسہ شریف کی خاک مُبارَک رکھی گئی، سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غسالہ شریف اور مُختلِف تبرکات ڈالے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعدِ نمازِ عصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا۔ سیدی قطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جنّت البقیع میں سَیِّدَۃُ النِّسا فَاطِمَۃُ الزَّھْرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مزار پر اَنوار سے صرف دو(2) گز کے فاصلے پر سپردِ خاک کیا گیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ ص ۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عشرۂ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے فضائل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکیاں کمانے کا ایک بہترین موقع آگیا ہے، جی ہاں! ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کا بابرکت مہینا شروع ہو چکا ہے۔ اس مبارک مہینے کی برکتوں کے کیا کہنے کہ احادیثِ مُبارَکہ کے مطابق ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کا پہلا عَشَرہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔ آیئے! نیکیوں کی حرص پیدا کرنے اور اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنے کیلئے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور جھومئے، چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حج کے ان 10 دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہٰذا ان دنوں میں تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کی کثرت کیا کرو۔" کیونکہ یہ تہلیل، تکبیر اور ذِکْرُ اللہ کے دن ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر۔۔۔الخ، ج۳، ص۳۵۶، حدیث: ۳۷۵۸)

2. ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو عَشَرۂ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا

پسندیدہ نہیں، اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدْر کے برابر ہے۔(ترمذی ج ۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔(مُسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

4. ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے کہ

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے راوی ہیں کہ حُضُور پُر نُور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عَرفات میں روزہ رکھنے سے مَنْع فرمایا۔(ابن خُزیمہ، ۳/۲۹۲، حدیث: ۲۱۰۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے "**حج کے فضائل**" سُنے۔ مثلاً ♣ حج کرنے والا اپنے گھر والوں میں سے 400 کی شفاعت کرے گا۔ ♣ حج کرنے والوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ♣ حج کرنے والے کو رب عَزَّوَجَلَّ اور اسکے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔ ♣ حج کرنے والا اگر راستے میں مر جائے، اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ ♣ حاجی کے لیے کتنی عظیم خوشخبری ہے کہ جس نے بیتُ اللہ کا حج کیا یا عُمرہ کیا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے، لہٰذا اگر وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ اُسے داخلِ جنَّت فرمائے گا اور اگر وہ (سلامتی کیساتھ) اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا تو اجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔ ♣ جو حاجی، غازی یا عُمرہ کرنے والا ہو کر نکلا پھر

راستے میں ہی فوت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی قیامت تک غازی، حاجی اور عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ ♣ جو اس راہ میں حج یا عمرے کیلئے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہ ہو گی، نہ ہی حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا کہ "**جنّت میں داخل ہو جا**"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی بار بار **حجِ بیت اللہ** کی سعادت نصیب فرمائے، حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی باادب حاضری نصیب ہو، جو خوش نصیب اس سال حج کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کا **خرچ کرنا، ان کا سفر کرنا اور ان کا حج** اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کاش !نیکی کی دعوت میں دوں جا بجا سنتیں عام کرتا رہوں جا بجا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۰۲)

عمامہ باندھنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر پابندی سے عمل کرنے سے ہم اپنی زندگی کے اخلاقی، روحانی اور معاشی بلکہ ہر معاملے میں بلند و بالا مقام حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنّتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ زندگی تمام مسلمانوں کے لئے نجات و بخشش کا سبب ہے۔انہی پیاری سُنّتوں میں سے ایک سنت عمامہ شریف باندھنا بھی ہے،جی ہاں!ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بہت ہی پیاری سنّت ہے۔ آیئے عمامے شریف کی چند سنتیں وآداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔چنانچہ ❀ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہاری بُردباری (قوتِ برداشت) میں اضافہ ہو گا اور جو عمامہ باندھے اسے ہر پیچ کے بدلے ایک نیکی عطا ہو گی اور جب (دوبارہ پہننے کے ارادے سے) اتارے تو ہر پیچ کھولنے پر ایک گناہ مٹادیا جائے۔[1] ❀ عمامہ شریف باندھنا سنن زوائد (یعنی سنّتِ غیر مؤکدہ) میں سے ہے اور سننِ زوائد کا حکم مستحب والا ہوتا ہے۔لہٰذا عمامہ باندھنے والا ثواب کا حقدار ہے اور نہ باندھے تو گناہگار نہیں۔ البتہ عُشّاق کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّتِ مبارک ہے۔[2] ❀ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو،نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندش گنبد نما ہو۔[3] عمامے کی چوڑائی نصف ہاتھ تک ہونی چاہئے یا اس سے کچھ کم یا زیادہ،اس کمی بیشی میں کوئی حرج نہیں۔[4] ❀ عمامہ باندھنے میں دیگر سنّتوں کا بھی اِلتزام کیا جائے جیسے سیدھی جانب سے شروع کرنا،بسم اللہ پڑھنا، لباس کی دعا پڑھنا نیز عمامہ کی متعلقہ سنّتوں مثلاً شملہ چھوڑنا اور سات ہاتھ یا اس کے برابر ہونا۔ ❀ مسجد میں ہوں یا گھر میں ہر جگہ عمامہ شریف کھڑے ہو کر باندھنا چاہئے،بلاعذرِ شرعی بیٹھ کر

1... کنزالعمال،کتاب المعیشة... الخ،فرع فی العمائم،الجز:۱۵، ۸/۱۳۳، حدیث:۴۱۱۳۸

2... عمامہ کے فضائل،ص۴۹

3... فتاویٰ رضویہ،۲۲/۱۸۶

4... کشف الالتباس... الخ،ذکر عمامہ،ص۳۸

عمامہ نہیں باندھنا چاہئے کیونکہ عمامہ بیٹھ کر باندھنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر شلوار پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی مصیبت میں مبتلا فرما دے گا جس کی کوئی دوا نہیں۔[1] ❀ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں میری اُمت ہمیشہ فِطرت پر رہے گی جب تک وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں گے۔[2]

اگر سُنّتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دے گا سِکھا مَدَنی ماحول
تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجا لے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... کشف الالتباس ... الخ، ذکر شملہ، ص ۳۹

2 ... کنز العمال، کتاب المعیشۃ ... الخ، فرع فی العمائم، الجز: ۱۵، ۸/ ۱۳۳، حدیث: ۴۱۱۴۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی خِدْمَت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن ستّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبر شریف کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے

ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھُلے گی تو حُضُورِ انور، شفیعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ستّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/ ۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے، اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا، ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالیٰ تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۲۸۲ تا ۲۸۳)

امامِ عشق و مَحبَّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صُبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح و شام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے مدینے کے تاجدار، دوجہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف وتوصیف کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام ومُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکّۂ مکرمہ ہو یا مدینۂ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام ولائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربّ کریم نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بیتُ اللہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سَرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور برساتا **مزارِ پُر انوار** ہے۔ آج ہم اِنْ شَآءَ اللہ کعبۂ مشرفہ کی شان و عظمت اور حج کے فضائل و برکات سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے، یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں، مگر ان سب میں **کعبے شریف** کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ قرآنِ مجید کی طرح کعبۂ معظمہ کی حفاظت کا ذمہ بھی ربِّ کریم نے اپنے ذِمَّۂ کرم پر لے رکھا ہے کہ کوئی طاغوتی طاقت (یعنی باطل پرست شیطانی طاقت) نہ قرآنِ مجید کو فنا کر سکتی ہے نہ کعبہ شریف کو صَفحۂ ہستی سے مٹا سکتی ہے کیونکہ خداوندِ کریم ان دونوں کا محافظ و نگہبان ہے۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۲۶)

آیئے! حصولِ برکت کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت سے متعلق ایک حکایت ملاحظہ کیجئے،

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر محشر میں لایا جائے گا

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تورات شریف“ میں ہے کہ اللہ پاک بروزِ قیامت اپنے 7 لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زَنجیر ہو گی، اللہ پاک فرمائے گا: ”جاؤ! اور کعبہ کو ان زنجیروں میں باندھ کر محشر کی طرف لے آؤ،“ فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: ”اے کعبۃُ اللہ! چل۔“ تو کعبۂ مبارکہ کہے گا: ”میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔“ فضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پُکارے گا: ”تو سُوال کر!“، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ”اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قبول فرما۔“ تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے

گا:”میں نے تیری درخواست قَبول فرمالی۔“حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:”پھر مکّۂ مکرّمہ میں دَفْن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چِہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گِرد جمع ہو کر تَلْبِیَہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا:”میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قَبول نہ ہو جائے۔“تو فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا:تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔تو کعبہ شریف کہے گا:”اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو اکٹّھے ہو کر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔انہوں نے اپنے اَہل وعِیال اور اَحْباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمْن عنایت فرما اور انہیں میرے گِرد جمع کر دے۔“تو ایک فِرِشتہ نِدا دے گا:اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیا ہو گا اور ان پر اِصرار کر کے اپنے اُوپر جہنَّم واجِب کر لیا ہو گا۔تو کعبہ عَرْض کرے گا:”اے اللہ پاک! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکا ہے۔“تو اللہ پاک فرمائے گا:”میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔“تو وُہی فِرِشتہ نِدا کرے گا:جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔اللہ پاک ان سب کو کعبے کے گِرد جَمْع کر دے گا۔ان کے چِہرے سَفید ہوں گے اور وہ جہنَّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔ پھر فِرِشتہ پُکارے گا:اے کعبۃُ اللہ! چَل۔ تو کعبہ شریف (اس طرح) تَلْبِیَہ کہے گا:”لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ، بِیَدَیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ،“پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ محشر تک لے جائیں گے۔(الروض الفائق ص۶۶)

کعبے کی رونق، کعبے کا منظر اللہُ اکبر اللہُ اکبر دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہُ اکبر اللہُ اکبر
حمدِ خدا سے تر ہیں زبانیں کانوں میں رس گھولتی ہیں اذانیں بس اک صدا آرہی ہے برابر اللہُ اکبر اللہُ اکبر
دیکھا صفا بھی مَروہ بھی دیکھا، تیرے کرم کا جلوہ بھی دیکھا دیکھا رواں اک سروں کا سمندر اللہُ اکبر اللہُ اکبر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشّان خُصوصیات و بَرَکات سے نوازا کہ جس جس خوش نصیب کی کعبہ شریف سفارش کرے گا، ان سب کو اللہ کریم اپنی رحمت سے معاف فرمادے گا، انہیں اپنی رضا عطا فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کعبے شریف کی عظمت کو سمجھیں، اس سے خوب خوب محبت کریں، اس کی اہمیت اور عظمت کو اپنے دل میں مزید اُجاگر کریں، ہم دنیاوی اُلجھنوں میں گرفتار رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَیْن کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھُلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

اللہ کوئی حج کا سبب اب تو بنادے
جلوہ مجھے پھر گنبدِ خضرا کا دکھا دے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۱۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیتُ اللہ شریف کی شان و عظمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ شریف میں واقع بیتُ اللہ شریف وہ مقدس مقام ہے کہ جس کی تعریف وتوصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ

پارہ4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر96 میں اللہ کریم کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ کریم نے طاعت وعبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

تفسیر صِراطُ الجنان میں کعبہ شریف کی کچھ خصوصیات بیان ہوئی ہیں، آیئے! سنتے ہیں:

(1)... (کعبہ شریف) سب سے پہلی عبادت گاہ ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی طرف نماز پڑھی۔

(2)... (کعبہ) تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا۔

(3)... (کعبہ شریف) مکہ معظمہ میں واقع ہے، جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے۔

(4)... کعبہ شریف کا حج فرض کیا گیا۔

(5)...حج ہمیشہ صرف کعبے کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے، لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا۔

(6)...کعبہ شریف کو امن کا مقام قرار دیا گیا ہے۔

(7)...کعبہ شریف میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم ہے۔

(8)...پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں۔

(9)...جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اِسی سے اُنہیں شِفا ہوتی ہے۔

(10)...وحشی جانور ایک دوسرے کو حرم کی حدود میں ایذا نہیں دیتے، حتّٰی کہ اس سرزمین میں کُتّے ہرن کے شکار کیلئے نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے۔

(11)...لوگوں کے دل کعبہ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔

(12)...ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اَولیاء اس کے ارد گرد حاضر ہوتی ہیں۔

(13)...جو کوئی اس کی بے حرمتی و بے ادبی کا ارادہ کرتا ہے، برباد ہو جاتا ہے۔

(صراط الجنان، ۲/ ۱۶، ۱۵ ملتقطاً)

رات دن رحمت برستی ہے جہاں پر جُھوم کر اُن طوافِ کعبہ کے رنگیں نظاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفےٰ کا شہر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکۂ مکرمہ اور کعبہ شریف کی اور بھی کئی خصوصیات ہیں، ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ شہر ہے جہاں تاجدارِ مکہ و مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی، اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰، البلد: ۱، ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں لکھا ہے: گویا کہ ارشاد فرمایا کہ اے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!، مکۂ مکرمہ کو یہ عظمت آپ کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

(تفسیر کبیر، البلد، تحت الآیۃ: ۲، ۱۱/۱۶۴)

حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں "علماء فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنی کتاب میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ اور کسی نبی کی رسالت کی قسم یاد نہ فرمائی اور سورۂ مبارکہ "لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ" اس میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے کیونکہ اللہ پاک نے قسم کو اس شہر سے جس کا نام "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین" ہے، مُقَیَّد فرمایا ہے اور جب سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس مبارک شہر میں نزولِ اِجلال فرمایا تب سے اللہ پاک کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا اور اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے

سے ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اللہ کریم کا اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی اور چیز کی قسم یاد فرمانا اس چیز کا شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اور دیگر اَشیاء کے مقابلے میں اس چیز کو ممتاز کرنے کے لئے ہے جو لوگوں کے درمیان موجود ہے تاکہ لوگ جان سکیں کہ یہ چیز انتہائی عظمت و شرافت والی ہے۔(**مدارج النبوہ، باب سوم در بیان فضل وشرافت، ۱/۶۵**)(صراط الجنان،۱۰/۶۷۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی گلیوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے مبارک قدموں کے بوسے لئے ہیں، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کی ہواؤں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی مقدس سانسوں کو چُوما ہے، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں کے گلی کُوچوں میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پسینۂ خوشبودار کی خوشبوئیں پھیلی ہیں، یہی وہ شہر ہے جہاں کے خوش نصیب شجر و حجر نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کی ہے۔ یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے مبارک بچپن اور جوانی کے خوبصورت لمحات گزارے ہیں، یہ وہ شہر ہے جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اعلانِ نبوت فرمایا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تبلیغِ اسلام کا آغاز فرمایا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس مبارک شہر اور اس میں واقع بیتُ اللہ شریف کی محبت کو اپنے دل میں بڑھائیں، اور جب مقدر یاوری کرے اور اس شہر میں جانا نصیب ہو تو اس کا خوب ادب واکرام کریں اور ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، آیئے! خانہ کعبہ کے چند آداب سنتے ہیں: * ہمیں چاہیے کہ ہم کعبۃُ اللہ کی طرف پاؤں نہ پھیلائیں، * اس کی طرف

معاذاللہ تھوک نہ پھینکیں، * اس کی طرف منہ کرکے کُلّی نہ کریں، * اس کی طرف پیٹھ کرنے سے بچیں، * کعبے کی بے حُرمتی نہ کریں، * اس کے بارے میں بُرے الفاظ زبان سے نہ نکالیں * الغرض اس کی ہر طرح کی بے ادبی سے بچیں، * اس سے خوب خوب محبت کریں۔ اگر ہم ان تمام باتوں پر عمل کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اِنْ شَآءَاللہ ہمیں خوب خوب رحمتیں اور برکتیں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَآءَاللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابتدائے اسلام میں قبلہ بیت المقدس تھا، چنانچہ مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے تھے، پھر بعد میں قبلہ بیتُ اللہ شریف قرار پایا، اس کا پسِ منظر کیا ہے، آیئے سنتے ہیں: چنانچہ پارہ 2 سورۂ بَقَرہ کی آیت نمبر 144 میں ربِّ کعبہ نے ارشاد فرمایا:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ **ترجمۂ کنز الایمان:** ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا (پ ۲، البقرۃ، ۱۴۴)

کعبہ شریف قبلہ کیسے بنا؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہیں بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا اور نبیِ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ پاک کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرف منہ کرکے نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں۔ البتہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک دِل کی خواہش یہ تھی کہ خانۂ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیا جائے، اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ بیت المقدس کو قبلہ

بنایا جانا حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ناپسند تھا بلکہ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے علاوہ کثیر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قبلہ تھا اور ایک وجہ یہ تھی کہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے یہود فخر و غرور میں مبتلاء ہو گئے اور یوں کہنے لگے تھے کہ مسلمان ہمارے دین کی مخالفت کرتے ہیں لیکن نماز ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن نماز کی حالت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے کہ قبلہ کی تبدیلی کا حکم آجائے، اس پر نماز کے دوران یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کو رِضائے الٰہی قرار دیتے ہوئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کے حسین انداز کو قرآن میں بیان کرتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خواہش اور خوشی کے مطابق خانۂ کعبہ کو قبلہ بنادیا گیا۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نماز ہی میں خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے، مسلمانوں نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ اسی طرف رُخ کیا اور ظہر کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہوئیں اور دو رکعتیں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا کی گئیں۔

قبلے کی تبدیلی میں حکمت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبلہ کی تبدیلی کی ایک یہ حکمت ارشاد ہوئی کہ اس سے مومن و کافر میں فرق و امتیاز ہو جائے گا کہ کون حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر قبلہ تبدیل کرتا ہے اور کون آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نافرمانی کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۳، ۲/۹۰)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اسی طرح قبلہ کی تبدیلی سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اللہ پاک کو اپنے حبیب، دُکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ پاک اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چاہتوں کو پورا فرماتا ہے۔ امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وجہ سے قبلہ تبدیل فرمایا اور اس آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں میری رضا ہے بلکہ یوں ارشاد فرمایا: فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے۔ تو گویا کہ ارشاد فرمایا: اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہر کوئی میری رضا کا طلبگار ہے اور میں دونوں جہاں میں تیری رضا چاہتا ہوں۔ (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۴، ۲/۸۲)

سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

زَہے عزّت و اِعْتِلائے محمد — کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد
مَکاں عرش اُن کا فلک فَرْش اُن کا — مَلَک خادمانِ سَرائے محمد
خُدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے — جو آنکھیں ہیں مَحوِ لِقائے محمد
دَمِ نَزع جاری ہو میری زَباں پر — محمد محمد خدائے محمد
عَصائے کلیم اژدہائے غَضَب تھا — گِروں کا سَہارا عَصائے محمد
خُدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالَم — خُدا چاہتا ہے رضائے محمد

(حدائقِ بخشش، ص، ۶۶، ۶۵)

مختصر وضاحت: واہ واہ! کیا بات ہے، اللہ پاک نے کیسا بلند مقام عطا فرمایا ہے کہ عرشِ الٰہی اپنی تمام بلندیوں کے باوجود رسولِ پاک، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں تلے ہے۔ ہمارے آقا،

مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان کتنی بلند ہے کہ عرش ان کا مکان ہے، آسمان ان کے لیے فرش کی طرح ہیں اور فرشتے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے درِ دولت کے نوکر چاکر ہیں۔ جن آنکھوں نے اللہ پاک کے حبیب، دکھیا دلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار کیا، اللہ پاک اُن آنکھوں کو اس قدر پیار سے دیکھتا ہے کہ ایسی آنکھ والوں کو تمام اُمّت پر فضیلت عطا کر دی۔ جب میرا دم نکل رہا ہو تو میری زبان پر مکی مدنی لجپال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور ان کے ربِّ کریم کا نام ہی ہو۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا بڑا غضبناک اژدہا (بہت بڑا سانپ) بن کر سانپوں کو نگل گیا جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مبارک عصا گرتے ہوؤں کا سہارا بنتا ہے۔ دونوں جہاں اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں جبکہ وہ خدا ہو کر مصطفٰے کریم عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا چاہتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "یومِ تعطیل اعتکاف"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! تمام اہلِ دنیا اللہ پاک کی رضا چاہتے ہیں مگر وہ خدائے واحد مصطفٰے کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا چاہتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا ہی رضائے الٰہی ہے کہ وہ وہی چاہتے ہیں جو اللہ پاک چاہتا ہے، جس سے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ راضی ہو گئے اس سے ربِّ کریم بھی راضی ہو جاتا ہے کہ وہ اُسی سے راضی ہوتے ہیں کہ جس کے نصیب میں ربّ کی رضا ہو۔ ہمیں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو راضی کرنے کے لیے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّتوں کے سائے میں زندگی گزارنی چاہیے تاکہ ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے اللہ پاک کو راضی کر سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی ہمیں یہی ذہن دیتا ہے کہ ہم سُنّتوں کے پیکر بن جائیں۔

ہم سب بھی اس مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیں، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام **"یومِ تعطیلِ اِعتِکاف"** بھی ہے۔ اِس مدنی کام کے ذریعے **شہر کے وہ علاقے یا اطراف** (گاؤں، دیہات، گوٹھ وغیرہ) جہاں ابھی **مدنی کام شروع کرنا** ہے یا مدنی کام کو **مزید مضبوط** کرنا ہے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے والے **مبلغین** تیار کرنے ہیں، **ویران مساجد کو آباد** کرنا ہے، اس مدنی کام کے ذریعے ان مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ **"یومِ تعطیلِ اعتکاف"** کے **جدول** میں، ہفتہ وار چھٹی کے دن، جمعہ سے مغرب تک ایک دن کے جدول کے مطابق مقامی لوگوں کو سُنّتیں و آداب سکھانا، روزمرّہ کی دُعائیں یاد کروانا، نماز کے بُنیادی مسائل سے آگاہی وغیرہ شامل ہے۔ مقامی ذمہ داران کے ساتھ **جامعۃ المدینہ** کے طلبۂ کرام بھی **"یومِ تعطیلِ اعتکاف"** والا مدنی کام کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یومِ تعطیلِ اِعتِکاف کا سارا جدول مسجد میں ہی ہوتا ہے، جس کی برکت سے مساجد بھی آباد رہتی ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں کثرت سے آمد و رَفْت رکھنے والا ہے تو اُس کے اِیمان کی گواہی دو کیونکہ (پارہ 10 سُورۂ توبہ کی آیت نمبر 18 میں) اللّٰہُ خالق و مالک کا ارشادِ پاک ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ (پ ۱۰، التوبہ: ۱۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔[1]

---

1 ... ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم: ۲۶۲۶، ۴/۲۸۰

حضرت سَیِّدُنا ابُو سَعِید خُدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مسجد سے مَحَبَّت کرتا ہے اللہ کریم اُسے اپنا مَحبوب بنالیتا ہے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بھی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر مسجد بھرو تحریک میں شامل ہو جائیں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ مدنی ماحول مسجدیں آباد کرنے، لوگوں کو نمازی بنانے، گناہوں سے بچانے اور انہیں صلوٰۃ وسُنَّت کے راستے پر چلانے کی کوشش کرتا ہے، اس مدنی ماحول کی برکت سے اب تک کئی بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح ہوئی اور ان کی زندگیوں میں حقیقی مدنی انقلاب برپا ہوا ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب، فلموں، ڈراموں سے توبہ کرنے والے ایک عاشقِ رسول کی زندگی میں برپا ہونے والے **مدنی اِنقلاب** کی ایک ایمان افروز مدنی بہار مُلاحظہ کیجئے، چنانچہ

گناہوں سے چھٹکارا کیسے ملا؟

قصور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ بہت سے نوجوانوں کی طرح میں بھی متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مبتلا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وقت برباد کرنا میرا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رمضان المبارک تشریف لایا تو مجھ گناہ گار کو بھی نمازوں کے لئے مسجد میں حاضری کی سعادت ملنے لگی۔ وہاں دعوتِ اسلامی کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی فیضانِ سنت سے درس دیتے تھے۔ درس کے بعد وہ بڑی مِلنساری سے ملاقات کیا کرتے، ان کا حُسنِ اخلاق دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا۔ ایک دن میری اُن سے ملاقات ہوئی تو وہ بڑے پُرتپاک انداز میں ملے اور جمعرات کو ہونے

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم: ۲۰۳۱، ۲/۱۳۵

والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، میں نے شرکت کی نیت کرلی۔ جمعرات آنے سے پہلے ہی مجھے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیان کا کیسٹ بنام ''**پُل صراط کی دہشت**'' کہیں سے میسّر آگیا۔ میں نے نہایت توجہ سے بیان سننا شروع کیا۔ ''**پُل صراط**'' کا نام تو میں نے پہلے بھی سُن رکھا تھا مگر پُل صراط عُبُور کرنے کا مرحلہ اتنا دہشت ناک ہے، اس کا پتا مجھے یہ بیان سُن کر چلا۔ جب میں نے اپنے گناہوں، پھر کمزور بدن کی طرف نظر کی تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ میں پُل صراط کیونکر پار کرسکوں گا چنانچہ میں نے اپنے ربّ کی نافرمانیوں سے توبہ کرکے سُدھرنے کا پختہ ارادہ کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی برکت سے سُنّت کے مطابق داڑھی شریف، عمامہ اور سفید لباس سجالیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج ایک اہم فریضہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم بیتُ اللہ شریف کے فضائل و برکات سے متعلق سُن رہے تھے، بیتُ اللہ شریف کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہی وہ مقام ہے جہاں ہر سال دنیا کے کونے کونے سے لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں۔ اپنی نسل، اپنی زبان، اپنے رنگ اور اپنے وطن کے امتیازات مٹا کر بیک وقت ''**صدائے لبیک**'' بلند کرتے ہوئے فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔ ہر طرف سے آواز آرہی ہوتی ہے:

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ ط

حج ارکانِ اِسلام میں سے ایک بنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اللہ کریم نے صاحبِ استطاعت لوگوں

پر اسے فرض فرمایا ہے، جو فرض ہونے کے باوجود اس کی ادائیگی میں کوتاہی(Negligence) کرے سخت گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہے، اللہ پاک پارہ4 سُورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 97 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۝۹۷ (پ۴، اٰلِ عمران:۹۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حج بہت بڑی نعمت ہے، حج کی سعادت پانے والے خوش نصیبوں پر اللہ پاک خُصُوصی کرم نوازیاں فرماتا ہے، وہ پاک پروَردگار حج کرنے والوں کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازتا ہے جن کے مُتَعَلِّق سُن کر مُسلمانوں کے دلوں میں بھی ان مُقدّس مقامات کی زِیارت کا ذوق و شوق مزید مچلنے لگتا ہے۔ آیئے! حج فرض ہونے کی شرائط کے متعلق سنتے ہیں۔

حج فرض ہونے کی شرائط

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں: حج فَرض ہونے کی آٹھ (8) شرطیں ہیں جب یہ تمام شرائط پائی جائیں گی، تب ہی حج فرض ہو گا ورنہ نہیں اور وہ آٹھ (8) شرائط یہ ہیں: (1) اِسلام (2) تَنْدُرست ہونا (یعنی اس کے اعضاء سلامت ہوں ،اندھا نہ ہو، کیونکہ اپاہج اور فالِج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں ہے) (3) عاقل ہونا (یعنی عقلمند ہو کہ مجنون پر حج فرض نہیں) (4) بالغ ہونا (5) آزاد ہونا (یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں) (6) سفر پر آنے والے اخراجات کا مالک ہو اور سواری پر بھی قادر ہو (7) دَارُ الْحَرب میں نہ ہو یا ہو مگر یہ بھی جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج کی ادائیگی

بھی ہے اگر اسے اس کا علم نہیں تو اِس پر حج فرض نہیں ہو گا۔(8)وقت کا ہونا(یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائی جائیں)۔(بہارِ شریعت،حصہ ششم،۱/۱۰۳۶تا۱۰۴۳،ملتقطاًبتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حج کے فضائل

آیئے!حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعاماتِ خداوندی کے مُتَعَلِّق 4فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں،چنانچہ

1. ارشاد فرمایا:جو حج کے اِرادے سے نکلا،پھر مر گیا تو اللہ پاک اُس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا،پھر مر گیا تو اللہ اُس کیلئے قیامت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔(مسند ابی یعلیٰ،مسند ابی ھریرۃ،۵/۴۴۱،حدیث:۶۳۲۷)
2. ارشاد فرمایا:جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلَام ومُصَافَحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے کیونکہ اُس کی مغفرت ہو چکی ہے۔

(مشکاۃ المصابیح،کتاب المناسک،الفصل الثالث،۱/۴۷۲،حدیث:۲۵۳۸)

3. ارشاد فرمایا:حج کیا کرو!کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔

(معجم اوسط،من اسمہ القاسم،۳/۴۱۶،حدیث:۴۹۹۷)

4. ارشاد فرمایا:حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400(مُسلمانوں)کی شَفَاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔(کنز العمال،حرف الحاء،کتاب الحج والعمرۃ،الفصل الاول فی فضائل الحج،الجزء:۵،۳/۷،حدیث:۱۱۸۳۷)

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے

بڑی سرکار میں پہنچے مُقدَّر یاوَری پر ہے
نہ ہم آنے کے لائق تھے نہ مُنہ قابل دکھانے کے
مگر ان کا کرم ذرہ نواز و بندہ پَرْوَر ہے
خبر کیا ہے بھکاری کیسی کیسی نعمتیں پائیں
یہ اُونچا گھر ہے اس کی بھیک اندازہ سے باہر ہے

(ذوقِ نعت، ص۲۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا! ربّ کریم حاجیوں پر کتنا مہربان ہے اور ان پر کیسی کیسی نوازشیں فرماتا ہے، ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے، انہیں مغفرت کے پروانے عطا فرماتا ہے، انہیں 400 مسلمانوں کی شفاعت کا اختیار عطا فرماتا ہے۔ اور جو حج کے ارادے سے نکلے اور فوت ہو جائے تو اس کیلئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ یقیناً **حج کی سعادت پانے والا** ربّ کی رِضا حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ **حج کی سعادت پانے والا** رحمتوں اور برکتوں کے سائے میں ہوتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اللہ پاک کی امان میں ہوتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اپنی نیکیوں میں خوب اضافہ کرواتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** شیطان کے چُنگل سے نکل جاتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** گویا رحمتِ الٰہی میں غوطے لگاتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** کعبہ شریف کے پُرنور نظاروں سے آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** قدم قدم پر نیک بندوں کی یادیں تازہ کرتا ہے، **حج کی سعادت پانے والا** اللہ پاک کے نیک بندوں کے راستے پر چلتا ہے، اَلْغَرَض! **حج کی سعادت پانے والا** دنیا و آخرت کی کئی

بھلائیوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ حج اُسی طرح ادا کرنا کہلائے گا جس طرح کرنے کا حکم ہے، حج کے مسائل سیکھنے ہوں گے، ذوق و شوق کے ساتھ یہ سفر ہو اور دن رات **فِسق و گناہوں سے پاک** ہوں۔ اللہ پاک ہمیں بھی بار بار حجِ بیتُ اللہ کی سعادتیں عطا فرمائے۔

یوں تو حج میں بہت سے کام کئے جاتے ہیں، ان میں سے ایک **طواف** بھی ہے، حج کی سعادت پانے والا کعبۃُ اللہ شریف کے گرد پروانہ وار چکر لگاتا ہے، جسے **طواف** کہتے ہیں۔ طواف بھی ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا بھر میں صرف **مکہ مکرمہ** میں میسر آتی ہے، آیئے طوافِ خانۂ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

طواف کے فضائل

1. جس نے گِن کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدَمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے 10 گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور 10 دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)

2. جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۳۶۰ حدیث ۸۴۵)

ہر برس کاش! آکے مکّے میں
لُطف اُٹھاؤں طواف کا یا ربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ **اللہ** پاک کے نیک بندے عشقِ الٰہی میں ڈُوب کر حج کی سعادت پانے نکلتے تھے، ان کا حال یہ ہوتا تھا کہ آہ وزاری، شب بیداری اور کثرت سے اَشک باری ان کا معمول ہوتا تھا۔ آیئے! اسی بارے میں ایک حکایت سنتے ہیں:

میں کیوں نہ روؤں؟

منقول ہے کہ حضرت سیِدنا ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حج کے لئے (اپنے گھر سے) نکلے، جب آپ مسجِد الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھ کر رونے لگے حتّٰی کہ آپ کی آواز بلند ہوگئی، آپ سے عَرض کی گئی: بے شک سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں لہٰذا اپنی آواز میں کچھ نرمی پیدا کیجئے، ارشاد فرمایا: میں کیوں نہ روؤں؟ شاید کہ میرے رونے کے سبب اللہ مجھ پر نظرِ رحمت فرمادے اور میں بروزِ قیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں، پھر آپ نے بیتُ اللہ کا طَواف کیا اور مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھی، جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو سجدے کی جگہ آپ کے آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین، الحکایۃ الثانیۃ والسبعون، ص۱۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت امام عالی مقام حضرت سَیِّدُنا

امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پوتے جنابِ حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کیا کیفیت تھی، اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی عبادات میں اخلاص عطا فرمائے اور جو عاشقانِ رسول حج کی سعادت پائیں، اللہ پاک سب کو حجِ مقبول کی سعادتیں عطا فرمائے۔ علمائے کرام نے حجِ مقبول کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں، آیئے ان میں سے چند نشانیاں ہم بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولِیَّتِ حج کی ایک علامت یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکْر و فِکْر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۰۳) ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۶۷) ☆ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمْجَد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۵۱ بتغیر قلیل) ☆ مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۸۷ بتغیر قلیل) ☆ جبکہ شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ کی رِضا کے لئے ہو۔ (بہشت کی

کنجیاں، ص۱۰۷بتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطَفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطَفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطَفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص۱۲۹)

کیجئے حج کا شرف مجھ کو عطا کیجئے رحمت اے نانائے حسین
پھر طوافِ خانۂ کعبہ کروں کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حجِ مقبول کی کچھ نشانیاں ہم نے سُنیں، مگر اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ اگر ہمیں کسی حاجی میں یہ نشانیاں نظر نہ آئیں تو ہم اس کے بارے میں بد گمانی میں مبتلا ہو جائیں اور دوسروں کو بتاتے پھریں کہ فُلاں کا حج قبول نہیں ہوا کیوں کہ نشانیاں نہیں پائی جا رہیں۔ یقیناً ہمارا خالق و مالک جسے چاہتا ہے نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے حج کی سعادتیں عطا فرماتا ہے۔ اس لیے ہمیں ہر حال میں حُسنِ ظن کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں ہر حال میں دوسروں سے حُسنِ ظن قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس اثاثہ جات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی 107

شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمات سر انجام دے رہی ہے،انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس اثاثہ جات"** بھی ہے۔ مجلس اثاثہ جات کا بنیادی کام دعوتِ اسلامی کیلئے جائیداد مثلاً(مسجد، مدرسۃ المدینہ /جامعۃ المدینہ، مدنی مراکز بنام فیضانِ مدینہ، یادیگر امور جن کیلئے خریداری کرنے یاوقف کرنے یا انتظام لینے کی شرعی و تنظیمی اجازت ہے)ان کو خریدنے یاوقف کروانے اور قانونی معاملات کو شرعی و تنظیمی طریقِ کار کے مطابق سرانجام دینا ہے۔دعوتِ اسلامی اب تک تقریباً6100سے زائد جگہیں حاصل کرچکی ہے۔اس مجلس کے تحت چند ذیلی شعبہ جات بھی قائم کئے گئے ہیں جو کہ دعوتِ اسلامی کے تمام اثاثہ جات کے اصل کاغذات کو حکومتی / قانونی/ محکمہ اراضی کے اصول وضوابط کے مطابق چیک کرکے **"دعوتِ اسلامی ٹرسٹ"** کے نام منتقل کروایا جاتا ہے۔اسی مجلس کے تحت وقف شدہ اثاثوں کا تحفظ اور تعمیرات کا کام بھی کیا جاتا ہے۔اس مجلس سے متعلقہ اسلامی بھائیوں کی شرعی و تنظیمی تقاضوں کے مطابق تربیت بھی کی جاتی ہے۔ جس میں وقف کے شرعی تقاضوں کو پورا کرنے کا طریقِ کار،تعمیرات اور چندے کے امور میں شرعی و تنظیمی احتیاطیں کرنے پر خصوصی تربیت کی جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

[1] ... مشکاۃ المصابیح،کتاب الایمان،باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷،حدیث:۱۷۵

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

ناخن کاٹنے کی سنتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے ناخُن کاٹنے کے چند مدنی پھول سُنتے ہیں☆جُمُعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔(دُرِّمُختار، ۶۶۸/۹) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتَار، ۶۶۸/۹۔ بہارِشریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۲۶، ۲۲۵) ☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔ (دُرِّمُختار، ۶۷۰/۹، اِحْیاءُالْعُلُوم، ۱۹۳/۱) ☆ پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔(اَیضاً) ☆ جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔(عالَمگیری، ۳۵۸/۵) ☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔(اَیضاً) ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔(اَیضاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شَوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸)

کعبہ کے بَدْرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طَیْبَہ کے شَمْسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زبان اور آنکھوں والا بادَل

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**حکایتیں اور نصیحتیں**" کے صفحہ نمبر126 پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے: جب طوفانِ نوح کے بعد بیتُ المعمور جس کی بنیاد حضرت سیِّدُنا آدم علیہ السلام نے رکھی تھی، کو چھٹے آسمان پر اٹھایا گیا تو اللہ پاک نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ بیتُ اللہ شریف کی جگہ آکر اس کے نشانات پر بنیاد رکھیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے مگر وہ آپ علیہ السلام سے پوشیدہ تھا اور آپ علیہ السلام کو اس کا کوئی نشان دکھائی نہ دے رہا تھا تو اللہ پاک نے ایک بادل بھیجا جو لمبائی چوڑائی میں **بیت اللہ شریف** کی مقدار کے برابر تھا، اس کا سر، زبان اور 2 آنکھیں تھیں۔ وہ بیت اللہ شریف کے مقام پر کھڑا ہو گیا اور عرض کی: "اے ابراہیم! میری مقدار کے برابر بنیاد رکھ دیں۔" حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام نے اس کے کہنے کے مطابق بنیاد رکھی پھر بادل چلا گیا۔

جب آپ علیہ السلام اس کے بنانے سے فارغ ہوئے تو طواف کیا۔ اللہ پاک نے آپ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ "لوگوں میں حج کا اعلان کریں۔" آپ علیہ السلام نے عرض کی: "میری آواز کیسے پہنچے گی؟" تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: "اے ابراہیم! تیرا کام ہے ندا کرنا پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔" تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام نے جبلِ ابوقُبَیس پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارا: اے اللہ پاک کے بندو! تمہارے رب پاک نے گھر بنایا اور تمہیں اس کا حج کرنے کا حکم دیا ہے۔" تو اللہ پاک نے سب زمین والوں کو آپ علیہ السلام کی آواز سنائی تو جنّوں، انسانوں، پتھر اور مٹی کے ڈھیلوں، پہاڑوں اور ریتلے میدانوں اور ہر خشک وتر نے جواب دیا۔ مشرق و مغرب والوں کو آواز پہنچائی تو ماؤں کے پیٹوں سے اور مَردوں کی پُشتوں سے سب نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا: **لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ** تو آج وہی شخص حج کرے گا جس نے اس دن

جواب دیا تھا۔ جس نے ایک مرتبہ لبیک کہا تو وہ ایک مرتبہ حج کرے گا، جس نے 2 مرتبہ کہا وہ دو مرتبہ اور جس نے 3 مرتبہ لبیک کہا وہ تین مرتبہ حج کرے گا اور جس نے اس سے بھی زیادہ بار لبیک کہا وہ اتنی ہی بار حج کریگا۔(شعب الایمان للبیھقی، باب فی المناسک، حیث الکعبۃ والمسجد الحرام، حدیث: ۳۹۸۹، ج۳، ص۴۳۶، مفھوماً، اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر ابراھیم۔۔الخ، حدیث: ۹۷۳، ج۱، ص۴۴۵ فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام، حدیث ۵۳۴۳، ج۲، ص۲۱۷)

یاخدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں
کاش! اکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
جھوم کر خوب کروں خانۂ کعبہ کا طواف
پھر مدینے کو چلوں گنبدِ خضرا دیکھوں

(وسائل بخشش مرمم، ص۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیْتُ اللہ شریف کا حج کرنا وہ عظیم اور عمدہ عبادت ہے کہ عاشقانِ رسول اِس عبادت کو بجالانے کے لئے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں، دوسروں سے دعائیں کرواتے ہیں، اِس مقصد کے حُصول کی خاطِر کمیٹیاں ڈالتے ہیں، اپنی حلال کمائی میں سے کچھ نہ کچھ الگ سے جمع کرتے ہیں، پھر مخصوص رَقم جمع ہوجانے کے بعد فَرِیضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتے ہیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب کی بار اُن کا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور وہ بھی حج کی سعادت پاکر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، مقاماتِ مُقدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگیں گے، اپنا حالِ دل سُنائیں گے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گے۔ پھر جس کا نام قُرعہ اَندازی میں نکل آتا ہے تو اُس کی خوشی کی اِنتہا نہیں رہتی

کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد وہ خواب میں نہیں بلکہ حقیقت میں اُس شہرِ محبوب یعنی مَکّۂ مُکَرَّمَہ کی حُدود میں داخل ہوجائے گا جس کی شان و عظمت قرآنِ کریم میں بَیان ہوئی ہے، چنانچہ پارہ30سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر1اور2میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰،البلد:۱تا۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِینِ کِرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکْر فرمائی ہے وہ **مَکَّۂ مُکَرَّمہ** ہے۔ اِسی آیتِ مُبارَکہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جناب میں یُوں عَرْض گزار ہوئے: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اِتنی بلند ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکْر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اور آپ کا مَقام و مَرْتَبہ اُس کے ہاں اِتنا بُلند ہے کہ اُس نے لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) کے ذریعے آپ کے مُبارَک قدموں کی خاک کی قسم ذِکْر فرمائی ہے۔ (شرح زرقانی علی المواھب، الفصل الخامس۔۔۔الخ، ۸/۴۹۳، فتاویٰ رضویہ، ۵/۵۵۶)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنے مَشْہُور زَمانہ نَعْتِیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں لکھتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مَرْتَبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو مِلا ۔۔۔ کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائق بخشش، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح قرآنِ کریم **مَکَّۂ مُکَرَّمہ کی شان و عظمت** کی گواہی دے رہا ہے، اِسی طرح مُختلِف اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی مَکَّۂ مُکَرَّمہ کے عظیمُ الشّان فضائل کو بَیان کیا گیا ہے۔ آیئے! ہم بھی وہ فضائل سُنتے ہیں تاکہ ہمارے دل و دماغ میں بھی اِس مُقدّس شہر کی **شان و عظمت** مزید اُجاگر ہو جائے، چنانچہ

مکے مدینے کی خُصوصِیَّت

اِرْشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ مَکَّۃَ وَلَا الْمَدِیْنَۃَ یعنی مکّے اور مدینے میں دجّال داخِل نہیں ہو سکے گا۔ (مسند امام احمد، ۱۰/۸۵، حدیث: ۲۶۱۰۶)

یاربّ ہمیں مکّے کی فضاؤں میں بُلالے اور خانۂ کعبہ کا کریں حج کے نظارا
جو ہجرِ مدینہ میں تڑپتے ہیں شب و روز کرلیں کبھی طیبہ کا شہا! وہ بھی نظارا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۷۰)

مکے مدینے میں مرنے کی فضیلت

اِرْشاد فرمایا: جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نِیَّت تھی اور اِسی حالت میں اُسے حَرَمین یعنی مکّے یا مدینے میں مَوت آگئی تو اللہ پاک اُسے بروزِ قِیامت اِس طرح اُٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہو گا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی وہ بروزِ قیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائے گا۔ (مصنف عبد الرزاق، ۹/۱۷۴، حدیث: ۱۷۴۷۹)

مجھے مَرنا ہے آقا گُنبدِ خَضرا کے سائے میں وطن میں مَر گیا تو کیا کروں گا یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے بابرکت مقامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شہرِ محبوب یعنی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے بہت سے مقامات موجود ہیں مگر ان سب میں **کعبے شریف** کو سب سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ آیئے! حصولِ برکت کے لئے خانۂ کعبہ کی شان و عظمت ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر مَحْشَر میں لایا جائے گا

حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تورات شریف“ میں ہے کہ اللہ پاک بَروزِ قِیامت اپنے 7 لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زَنجیر ہو گی، اللہ پاک فرمائے گا: ”جاؤ! اور **کعبہ** کو ان زنجیروں میں باندھ کر مَحشر کی طرف لے آؤ۔“ فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: ”اے کعبۃُ اللہ! چل۔“ تو کعبۂ مُبارَکہ کہے گا: ”میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔“ فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: ”تو سُوال کر!“، تو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ”اے اللہ پاک! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما۔“ تو کعبہ شریف ایک آواز سُنے گا: ”میں نے تیری درخواست قَبول فرمالی۔“ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”پھر مکّۂ مُکرَّمہ میں دَفْن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چِہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گرد جمع ہو کر تَلْبِیَہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ! اب چل۔ تو وہ کہے گا: ”میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قَبول ہو جائے۔“ تو

فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا:تُومانگ،تجھے دیا جائے گا۔توکعبہ شریف کہے گا: ”اے اللہ پاک! تیرے گنہگار بندے جو اکٹّھے ہو کر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔انہوں نے اپنے اہل وعِیال اور اَحباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مناسکِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمْن عنایت فرما اور انہیں میرے گِرد جمع کردے۔“توایک فِرِشتہ نِدا دے گا:اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیاہو گااور ان پر اِصرار کر کے اپنے اوپر جہنَّم واجِب کرلیا ہو گا۔توکعبہ عَرض کرے گا: ”اے اللہ پاک!اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکا ہے۔“تواللہ پاک فرمائے گا:”میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی۔“توُوہی فِرِشتہ نِدا کرے گا:جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگرلوگوں سے الگ ہو جائے۔اللہ پاک ان سب کو کعبے کے گرد جَمْع کردے گا۔ان کے چِہرے سَفید ہوں گے اوروہ جہنَّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔پھر فِرِشتہ پکارے گا:اے کعبۃُ اللہ!چَل۔توکعبہ شریف(اس طرح)تَلْبِیَہ کہے گا:”لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ، وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ، بِیَدَیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ،“پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ مَحشر تک لے جائیں گے۔(الروض الفائق ص٦٦)

لشکرِ سُلَیمان اور کعبہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**“صفحہ **130** پر ہے: **حضرت** سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا تخت ہوا پر اُڑتا جارہا تھا جب **کعبہ معظمہ** سے گزرا توکعبہ رویا اوراللہ

پاک کے حُضُور عرض کی کہ ایک نبی تیرے انبیاء سے اور ایک لشکر تیرے لشکروں سے گزرا نہ مجھ میں اُترا، نہ نَماز پڑھی۔ اِس پر ارشادِ باری تعالیٰ ہوا: نہ رو! میں تیرا **حج** اپنے بندوں پر **فرض** کروں گا جو تیری طرف ایسے ٹُوٹیں گے جیسے پرند اپنے گھونسلے کی طرف اور ایسے روتے ہوئے دوڑیں گے جس طرح اُونٹنی اپنے بچّے کے شوق میں اور تجھ (یعنی تیرے شہر) میں **نبیِّ آخرُ الزّماں** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پیدا کروں گا جو مجھے سب انبیاء (عَلَیْہِمُ السَّلَام) سے زیادہ پیارا ہے۔

(تفسیر بغوی ج۳ ص ۳۵۱ ملخّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ پاک نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کو کیسی عظیمُ الشان خُصوصیات و بَرَکات سے نوازا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم دنیاوی اُلجھنوں میں اُلجھے رہنے کے بجائے حَرَمَین طَیِّبَیْن کی حاضِری کے لئے کوششیں جاری رکھیں، اِس کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر دُعائیں مانگیں، والِدَین اور اللہ پاک کے مقبول بندوں کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُن سے دعائیں کروائیں، اِس اُمّید پر کہ کبھی تو بابِ کرم کھلے گا، کبھی تو ہمارا بھی بُلاوا آجائے گا اور کبھی تو ہمارا نام بھی حاجیوں کی فہرست (List) میں شامل ہو گا۔

حاجیوں کے بن رہے ہیں قافِلے پھر یا نبی پھر نَظر میں پھر گئے حج کے مَناظِر یا نبی!
کر رہے ہیں جانے والے حج کی اب تیّاریاں رہ نہ جاؤں میں کہیں کردو کرم پھر یا نبی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۷، ۳۷۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شہرِ مَکَّہ کو صِرْف یہی ایک شَرَف حاصِل ہوتا تو بھی اِس کی شان

و عظمت کیلئے کافی تھا کہ اِس مبارَک سَرزمین پر **بیتُ اللہ شریف** جلْوَہ گر ہے مگر قربان جایئے کہ اِس کے علاوہ بھی اِس پُر نُور شہر کے فضائل و خصوصیات اِس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بَیان کرتے اور سُنتے چلے جائیں کیونکہ اِس مُقدّس شہر (Holy City) میں جگہ جگہ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے نسبت رکھنے والی مُقدّس و یادگار مساجِد، کُنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔ آیئے! حُصولِ بَرَکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے **مکّے شریف کی چند خُصوصیات** کے بارے میں سُنئے اور اپنے دل میں اِس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کیجئے، چنانچہ

مَکّۂ مُکَرَّمہ کی چند خُصوصیات

(1) نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف میں پیدا ہوئے۔

ولادت گاہِ سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

حضرت علّامہ قُطْبُ الدِّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت گاہ پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ (بلدالامین ص ۲۰۱)

خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والِدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی تھی۔ آج کل اِس مکانِ عَظمت نشان کی جگہ لائبریری (Library) قائم ہے اور اِس پر یہ بورڈ لگا ہوا ہے: **"مَکْتَبَۃُ مَکَّۃَ الْمُکَرَّمَۃ"**۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۷)

مکّے میں اُن کی جائے ولادت پہ یاخدا پھر چشمِ اَشکبار جمانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۹۰)

(2) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا۔

(3) یہیں کعبہ شریف ہے، اِسی کا طواف کیا جاتا ہے اور نَماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے۔ آیئے! طوافِ کعبہ کے فضائل پر مشتمل 3 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں:

طواف کے فضائل

1. جس نے غُسل کر طواف کے 7 پھیرے کئے اور پھر 2 رَکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور طواف کرتے ہوئے آدَمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اور دس دَرَجات بُلند کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۴۴۶۲)

2. جو بیتُ اللہ کے طواف کے 7 پھیرے کرے اور اُس میں کوئی لَغْو (یعنی بیہودہ) بات نہ کرے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۳۶۰ حدیث ۸۴۵)

3. جس نے 50 بار بیتُ اللہ شریف کا طواف کیا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے اس دن کہ (اپنی) ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (جامع الترمذی، ابواب الحج، باب ماجاء فی فضل الطواف، حدیث ۸۶۶، ص ۱۷۳۳)

ہر برس کاش! آ کے مکّے میں
لُطف اُٹھاؤں طواف کا یاربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص 81)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4) مسجِدُ الحرام شریف مَکَّۂ مُکرمہ میں ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000)

نَمازوں کے برابر ہے، جیسا کہ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کا ثواب

حضرتِ سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نَماز پڑھنا مسجدِ حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجدِ حرام میں ایک نَماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نَمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔ (مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللّٰہ، رقم، ۱۴۷۰۰، ج ۵، ص ۱۰۸)

(5) آبِ زم زم کا کُنواں بھی یہیں پر واقع ہے۔

آبِ زم زم کی برکتیں

آبِ زم زم کی برکتیں بیان کرتے ہوئے نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیوگے تو اللہ پاک تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ پاک تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ پاک تمہاری پیاس بجھادے گا۔ (اس حدیثِ پاک کے راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب له، ۲/ ۱۳۲، رقم: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی

اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۰)

(6) **حَجَرِ اَسود اور مقامِ اِبراہیم** بھی اسی شہرِ مُقدس مَکَّۂ پاک میں ہیں۔

حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم

حجرِ اَسوَد جنّتی پتّھر ہے، رُکن (یعنی حجرِ اَسود) اور مَقامِ (ابراھیم) دو "جنّتی یاقُوت" ہیں۔ پہلے بَہُت نورانی تھے۔ اللہ پاک نے اِن کا نور چھُپا دیا اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ مشرِق و مغرِب کو چمکاتے۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۱ ص ۶۳۰) جب سنگِ اَسوَد دیوارِ کعبہ میں قائم کیا گیا تو اس کی روشنی چاروں طرف دُور تک جاتی تھی، جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہاں تک حرم کی حُدُود مقرر ہوئیں، جس میں شکار کرنا منع ہے اور سنگِ اَسوَد کا رنگ بالکل سفید تھا، گنہگاروں کے ہاتھوں سے سیاہ ہو گیا۔ (ایضاً ص ۶۸۱، ۶۸۰)

حُضور سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے چُوما ہے۔ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے حَجَرِ اَسود! میں جانتا ہوں تُو پتّھر ہے، نَفْع و نقصان کا مالک نہیں، اگر میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تجھے چُومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چُومتا۔

(بلد الامین ص ۶۱)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: روزِ قیامت یہ پتّھر اُٹھایا جائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، زَبان ہو گی جس سے بولے گا اور اپنے اِستِلام کرنے والے کی حق میں گواہی دے گا۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۸۶ حدیث ۹۶۳)

اس کا مَس کرنا (یعنی چُھونا) گناہوں کو مِٹاتا ہے، اِعلانِ نُبُوَّت سے پہلے بھی یہ پتّھر مبارک نبی پاک

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کہتا تھا، اس پتّھر شریف کو پھر ایک مرتبہ اپنی اَصْل شَکْل پر کر دیا جائے گا، قِیامت کے دن اس کا حَجْم (یعنی جسامت) جَبَلِ ابی قُبَیس جتنا ہو گا۔ (بلد الامین ص ۶۲ والجامع اللطیف لابن ظھیرۃ ص ۳۸،۳۷)

(7) **صَفا مَروَہ** بھی اسی شہر میں ہیں۔ یہ دونوں پہاڑ اللہ پاک کی نشانیوں میں سے ہیں، چُنانچِہ اللہ پاک پارہ 2 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 158 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۵۸﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۵۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صِلہ دینے والا خبردار ہے۔

مِیقات کا بیان

(8) **مِیقات** کے باہَر سے آنے والے بِغیر اِحرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہو سکتے۔

میقات کی تعریف

مِیقات اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکۂ معظمہ جانے والے آفاقی کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو۔ یہاں تک کہ مکۂ مکرمہ کے رہنے والے بھی اگر میقات کی حدود (مثلاً طائف یا مدینہ منورہ) جائیں تو انہیں بھی اب بغیر احرام مکہ پاک آنا ناجائز ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۶۳)

(9) دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں مَکَّۂ پاک حاضِر ہوتے ہیں۔

(10) جو اِس شہرِ مُقَدَّس میں داخِل ہو جائے اَمن پانے والا ہو گا، چنانچہ

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 126 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا تَرجَمۂ کنز الایمان: اور جب عَرض کی اِبراہیم نے کہ اے ربّ میرے اِس شہر کو اَمان والا کر دے۔ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۶)

(11) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ دن کا کچھ وَقْت یہاں کی گرمی پر صَبْر کر لینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کیا جاتا ہے، چنانچہ

مکے کی گرمی پر صَبْر کی فضلیت

نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مَنْ صَبَرَ عَلٰی حَرِّ مَكَّةَ سَاعَةً مِّنْ نَهَارٍ تَبَاعَدَتْ مِنْهُ النَّارُ یعنی جو شخص دن کے کچھ وَقت مکّے کی گرمی پر صَبْر کرے جہنَّم کی آگ اُس سے دُور ہو جاتی ہے۔ (اخبار مکۃ، ۲/ ۳۱۱، حدیث: ۱۵۶۵)

غارِ حرا

(12) یہاں غارِ حرا ہے، جہاں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی نازِل ہوئی، تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ظُہُورِ رِسالت سے پہلے غارِ حرا میں ذِکْر و فِکْر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ قِبْلَہ رُخ واقع ہے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، جو کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ سے مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ تک 5 آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارَک مسجدُ الحرام سے جانِبِ مشرِق تقریباً 3 میل پر واقِع "جَبَلِ حرا" پر ہے، اِس مبارَک پہاڑ کو جَبَلِ نُور بھی کہتے ہیں۔

"غارِ حرا" غارِ ثَور سے افضل ہے کیونکہ غارِ ثَور نے تین (3) دن (Three Days) تک سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم چُومے جبکہ غارِ حرا رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے زیادہ عرصہ مُشَرَّف ہوا۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۴۱)

پھر عرب کی حسیں وادیاں ہوں کاش! مکّے کی شادابیاں ہوں
مجھ کو دیدار ثَور و حِرا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۲۸)

(13) مَکَّۂ پاک کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہاں پر ہر **موسم کے پھل** (Fruits) ملتے ہیں۔

(14)(15) **مِعراجُ النَّبی** اور **چاند کے دو ٹکڑے** ہونے کے معجزات اِسی شہر میں ظاہِر ہوئے۔

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

کفارِ مکہ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے **معجزہ طلب** کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا ایک ٹکڑا "جبلِ ابو قُبَیس" پر نظر آیا اور دوسرا ٹکڑا "جبلِ قُعَیْقِعَان" پر دیکھا گیا۔ اس طرح چاند کو دو پارہ کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کفارِ مکہ کو دکھا دیا اور فرمایا کہ تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔ (تفسیر جلالین، ص ۴۴۰، پ ۲۷، القمر: ۱)

(17) دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ جَبَلِ اَبِی قُبَیس یہیں واقع ہے۔

جَبَلِ ابو قُبَیس

جَبَلِ اَبُو قُبَیس دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے، جو مسجِدُ الحَرام کے باہَر صَفا و مَروہ کے قریب واقع ہے۔ اِس پہاڑ پر دُعا قبول ہوتی ہے، اَہلِ مَکَّہ قَحط سالی کے موقع پر اِس پر آ کر دُعا مانگتے تھے۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ **حَجَرِ اَسوَد** جنّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا۔ (الترغیب والترھیب، ۲/۹۴، حدیث: ۱۷۸۲) اِس پہاڑ کو **"اَلْاَمِین"** بھی کہا گیا ہے کہ **"طُوفانِ نُوح"** میں حَجَرِ اَسوَد اِس پہاڑ (Mountain) پر بحفاظت تمام تشریف فرما رہا، ایک روایت کے مطابق کعبے شریف کی تعمیر کے موقع پر اِس پہاڑ نے حضرت سَیِّدُنا اِبراھیم عَلَیْہِ السَّلام کو پُکار کر عَرض کی: "حَجَرِ اَسوَد اِدھر ہے۔"

(بلدالامین، ص ۲۰۴ ملخصاً)

منقول ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر **چاند** کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ پہاڑوں کے دَرمِیان گھرا ہُوا ہے چُنانچِہ اِس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا پہلی (دوسری اور تیسری) رات کے چاند کو ہِلال کہتے ہیں لہٰذا اِس جگہ پر بَطورِ یادگار **مسجِدِ ہِلال** تعمیر کی گئی۔ بعض لوگ اِسے **مسجِدِ بِلال** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہتے ہیں۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۳۸ ملخصاً)

جَبَلِ نُور و جَبَلِ ثَور اور اُن کے غاروں کو سلام نُور برساتے پہاڑوں کی قِطاروں کو سلام

(وسائلِ بخشش، ص ۶۰۸)

(18) پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں اپنی **حیاتِ ظاہِری کے 53 برس** گزارے۔

(19) حضرت سَیِّدُنا امام **مَھْدِی** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظُہور **مکّے شریف میں** ہی ہو گا۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۰۰ ملخصاً)

مکّے کی حَسِیں شام کی دیکھوں میں بہاریں پھر دیکھوں مدینے کی شہا صُبح دل آرا

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۷۰)

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّے مدینے کی زیارت اور وہاں کے نُوربار مقاماتِ مقدسہ کی زِیارت کی کُڑھن بڑھانے اور اچھوں کی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں اپنا حصہ ملایئے، ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مَدَنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد (Advantages) ہیں، مثلاً **ہفتہ وار اجتماع** کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی سعادت حاصِل ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات وسلام** کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔ ☆ **ہفتہ وار اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مددگار ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قَبول ہوتی ہیں ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرتِ مُبارَکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔ جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اِجتماع** میں شرکت کرتے ہیں، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں کہ

جو پابند ہے اِجتماعات کا بھی　　میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! بَطورِ ترغیب ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور اِجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی نِیّت بھی کیجئے، چنانچہ

خوابِ غفلت سے بیداری

کھڑی شریف (کشمیر) کے ایک علاقے پُل عطاری (پُل منڈا) میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بے عَمَلی کی زندگی گزار رہے تھے۔ نماز روزوں کے مُعامَلے میں سُستی کرنا اور بَدْاَخلاقی سے پیش آنا اُن کا معمول بن چُکا تھا۔ نہ حُقُوقُ اللہ کا پاس تھا نہ ہی حُقوق العِباد یعنی بندوں کے حُقوق کا لحاظ۔ ایک اسلامی بھائی اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر وہ ٹال دیا کرتے تھے اور یوں کم وبیش 10 سال گزر گئے۔ ایک دفعہ اُنہی کے ایک دوست (Friend) نے اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی ایسی منظر کشی کی کہ اُن کے دل میں بھی شرکت کی خواہش پیدا ہوئی اور اگلے ہی ہفتے وہ اُن کے ساتھ اِجتماع میں جا پہنچے۔ اِجتماع میں بہت سُکون ملا۔ پُرسوز بَیان اور رِقّت اَنگیز دعا سے دل میں بہت اَثر ہوا، پھر وہ بھی پابندی سے شریک ہونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا چہرہ سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سے جگمگانے لگا۔ اِجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتیں لُوٹنے کا موقع مِلا اور وہ بھی سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ کریم اُنہیں اِستقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخِرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَرَمَیْن شَرِیْفَین کی حاضِری کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنے کا ایک اور ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں کیونکہ یہ

حضرات مکّے مدینے کی سرزمین سے سچّی عقیدت و مَحبّت فرمایا کرتے تھے، اِن مقامات سے اِن کی مَحبّت کا اندازہ اِس بات سے لگائیے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوُجود بھی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کے فُیوض و بَرَکات حاصِل کرنے کی غَرَض سے زندگی (Life) کا کثیر حِصّہ شہرِ محبوب کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال اِستِقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کے فیضان سے فیضیاب ہونے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور دینِ مَتین کا پیغام عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اِسلامی کم و بیش 104 شُعْبَہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے۔ مجلسِ حج و عمرہ، حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ مدنی تَرْبِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم کی گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَرْبِیَت یافتہ مُبَلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی مدنی تَرْبِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلِّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیر

اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں ”رَفِیْقُ الْحَرَمَین“ اور ”رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن“ بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ پاک کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحْسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہوجائیں۔ اللہ پاک مجلس حج و عمرہ کو مزید برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے سنا کہ

☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت کو قرآنِ کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی شان و عظمت احادیثِ مبارکہ میں بیان ہوئی ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں دجال داخل نہیں ہوسکے گا۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں داخل ہونے والا امن پانے والا ہوجاتا ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی زمین آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسندیدہ زمین ہے۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فضیلت و برکت والے کئی مقامات موجود ہیں۔ ☆ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں ہی امام مہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ظہور ہوگا۔ اللہ پاک ہمیں حرمینِ طیبین کی بار بار باادب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ

جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

سفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"ابُوجہل کی موت"** صَفحہ نمبر 21 سے سَفر کرنے کی سُنّتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۴۰۰ ملخصًا) ☆سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سیِّدُنا جُبَیر بِن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سفر میں اپنے سب رُفَقا سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے روانگی سے پہلے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی: (1) سورۂ کفرون (2) سورۂ نصر (3) سورۂ اخلاص (4) سورۂ فلق (5) سورۂ ناس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی اِبتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخِر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے، (اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسْمِ اللّٰہ شریف چھ بار) سَیِّدُنا جُبَیر بِن مُطْعِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو (سب رُفقا سے) بدحال ہو جاتا، جب سے یہ سورتیں سفر سے قبل ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی بَرَکت سے واپسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا۔(ابویعلی، ۲۶۵/۶، حدیث: ۷۳۸۲) ☆آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے۔(بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۱۰۵۱/۱) ☆راستے کی چڑھائی کی طرف یا سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے، بس وغیرہ جب سڑک کی اُونچی جانِب جارہی ہو تو "اَللّٰہُ اَکْبَر" اور سیڑھیوں یا ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰہ کہئے ☆منزل پر اُترتے وَقْت یہ پڑھئے: اَعُوْذُ

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط ترجَمہ: میں اللہ کریم کے کامِل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شَر سے پناہ مانگتا ہوں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچے گا۔(الحِصنُ الحَصین، ص۸۲)☆دورانِ سفر بھی نَماز میں ہر گز کوتاہی نہ ہو،☆راستے میں بس خراب ہوجائے تو ڈرائیور یا مالِکان بس وغیرہ کو کوسنے اور بک بک کرکے اپنی آخِرت داؤپر لگانے کے بجائے صَبر سے کام لیجئے اور جنَّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود میں مشغول ہوجایئے☆بھیڑ کے موقع پر کسی ضعیف(کمزور)یا مریض کو دیکھیں تو بہ نِیَّتِ ثواب اُس کو بس وغیرہ میں بَاِصرار اپنی نِشَست پیش کردیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "بریلی سے مدینہ" میں نقل فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: "فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔" (فردوس الاخبار ج ۲ ص ۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴ دار الکتاب العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

❁ نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں

گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللہ، تُوبُوْا اِلَی اللہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۃُ النَّحل، آیت 125: اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃ۔ یعنی ”پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو“ میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت بنانے کی خاطر حتّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے حج بیت اللہ کے سفر پر جانے والے خوش نصیبوں کے واقعات بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں، نیز حرمینِ طیبین کے فضائل اور وہاں کی حاضری کے آداب اور احتیاطیں بھی آپ کے گوش گزار کروں گا۔ بیان کے آخر میں زُلفوں اور سر کے بالوں سے متعلق مدنی پھول بھی بیان کروں گا۔ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔

جب بُلایا آقا نے خود ہی انتِظام ہو گئے

ایک پرہیز گار شخص کا بیان ہے: ''میں مُسلسل تین سال سے حج کی دُعا کر رہا تھا لیکن میری حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسِمِ بہار تھا اور دل آرزوئے حرم میں بے قرار تھا۔ ایک رات جب میں سویا تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خواب میں جنابِ رسالتِ مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت سے شَرَفیاب ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔'' میری آنکھ کُھلی تو دل خوشی سے جھوم رہا تھا، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ میٹھی میٹھی آواز کانوں میں رَس گھول رہی تھی، ''تم اِس سال حج کیلئے چلے جانا۔'' بارگاہِ نبوّت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، میں بہت شاداں وفَرحاں تھا۔ اچانک یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ (یعنی سفر کا خرچ) تو ہے نہیں! اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہو گیا۔ دوسری شب محبوبِ رب، شَہَنْشاہِ عرب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں پھر زیارت ہوئی، لیکن میں اپنی غُربت کا ذکر نہ کر سکا۔ اِسی طرح تیسری رات بھی خواب میں بارگاہِ رسالت سے حکم ہوا: ''تم اِس سال حج کو چلے جانا۔'' میں نے سوچا اگر مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ

وسلَّم چوتھی بار خواب میں تشریف لائے تو میں اپنی مالی حالت کے متعلق عرض کر دوں گا۔

آہ! پلے زر نہیں رختِ سفر سرور نہیں
تم بلالو تم بُلانے پر ہو قادِر یا نبی

چوتھی رات پھر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے غریب خانے میں جلوہ گری فرمائی اور ارشاد فرمایا: ”تم اِس سال حج کو چلے جانا۔“ میں نے دَسْتْ بَسْتہ عرض کی: ”میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم! میرے پاس اَخراجات نہیں ہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”تم اپنے مکان میں فُلاں جگہ کھودو وہاں تمہارے دادا کی زِرَہ موجود ہو گی۔“ اِتنا فرما کر سلطانِ بَحْر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے۔ صُبْح جب میری آنکھ کُھلی تو میں بہت خوش تھا۔ نَمازِ فَجر کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرَہ موجود تھی وہ بِالکل صاف سُتھری تھی گویا اُسے کسی نے استعمال ہی نہ کیا ہو! میں نے اُسے چار ہزار دینار میں بیچا اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شَہَنْشاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ عنایت سے اسبابِ حج کا خود ہی انتِظام ہو گیا۔ (عیون الحکایات ص ۳۲۶ ملخصًا)

جب بُلایا آقا نے
خود ہی انتِظام ہو گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے پیارے مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے کس شانِ

کریمی سے اپنے عاشقِ زار کی مدد فرمائی اور کیسے ذوق افزاء انداز میں اپنے عاشقِ صادق کی مشکل کُشائی فرمائی، حاضری کی اجازت بھی مرحمت فرمائی اور خواب میں شربتِ دید سے مُسْتَفِیْض فرما کر زادِ راہ بھی عطا فرمادیا۔

تو کریم ہی جو ٹھہرا تو کرم کے کیا ٹھکانے
جو نوازنے پہ آئے تو نواز دے زمانے

اس حکایت سے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے علمِ غیب کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ علمِ غیب سے نہ صرف یہ بتادیا کہ زِرَہ کہاں رکھی ہے، بلکہ یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ وہ زِرَہ کس کی ملکیت میں ہے؟ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

سرِ عرش پر ہے تری گزر، دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے دل میں عشقِ مُصطفی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی شمع جلائے رکھیں، حج وزیارتِ مدینہ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے شوق کو دل میں بسائے رکھیں اور سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی نظرِ کرم پر امید رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم گناہگاروں پر

بھی ضرور نظرِ عنایت ہو گی اور ایک دن ہم بھی جانبِ مدینہ رواں دواں ہوں گے۔

بڑی امید ہے سرکار قدموں میں بلائیں گے
کرم کی جب نظر ہو گی مدینے ہم بھی جائیں گے

فائدہ ہی فائدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھیے کہ حج و عمرہ اور مدینے کی حاضری کے ارادے سے جانا بڑی خوش قسمتی اور نصیب کی بات ہے، یقیناً یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت بھی ہے کہ زائرِ حرمین طیبین پر تمام سفر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت کی بارش ہوتی ہے، قدم قدم پر نیکیوں کی سعادت نصیب ہوتی ہیں اور جب زائرِ حَرَمَیْن طَیِّبَیْن، زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً میں پہنچ جاتا ہے تو گویا اسکے مُقدَّر کا ستارہ اپنے عُروج پر ہوتا ہے۔ زَہے نصیب! کہ اس پاک سفر میں موت آجائے اور بقیعِ پاک میں ہی مدفن مل جائے تو اس کی خوش نصیبی کے کیا کہنے۔ اور اگر واپسی آنا پڑ جائے تو دوبارہ جانے کی تمنا دل میں ہونا بھی ایک خُوشگوار کیفیت ہے۔ الغرض وہاں رہ کے مرنا نصیب ہو جائے یا کہیں راستے میں موت آجائے یا واپس آنا مُقدَّر بن جائے بہر صُورت فائدہ ہی فائدہ ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: "یہ گھر اسلام کا سُتون ہے، جو حج یا عمرہ کرنے والا اپنے گھر سے بیتُ اللہ شریف کے اِرادے سے نکلے، اگر اس کی روح قبض ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنت میں داخل فرمادے، اور اگر وہ (حج کرکے) پلٹا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔" (المعجم

الاوسط، الحدیث ۹۰۳۳، ج۶، ص ۳۵۲۔ فردوس الاخبار للدیلمی، باب الھاء، الحدیث ۷۲۰۸، ج۲، ص ۳۸۲)

حضرتِ سیدنا اَنس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا، "جو شخص دو حرموں (یعنی مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اُٹھایا جائے گا اور جو ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زِیارت کرنے آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہو گا۔" (شعب الایمان، باب فی مناسک فضل الحج والعمرۃ، رقم ۴۱۵۸، ج۳، ص ۴۹۰)

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمر رِضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا، "جو مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔" (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، رقم ۳۹۴۳، ج۵، ص ۴۸۳)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حرمین طیبین میں مرنے والے کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے لوگوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے اور روزِ قیامت سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی شفاعت کے ساتھ ساتھ آپ کا پڑوس بھی عطا فرمائے گا۔ یاد رکھئے! حاضریِ مکہ و مدینہ کے لیے سفر پر جانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے، جسے یہ سفر مبارک میسر آجائے تو اسے اس کی حد درجہ تعظیم کرنی چاہیے۔ دنیا کے دیگر سفروں کی طرح اس سفر کو بھی محض سیر و تفریح سمجھ کر اس کے مبارک لمحات کو فُضولیات میں برباد

نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کی عَظَمت واَہَمِیَّت کو سمجھنا چاہیے۔ اس سفر کی عَظمت وشان بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں:

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ

او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے (حدائق بخشش ص ۲۱۸)

شرح کلام رضا: یعنی اے وہ شخص کہ جو اس سفر کی عَظمت سے غافل ہو کر عازمِ مکہ و مدینہ زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً ہے سنبھل جاؤ! کیونکہ یہ وہ سفر ہے اسکی منزل عزیز از جان مدینہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً ہے اور یہ سفر تو ایسا ہے کہ اس میں پاؤں کی بجائے آنکھ اور سر کے بل آنا چاہیے نہ کہ غافل ہو کر اور اپنے حال میں مست ہو کر۔

(شرح حدائق بخشش، ص ۶۰۵ ملخصًا)

ہمیں چاہیے کہ جب اس مبارک سفر پہ جانے کی سعادت نصیب ہو تو اس کی تعظیم بجالاتے ہوئے اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کوئی ایسی بات نہ سرزد ہو جائے کہ جس کے سبب سارا سفر ہی بیکار ہو جائے۔ بعض نادان لوگ ان مُقدّس مَقامات پر بھی مَذاق مَسخَری سے باز نہیں آتے اور دنیا جہان کی باتوں میں مشغول رہ کر ان کا تَقَدُّس پامال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ نجانے ایسے لوگوں کی ان حرکتوں سے کتنوں کے حج و عمرہ خراب ہوتے ہوں گے اور ان کے ذَوق وشَوق میں خلل پیدا ہوتا ہو گا۔ اس سفر کی عظمت ورفعت جاننے کے لیے اولیاء وبزرگانِ دین رحمھم اللہ المبین کا عمل ملاحظہ کیجئے کہ انکی برکتوں سے دیگر زائرین بھی فیضیاب ہوتے تھے اور انکے صدقے باقی تمام حاجیوں کے حج بھی قبول ہو جاتے

تھے۔چنانچہ

(1)چھ کے صدقے چھ لاکھ کا حج قبول کر لیا گیا

حضرتِ سیِّدُنا علی بن مُوَفَّقْ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد میں مسجدِ خیف و منیٰ کے درمیان سو گیا۔ میں نے آسمان سے اُترتے دو فرشتے دیکھے، ایک نے دوسرے سے کہا: "اے اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے کہ اس سال کتنے لوگوں نے بیت اللہ شریف کا حج کیا؟ تو اس نے کہا: "نہیں۔" پھر پہلے نے خود ہی بتایا: "چھ لاکھ افراد نے۔" پھر اس نے پوچھا: "کیا تو جانتا ہے کہ کتنے افراد کا حج قبول ہوا؟" اس نے جواب دیا: "نہیں۔" تو اس نے بتایا کہ اس بار صرف چھ افراد کا حج قبول ہوا ہے۔ پھر وہ دونوں فضا میں پرواز کر گئے۔ میں بیدار ہوا اس حال میں کہ میں ڈر رہا تھا۔ میں نے کہا: "ہائے افسوس! میں ان چھ میں سے کہاں ہوں گا؟" جب میں نے عرفات میں وقوف کیا اور مُزْدَلِفَہ میں رات گزاری تو انہی دونوں فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حسبِ عادت آسمان سے نازل ہوئے۔ ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور کہا: "اے اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے کہ تیرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ نے اس رات کیا فیصلہ فرمایا ہے؟" اس نے کہا: "نہیں" تو پہلے نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چھ مَقْبُولین میں سے ہر ایک کی وجہ سے ایک ایک لاکھ کو بخش دیا اور تمام کا حج قبول فرما لیا ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور مجھے اتنی خوشی تھی کہ جس کو اللہ عزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا، کیونکہ تمام حجاج کا حج قبول فرما لیا گیا اور جو دو کرم سے نوازا گیا اور کسی کو بدبخت و محروم نہ کیا گیا۔ (الروض الفائق ص ۶۰)

(2)مایوس نہ ہونے والا حاجی

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دِینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ایک عابد کہتے ہیں: میں مُتواتِر کئی سال تک حج کی سَعادتِ عُظمیٰ سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَرَوِیش کو کعبۂ معظمہ کا دروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ "لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْك" کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی: "لا لبیك"۔ میں نے چودھویں سال اُس شخص سے پوچھا: اے دَرَوِیش تو بَہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: "میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔" میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اُس نے کہا: یا شیخ! میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اگر بجائے 14 سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار بار یہ جواب "لالبیك" سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اٹھاؤں گا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گرا، اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اُس میں لکھا تھا: "اے مالِک بن دِینار! تُو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے کئی سال کے حج قَبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِسی کی پکار کی بَرَکت سے قَبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے مَحروم نہ جائے۔"

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے منہ میاں مٹھّو بننے والے حاجیوں کے لئے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر اس کا خاص فضل ہوتا ہے، کیونکہ یہ نیک لوگ خالص اسی کی رضا و خُوشنُودی حاصل کرنے کے لیے عمل کرتے ہیں جبھی ان

کے اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبولیت کے ایسے درجہ پر فائز ہوتے ہیں کہ ان کے ریاکاری سے پاک اور اخلاص سے بھرپور نیک اعمال کے صدقے اللہ عزوجل دوسروں کے اعمال بھی قبول فرمالیتا ہے ۔جبکہ ہمارا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ ہمارے اخلاص ورضائے الٰہی کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض مالدار افراد کہ جو بار بار حج وعمرہ کو جاتے ہیں اوران کی گنتی خوب یاد رکھتے ہیں۔اور بارہا بِغیر ضَرورت اور بے پوچھے لوگوں کو اپنے حج وعمرہ کی تعداد بتاتے اور سفر مدینہ کے "کارنامے" سناتے ہیں، اسی طرح حطیم شریف کا داخِلہ بھی حالانکہ عین کعبۂ مُشَرَّفہ ہی کا داخِلہ ہے جو ہر ایک کو نصیب ہو سکتا ہے مگر اس کا تذکِرہ کوئی نہیں کرتا اور اگر کسی کو دروازۂ کعبہ کے اندر داخِل ہونا نصیب ہو جائے یا کسی مُلک کے سربراہ کے ساتھ سُنَہری جالیوں کے اندر حاضِری کی سعادت مل جائے تو اپنے مُنہ سے اپنے فضائل بیان کرتے نہیں تھکتا۔ اِسی طرح بعض لوگ اپنے فضائل اس طرح بیان کرتے بھی سنائی دیتے ہیں کہ " صاحِب! وہاں تو ہم نے جو مانگا وہ ملا، ہر تمنّا پوری ہوئی، فُلاں کی ملاقات کی خواہِش ہوئی تھوڑی ہی دیر میں مل گئے وغیرہ"۔ اس طرح اپنے مُنہ "میاں مٹھو" بن کر یہ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ اس سے ہمارا وَقار بُلند ہو گا اور یہ واقعات ہمارے حج اور عمرے کی قبولیت پر دلیل ہوں گے۔ حالانکہ ایسا ہونا ضَروری نہیں، ہو سکتا ہے بعض لوگ اس کا مطلب یہ بھی لیتے ہوں کہ "یہ حاجی صاحِب" مقاماتِ مُقدّسہ کی عَظَمت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی 'کرامت' بھی سنا رہے ہیں! ہاں بطورِ تحدیثِ نعمت یا دوسروں کو رغبت دلانے کی نیّت سے اپنے اوپر ہونے والے انعاماتِ الٰہیّہ کے تذکرے میں حَرَج نہیں۔ لیکن پھر بھی اس سے بچنا چاہیے۔ ہر ایک کو اپنی نیّت پر غور کرلینا ضَروری ہے کہ میں فُلاں بات

کیوں کہنے لگا ہوں۔ اگر بتانے میں آخِرت کی بھلائی کا پہلو ہے تو بولے ورنہ چُپ رہے۔ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قِیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے۔" (بُخاری ج۴ص ۱۰۵ حدیث ۶۰۱۸)

کیا اپنے حج وعمرہ کی تعداد بیان کرنا گناہ ہے؟

اگر کوئی صرف تَحَدُّثِ نعمت (یعنی اپنے اوپر نعمتِ الٰہی کی خبر دینے) کیلئے اپنے حج کی تعداد بیان کرے تو حَرَج نہیں مگر عِلْمِ دین اور صُحبتِ اَخْیار (اچھے لوگوں کی سنگت) کی کمی کے باعث فی زمانہ اصلاحِ نیّت بے حد دشوار اور رِیاکاری کا خطرہ شدید ہے۔ فرض کیجئے! آپ نے بِغیر پوچھے کسی کو بتادیا کہ "میں نے دو حج کئے ہیں۔" اس پر اگر وہ پوچھ بیٹھے کہ جناب! مجھے بتانے کی ضَرورت کیسے پیش آئی؟ اب اگر آپ نے گھبرا کر کہہ دیا کہ تحدیثِ نعمت (اللہ عزوجل کی نعمت کا چرچا کرنے) کیلئے عرض کیا ہے۔ اِس پر ہو سکتا ہے کہ سائل خاموش ہو جائے، مگر غور فرمالیجئے! کیا یہ کہتے وَقْت کہ "میں نے دو حج کئے ہیں" واقعی آپ کے دِل میں تحدیثِ نعمت یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا چرچا کرنے کی نیّت تھی؟ اگر تھی پھر تو ٹھیک ورنہ جھوٹ کے گناہ کا وَبال سَر پڑا اور "دِل میں کچھ زَبان پر کچھ" کی وجہ سے نِفاق اور بتاتے وَقْت اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل میں ریا اور دکھاوے کا ارادہ تھا تو رِیاکارانہ عمل کو تحدیثِ نعمت میں کھپانے کی "ریاکاری در ریاکاری" کا الزام مزید بر آں۔ مَدَنی التِجا ہے کہ زَبان پر قُفلِ مدینہ لگانے کی کوشش کیجئے کہ زَبان کی بظاہِر معمولی نظر آنے والی لغزش بھی جہنَّم میں جھونک سکتی ہے!

دو حج ضائع کر دیئے

مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں مَدعُو تھے میزبان نے اپنے خادِم سے کہا: اُن برتنوں میں کھانا کھلاؤ جو میں دوسری بار کے حج میں لایا ہوں، سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سُن کر فرمایا: مسکین! تو نے ایک جُملے میں دو حج ضائع کر دیئے! (احسن الوعاء لآداب الدعاء ص ۱۵۷)

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت
نہ نزدیک آئے ریا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مکۃ المکرمۃ زادھا اللہ شرفاً وتعظیما کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اے کاش! ہماری زندگی میں وہ مبارک لمحات آئیں کہ ہمیں بھی مکۂ معظمہ زادھا زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی حاضری نصیب ہو اور وہاں کعبۃ اللہ شریف کی زیارت و طواف کے حسین مناظر دیکھنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے مُقدّس مقامات کی زیارتوں سے محظوظ ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَکَّۃُ المکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا ایسا بابَرَکت اور صاحِبِ عَظَمت شہر ہے کہ ہر مسلمان اس کی حاضِری کی تمنّا و حسرت رکھتا ہے۔ آیئے احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں اس شہرِ مُقدّس کے چند فضائل سنتے ہیں۔

مکے کی گرمی پر صبر کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزَنِ

جود و سخاوت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو مکہ کی گرمی پر ایک گھڑی صبر کریگا جہنم اس سے ایک سو سال کی مسافت دور ہو جائے گی۔" (اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر الصبر علی حر مکۃ، الحدیث ۱۵۶۵/ ۱۵۶۶، ج۲، ص310-311)

حضرتِ سیِّدنا سعید بن جُبَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص ایک دن مکے میں بیمار ہو جائے اللہ عزوجل اسے اس نیک عمل کا ثواب عطا فرماتا ہے جو وہ سات سال سے کر رہا ہوتا ہے (لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکتا ہو) اور اگر وہ (بیمار) مسافر ہو تو اسے دُگنا اَجر عطا فرمائے گا۔ (ایضاً)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'جس شخص کی حج یا عمرہ کرنے کی نیت تھی اور اسی حالت میں اسے حَرَمین یعنی مکے یا مدینے میں موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اسے بروزِ قیامت اِس طرح اٹھائے گا کہ اُس پر نہ حساب ہو گا نہ عذاب، ایک دوسری روایت میں ہے: وہ بروزِ قیامت اَمن والے لوگوں میں اُٹھایا جائیگا۔

(مصنف عبد الرزاق ج۹ ص ۱۷۴ الحدیث ۱۷۴۷۹)

مکۃ المکرمۃ میں محتاط رہیے

مکۃ المکرمۃ زادہا اللہ شرفا و تعظیما میں ہر دَم رَحمتوں کی چھما چھم بارِشیں برستی ہیں، لُطف و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا، مانگنے والا کبھی محروم نہیں لوٹتا۔ حرمِ مکّہ مکرّمہ میں ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہے مگر یہ بھی یاد رہے کہ وہاں کا ایک گناہ بھی لاکھ گُنا ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! یہ جاننے کے باوُجود بھی وہاں بِلا تکلُّف گناہوں کا اِرتِکاب کیا جاتا ہے، مَثَلاً قِبلہ رُخ یا قبلے کو پیٹھ کئے اِستِنجا کرنا حرام ہے،

نیز بدنگاہی، داڑھی مُنڈانا، غیبت، چغلی، جھوٹ، وعدہ خِلافی، بِلاوجہِ شَرعی مسلمان کی دِل آزاری، غصّے کا گناہ بھر انفاذ، اِیذادِہ تَلخ کلامی وغیرہا جَرائم کرتے وَقت اکثر لوگوں کو یہ اِحساس تک نہیں ہوتا کہ ہم جہنَّم کا سامان کر رہے ہیں۔ آہ! حَرَمِ مکّۂ پاک میں اگر صِرف ایک بار جھوٹ بول لیا، بِلا اجازتِ شَرعی کسی ایک فرد کی دِل آزاری کر ڈالی، ایک مرتبہ غیبت یا چُغلی کا اِرتِکاب کیا تو کسی اور مقام پر گویا ایک ایک لاکھ بار یہ گناہ صادِر ہوئے! تو شاید وطن میں زندگی بھر بھی کوئی یہ گناہ لاکھ بار نہیں کر پاتا ہو گا۔ لہٰذا ہمیں ان گناہوں سے بچتے ہوئے حرمِ پاک میں زیادہ سے زیادہ عبادت و تلاوت اور طوافِ کعبہ میں مشغول رہنا چاہیے۔ آیئے کعبۂ مُشرَّفہ کے طواف کرنے والوں کی بخشش کی ایک بہت ہی پیاری روایت سنتے ہیں۔

کعبہ سونے کی زنجیروں میں باندھ کر مَحشر میں لایا جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”تَورات شریف“ میں ہے کہ اللہ عزوجل بَروزِ قِیامت اپنے سات لاکھ مُقرَّب فِرِشتوں کو بھیجے گا جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں سونے کی ایک زَنجیر ہو گی اللہ عز وجل فرمائے گا: ”جاؤ! اور کعبہ ان زنجیروں میں باندھ کر مَحشر کی طرف لے آؤ،“ فِرِشتے جائیں گے اُسے زنجیروں سے باندھ کر کھینچیں گے اور ایک فِرِشتہ پکارے گا: ”اے کعبۃَ اللہ! چل۔“ تو کعبۂ مبارَکہ کہے گا: ”میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سُوال پورا نہ ہو جائے۔“ فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: ”تُو سُوال کر!“ تُو کعبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے گا: ”اے اللہ عز وجل! تُو میرے پڑوس میں مدفون مؤمنین کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما۔“ تو کعبہ شریف ایک

آواز سنے گا: ”میں نے تیری درخواست قَبول فرمالی ۔“ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ”پھر مکّۂ مکرّمہ زادہا اللہ شرفاوتعظیما میں دَفن ہونے والوں کو اُٹھایا جائے گا جن کے چِہرے سفید ہوں گے۔ وہ سب اِحرام کی حالت میں کعبے کے گرد جمع ہو کر تَلْبِیَہ (یعنی لبیک) کہہ رہے ہوں گے۔ پھر فرشتے کہیں گے: اے کعبہ !اب چل۔ تو وہ کہے گا: ”میں نہیں چلوں گا، جب تک کہ میری درخواست قَبول ہو جائے۔“ تو فَضائے آسمانی سے ایک فِرِشتہ پکارے گا: تُو مانگ، تجھے دیا جائے گا۔ تو کعبہ شریف کہے گا: ”اے اللہ عزوجل! تیرے گنہگار بندے جو اکٹّھے ہو کر دُور دُور سے غُبار آلود میرے پاس آئے۔ انہوں نے اپنے اَہل و عِیال اور اَحْباب کو چھوڑا، اُنہوں نے فرمانبرداری اور زِیارت کے شوق میں نکل کر تیرے حکم کے مطابِق مَناسکِ حج ادا کئے، تو میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں کہ ان کے حق میں میری شَفاعت قَبول فرما، ان کو قِیامت کی گھبراہٹ سے اَمْن عنایت فرما اور انہیں میرے گِرد جمع کردے۔“ تو ایک فِرِشتہ نِدا دے گا: اے کعبہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہوں نے تیرے طواف کے بعد گناہوں کا ارتِکاب کیا ہو گا اور ان پر اِصرار کر کے اپنے اوپر جہنَّم واجِب کر لیا ہو گا۔ تو کعبہ عَرض کرے گا: ”اے اللہ عزوجل! اِن گنہگاروں کے حق میں بھی میری شَفاعت قَبول فرما جن پر جہنّم واجِب ہو چُکا ہے۔“ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ”میں نے اُن کے حق میں تیری شَفاعت قَبول فرمائی ۔“ تو وُہی فِرِشتہ نِدا کرے گا: جس نے کعبے کی زیارت کی تھی وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے، اللہ عزوجل ان سب کو کعبے کے گرد جَمْع کر دے گا۔ ان کے چِہرے سَفید ہوں گے اور وہ جہنَّم سے بے خوف ہو کر طواف کرتے ہوئے تَلْبِیَہ کہیں گے۔ پھر فِرِشتہ پکارے گا: اے کعبۃُ اللہ !چَل۔ تُو کعبہ شریف (اس

طرح) تلبیہ کہے گا: ”لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ، بِیَدَیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ،“ پھر فرشتے اُس کو کھینچ کر میدانِ محشر تک لے جائیں گے۔(الروض الفائق ص ٦٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجیوں کے لیے حج کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ادا کرنے والے پر فرض ہے کہ وہ حج کے ضَروری مسائل جانتا ہو۔ عُمُوماً حُجّاجِ کرام طواف و سَعی وغیرہ میں پڑھی جانے والی عَرَبی دُعاؤں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں اگرچہ یہ بھی بَہُت اچّھا ہے جب کہ دُرُست پڑھ سکتے ہوں، اگر کوئی یہ دُعائیں نہ بھی پڑھے تو گنہگار نہیں مگر حج کے ضَروری مسائل نہ جاننا گناہ ہے۔ لہٰذا حج کی ادائیگی سے قبل پہلی فُرصت میں اس کے مسائل سیکھنا ضروری ہے۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ کثیر مال خرچ کرنے کے باوجود ہماری نادانی اور مسائلِ حج سے ناواقفیت کی بنا پر ہمارا حج ہی ادا نہ ہو۔ حج کے مسائل اور دیگر اَہم معلومات حاصل کرنے کیلئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب رفیقُ الحرمین مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً خرید فرمائیں، خود بھی پڑھیں اور حج و عمرہ پر جانے والوں کو تُحفۃً پیش کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاجی کے پاس سرمایہ عشق ہونا بہت ضروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاجی جب مَناسکِ حج ادا کر چکے تو اسے چاہیے روضۂ رسول کی حاضری کیلئے مدینۂ طیبہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے سفر سعادت پر روانہ ہوجائے کہ زیارت (روضۂ) اقدس قریب بواجب ہے۔(بہار شریعت) صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مُفْتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہو۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو بغیر زِیارت حج کو جانا سخت مَحْرُومی و قَساوَتِ قلبی ہے اور اس حاضری کو قبولِ حج وسعادتِ دِینی ودُنیوی کے لیے ذریعہ ووسیلہ قرار دے اور حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر محبوب کے دربار میں حاضر ہو یا سرکار میں پہلے حاضری دے کر حج کی مَقْبولیَّت ونُورانیَّت کے لیے وسیلہ کرے۔ غرض جو پہلے اختیار کرے اسے اختیار ہے مگر نیتِ خیر درکار ہے کہ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰی، اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہ ہے، جو اُس نے نیت کی۔

سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زِیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت سے مُشَرَّف ہوا۔" (سنن الدار قطني"، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۶۶۷، ج۲، ص۳۵۱.) اور جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جَفا کی۔ (کشف الخفاء، الحدیث ۲۴۵۸، ج۲، ص۲۱۸)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارک لمحات لائے اور ہم بھی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کے دَربارِ گوہر بار میں حاضِر ہو کر بصد احترام سلام عرض کریں۔ یقیناً ایک عاشقِ صادق کی دِلی تمنا ہوتی ہے کہ اسے دیارِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی حاضری نصیب ہوجائے، زَمان ومَکان کی وُسعتیں سمٹ جائیں، اور وہ جتنی جلدی ہو سکے چمنستانِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم میں پہنچ جائے، وہ

اسی آرزو میں تڑپتا رہتا ہے اور شام و سحر دُعائیں اور التجائیں کرتا ہے، اور پھر جب مدینے کی حاضری کا مُژدۂ جانفزا سنتا ہے تو دِل کی کلیاں مُرجھائی کلیاں کِھل اٹھتی ہیں، شعلۂ عشق بھڑک اٹھتا ہے اور عالَمِ وارفتگی میں اپنی جان نثار کرنے کی خواہش دل میں مچلنے لگتی ہے۔

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جان نو
یہ راہ جان فزا مرے مولی کے در کی ہے
گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سُب گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سل مرے سینے سے سرکی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینہ شریف کی طرف جاتے ہوئے تمام راستے ہو سکے تو ننگے پاؤں، نگاہیں جُھکائے سفر کیجئے، جب مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قریب پہنچ جائیں اور اس کے سبز سبز گنبد اور مینارِ نور بار نظر آئیں تو خوب جوش و خروش اور والہانہ انداز میں دُرودِ پاک کے گجرے نچھاور کیجئے اور روضۂ رسول پر حاضری کے آداب کو بھی ملحوظِ خاطر رکھئے۔

حاضریٔ بارگاہِ اقدس کے آداب

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی روضۂ رسول پر حاضِری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”حاضریٔ مسجدِ (نَبَوِی علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام) سے پہلے تمام ضَروریات سے جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعث ہو، نہایت جلد فارِغ ہو ان کے سِوا کسی بیکار بات میں مشغول نہ ہو معاً وضو و مسواک کرو اور غُسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خُوشبو

لگاؤ اور مُشکِ اَفضل۔ اب فوراً آستانۂ اَقدس کی طرف نہایت خُشوع و خُضوع سے متوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مُنہ بناؤ اور دل کو بزور رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دلی (یعنی دلجمعی) سے رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف اِلتجا کرو۔ اب دَرِ مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضِری کی اجازت مانگتے ہو، بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تن اَدب ہو کر داخل ہو۔ اس وَقت جو اَدب و تَعْظِیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں (اور) دل سب، خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجدِ اَقدس کے نَقْش و نگار نہ دیکھو۔ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضَرور ہو تو جہاں تک بنے کترا جاؤ، وَرنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔" (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۲۲۳)

مزید فرماتے ہیں: "(کہ جب رَوضۂ اَنور کے قریب پہنچے تو) اب اَدب و شوق میں ڈوبے ہوئے گردن جُھکائے، آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضل و کَرَم کی اُمید رکھتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَمینِ شَریفَین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُو مواجَہہ شریف میں حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بقبلہ جلوہ اَفروز ہیں، مُبارَک قدموں کی طرف سے آپ حاضِر ہوں گے تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہو گی اور یہ بات بے حد ذَوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سَعادتِ دارَین کا سبب بھی ہے۔" (بہارِ شریعت، ۱/ ۱۲۲۴، ملخصًا)

قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نَماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ "فتاویٰ عالمگیری" وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ، یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نَماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زِندہ ہیں اور آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے دِل میں جو خَیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلع ہیں۔ خبر دار! جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے کہ ہمارے ہاتھ اِس قابل ہی نہیں کہ جالی مُبارَک کو چھو سکیں، لہٰذا چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، یہ کیا کم شَرَف ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اپنے مواجَہَہ اقدس کے قریب بُلایا اور سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ کَرَم اب خُصُوصِیَّت کے ساتھ آپ کی طرف ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/ ۱۲۲۴-۱۲۲۵، ملخصًا)

اب اَدب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں مگر آواز اتنی بُلند اور سخت نہ ہو کہ سارے اَعمال ہی ضائع ہو جائیں، نہ بالکل ہی پَست کہ یہ بھی سُنَّت کے خِلاف ہے۔ بلکہ مُعْتَدِل آواز میں اِن الفاظ کے ساتھ سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِيْنَ،

(یعنی) اے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور بَرَکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گُناہ گاروں کی شَفاعت کرنے والے آپ پر سلام، آپ پر، آپ کی آل و اَصحاب پر اور آپ کی تمام اُمَّت پر سلام۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزَد نہ کبھی بے اَدَبی ہو
(وسائلِ بخشش، ص ۱۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا امام قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِیْ نقل فرماتے ہیں: ”جو کوئی حُضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی قبرِ مُعَظَّم کے رُوبرُو کھڑا ہو کر یہ آیتِ شریفہ پڑھے: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۶) پھر ستّر مرتبہ: ”صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّد“ عرض کرے تو فِرِشتہ اِس کے جواب میں یوں کہتا ہے: اے فُلاں! تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو۔ اور اُس کی کوئی حاجَت باقی نہیں رہتی۔“ (المواہب اللدنیۃ، المقصد العاشر، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف... الخ، ۳/ ۴۱۲)

جہاں تک زبان ساتھ دے، دِل جَمعی کے ساتھ مختلف اَلقاب کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیں، اگر اَلقاب یاد نہ ہوں تو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کی تکرار کرتے رہیں، جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لئے کہا ہے اُن کا بھی سلام عرض کریں۔ یہاں خُوب دُعائیں مانگیں اور بار بار اِس طرح

شَفاعت کی بھیک مانگیں: اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم یعنی یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم! میں آپ کی شَفاعت کا طلبگار ہوں۔

ہے زائرِ مدینہ شفاعت کا مستحق
یہ بھیک لینے در پہ میں سرکار آگیا
عاصی پہ کیجئے کرم اے شافعِ امم
عطارؔ مغفرت کا طلب گار آگیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حج بیت اللہ کیلئے سفر کرنے والوں کے واقعات سنے۔ سب سے پہلے ہم نے ایک حکایت سنی جس میں ایک غریب شخص کہ جس کے پاس حج وزیارت مدینہ کے سفر پر جانے کے وسائل نہیں تھے تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے خواب میں تشریف لا کر بلاوے کی خوشخبری عطا فرمادی اور خود ہی پھر اس کی حاضری کے اسباب بھی بن گئے، اس کے بعد ہم نے اس سفر مبارک کے فضائل کے ضمن میں یہ بھی سنا کہ اگر کوئی اس سفر سعادت میں مرجائے تو اس خوش نصیب کیلئے جنت کی خوشخبری ہے۔ اس کے بعد یہ بھی سنا کہ لوگوں کے سامنے اپنے حج و عمرہ کی تعداد بیان کرنے سے بچنا چاہیے ہاں اگر تحدیث نعمت کیلئے ہو تو حرج نہیں، اس کے بعد مکہ معظمہ کے فضائل بھی سنے کہ وہاں پر کی جانے والی نیکی کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور یہ بھی معلوم

ہوا کہ وہاں پر گناہ بھی عام جگہوں کے مقابلے میں زیادہ ناراضی رب قہار کا باعث ہے۔ اس کے بعد روضہ رسول پر حاضری کے آداب بھی سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں حج بیت اللہ کی سعادت اور روضۂ رسول کی زیارت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور دیگر مُقدّس مقامات پر حاضری کی خواہش دل میں بٹھانے، عشقِ رسول اور یادِ مدینہ میں آنسو بہانے، روضۂ اقدس کے رُوبرو صلوۃ وسلام کے گجرے لٹانے۔ سنتوں پر عمل کا جذبہ پانے، نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے، کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے اور اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے بارہ مدنی کاموں میں سے روزانہ کے پانچ مدنی کام یہ ہیں (1) صدائے مدینہ (2) بعدِ فجر مدنی حلقہ (3) مسجد درس (4) چوک درس (5) مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت، اسی طرح ہفتہ وار بھی پانچ مدنی کام ہیں (1) ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت (2) یومِ تعطیل اعتکاف (3) ہفتہ وار مدنی مذاکرہ / مسجد اجتماع / تربیتی حلقہ (4) کیسٹ / VCD اجتماع (5) علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کے ساتھ ساتھ ماہانہ 2 مدنی کام مدنی انعامات اور مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کا معمول بنالیجئے۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔ آیئے ترغیب کے لیے ایک

مدنی بہار سنتے ہیں۔

چھ سال پرانا مرض دور ہو گیا

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میری ہَمشِیرہ جو کہ 6 سال سے انتہائی تکلیف دہ مرض اِیگزیما (Eczema)، جلد کی ایک بیماری جس میں ہاتھ یا پاؤں کی جلد سرخ ہو جاتی ہے اور اس پر سرخ باریک باریک رِسنے والی پھُنسِیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان پھنسیوں میں سخت کھجلی اور جلن ہوتی رہتی ہے) میں مبتلا تھیں۔ بہت علاج کروایا لیکن بیماری ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی جس کی وجہ سے روز بروز پریشانی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔ اِسی دوران میری ملاقات اپنے علاقے کے ایک مبلِّغ دعوتِ اسلامی سے ہوئی۔ میں نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا تو انہوں نے مدنی قافلے کی بہاریں بیان کرتے ہوئے کہا کہ جو مسلمان خیر کی نیت سے راہِ خدا میں سفر اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو بھلائی عطا فرما دیتا ہے، اگر کوئی گھریلو ناچاقیوں، پریشانیوں سے نجات اور بیماریوں سے شفا پانے کے ارادے سے راہِ خدا میں سفر کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل و کرم سے اس کی دلی مراد کو پورا فرما دیتا ہے لہٰذا آپ بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کرکے اپنی بہن کی شفایابی کے لیے دعا کیجئے۔ میں نے جب مدنی قافلے کی بَرَکات سنیں تو امید کی کرن نظر آنے لگی اس لیے میں نے ہاتھوں ہاتھ نہ صرف مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی بلکہ اخراجات بھی جمع کروا دیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت ہاتھوں ہاتھ یوں ظاہر ہوئی کہ میری بہن دن بدن صحت یاب ہونے لگی اور کچھ ہی عرصہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے

انہیں 6 سالہ پرانے موذی مرض (اِیگزیما) سے نجات مل گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزم جنت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج۹ ص۳۴۳)

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”گیسو رکھنا نبیِّ پاک کی سنّت ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے زُلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مَدَنی پھول

❁ خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی مبارَک زُلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارَک تک تو ❁ کبھی کان مبارَک کی لَو تک اور ❁ بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارَک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر چومنے لگتیں (الشمائل المحمدیۃ للترمذی ص۱۸، ۳۵، ۳۴)۔ ❁ ہمیں چاہئے

کہ موقع بہ موقع تینوں سنتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں تک زلفیں رکھیں ❁ کندھوں کو چُھونے کی حد تک زلفیں بڑھانے والی سنّت کی ادائیگی عُموماً نفس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ سنّت ادا کر ہی لینی چاہئے، البتہ یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے پائیں، پانی سے اچّھی طرح بھیگ جانے کے بعد زُلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب نُمایاں ہو جاتی ہے لہٰذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے ❁ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: عورَتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کیلئے حرام ہے (تسہیلاً فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص ۶۰۰) ❁ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورَتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گُوندھتے ہیں یا جُوڑے (یعنی عورَتوں کی طرح بال اکٹّھے کر کے گدّی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خِلافِ شَرع ہیں۔ تصوُّف بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ حُضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پوری پیروی کرنے اور خواہِشاتِ نفس کو مٹانے کا نام ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ ص۵۸۷) ❁ عورت کا سر مُنڈوانا حرام ہے (خلاصہ از فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص ۶۶۴) ❁ عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اِس زمانے میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت

ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ) کا کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۵۸۸) چھوٹی بچیوں کے بال بھی مردانہ طرز پر نہ کٹوائیے، بچپن ہی سے ان کو زنانہ یعنی لمبے بال رکھنے کا ذہن دیجئے۔ ❁ بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے۔ ❁ سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو بیچ میں مانگ نکالی جائے (ایضاً) ❁ مرد کو اختیار ہے کہ سر کے بال منڈائے یا بڑھائے اور مانگ نکالے (رَدُّالْمُحتار ج۹ص۶۷۲) ❁ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دونوں چیزیں ثابت ہیں۔ اگرچہ منڈانا صرف اِحرام سے باہَر ہونے کے وَقت ثابت ہے۔ دیگر اوقات میں مونڈانا ثابت نہیں (بہارِ شریعت ج۳ص۵۸۶) ❁ آج کل قینچی یا مشین کے ذَرِیعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنَّت نہیں ❁ فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: ”جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔“ (ابوداؤد ج۴ص۱۰۳ حدیث ۴۱۶۳) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے۔ ❁ حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا۔ عرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ اللہ عزوجل نے فرمایا: ”اے ابراہیم! یہ وقار ہے۔“ عرض کی: اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔ (موطّا ج۲ص۴۱۵ حدیث ۱۷۵۶) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: آپ سے پہلے کسی نبی کی یا مونچھیں بڑھی نہیں یا بڑھیں اور انہوں نے تراشیں مگر ان کے دینوں میں مونچھ کاٹنا حکمِ شرعی نہ تھا اب آپ کی وجہ سے یہ عمل سنّتِ

ابراہیمی ہوا (مراۃ ج۶ ص ۱۹۳) ❁ بُجّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں اس) کے اَغَل بَغَل (یعنی آس پاس) کے بال مُونڈانا یا اُکھیڑنا بدعت ہے (عالمگیری ج۵ ص ۳۵۸) ❁ گردن کے بال مُونڈنا مکروہ ہے (اَیضاً ص ۳۵۷) یعنی جب سر کے بال نہ مُونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں جیسا کہ بَہُت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مونڈا دیے تو اِس کے ساتھ گردن کے بال بھی مُونڈا دیے جائیں (بہارِ شریعت ج۳ ص ۵۸۷) ❁ چار چیزوں کے مُتَعَلِّق حکم یہ ہے کہ دَفن کر دی جائیں، بال، ناخن، حیض کا لتا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے) خون۔ (ایضاً ص ۵۸۸، عالمگیری ج۵ ص ۳۵۸) ❁ مرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کر دینا مُستَحَب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جاسکتی ہے۔ ❁ داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضر یعنی نقصان دِہ ہے۔ حکیم کی بات کی تَوثیق یوں ہوئی کہ ایک بار سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سر میں کالی مہندی لگا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جا چکا تھا! ❁ مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کَنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہٰذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگا لینی چاہئے۔ ❁ "شرح الصُّدور" میں حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے: جو شخص داڑھی میں خضاب (کالے خضاب کے علاوہ مثلاً لال یا زرد مہندی کا) لگاتا ہو۔ انتقال کے بعد مُنکَر نکیر اُس سے سُوال نہ کریں گے۔ مُنکَر کہے گا: اے نکیر! میں اُس سے کیونکر سُوال کروں جس کے چہرے پر اسلام کا نور چمک رہا ہے۔ (شَرحُ الصُّدُور ص ۱۵۲)

ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سنتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو
سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبِّ تعالٰی کی حمد کی اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود شریف پڑھا نیز اپنے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ سے مَغْفِرت طَلَب کی تو اس نے بھلائی، اس کی جگہ سے تلاش کرلی۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۳۷۳ حدیث ۲۰۸۴)

جو دُرُود و سَلام پڑھتے ہیں
ان پہ رَبِّ کا سلام ہوتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ؟ دیکھ کر بَیان کروں گا ؟ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ؟ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ؟ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے

اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ؟ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ؟ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ؟ نظر کی حِفاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاش! سر کے بَل چل کے آتا:

منقول ہے کہ حضرت عبد ُاللہ اِبنِ مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو خَلیفہ) ہارونُ الرَّشید کے وزیر (تھے، انہیں) جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تَوبہ کی توفیق عطا فرمائی تو وہ گُناہوں سے توبہ کر کے مکَّہ شریف کے لیے روتے ہوئے پیدل ننگے پاؤں رَوانہ ہوئے۔ جب حَرم کے شیوخ (پیشواؤں) نے سُنا کہ وزیر مکَّہ میں پہنچنے والے ہیں، اِنہیں سَلام کرنے کے لیے مکۂ مُکَرَّمہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) سے باہر جمع ہوئے اُنہوں نے دیکھا کہ وزیر صاحب کی شکل وصورت بدلی ہوئی ہے، بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) اور خاک آلُود، جسم اور چہرہ نِہایت میلا کُچیلا ہے، مشائخ نے تَعَجُّب کرتے ہوئے ہارون رشید کے وَزیر سے پُوچھا: آپ نے مَساکین کی طرح شکل بنا کر بغیر جُوتے کے جنگلوں اور میدانوں میں پیدل سفر کیوں فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: آپ بتائیں ایک بندہ جب اپنے مَولا کے دروازے پر حاضری دے اس کی کیا کیفیَّت ہونی چاہیے؟ میں پِیادَہ (پیدل) چل کر حاضر ہوا ہوں، حق تو یہ تھا کہ سَر کے بَل چل کر آتا۔ (البحر العمیق، ص۳۱۹)

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

اَرے سَر کا مَوقع ہے او جانے والے

(حدائقِ بخشش ص:۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب سَفَرِ مکّہ کیلئے روانہ ہوئے تو اِنْتِہائی خَسْتہ حالت میں ننگے پاؤں سُوئے حَرَم چل پڑے، جب وَجہ پُوچھی گئی تو کتنا پیارا جواب عَطا فرمایا کہ جب ایک غُلام اپنے مَولا کی بارگاہ میں حاضِر ہو تو حق تو یہ ہے کہ سَر کے بَل چل کر آئے، میں تو پھر بھی پِیادَہ (پیدل) حاضر ہوا ہوں۔ یقیناً اس عظیمُ الشّان بارگاہ کے مُناسِب بھی یہی ہے کہ بندہ جب وہاں جائے تو شاہانہ اور مُتَکَبِّرانہ اَنداز نہ ہو بلکہ اِنْتِہائی عاجزی واِنکساری کے ساتھ حاضری کی سَعادَت پائے۔ حدیثِ پاک میں بھی اس کی ترغیب ملتی ہے۔ چُنانچہ بارگاہِ رسالت میں کسی نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا۔ (شرح السنہ للبغوی، کتاب الحج، باب وجوب الحج...الخ، ج۴، ص:۹، حدیث: ۱۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طیّبین کے سفر سَعادَت کی تمنّا ہر ایک عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ بعض خُوش نصیبوں کی مُرادیں بر آتی ہیں اور وہ بیتُ اللہ شریف کی زِیارت اور مَناسکِ حَجّ کی اَدائیگی کے بعد روضۂ رسول کے پُرکَیف جلووں سے مُسْتَفِیْض ہوتے ہیں۔ اور بعض عاشقانِ رسول ہر وَقْت یادِ مدینہ میں بے چین رہتے ہیں، بس ان کے دل میں ایک یہی آرزُو ہوتی ہے کہ!

اِذْن مل جائے گر مدینے کا کام بن جائے گا کمینے کا

جا کے ان کو دِکھاؤں گا میں تو زَخمِ دل اور داغ سینے کا
قلبِ عاشق اُٹھا دَھڑک اِک دَم ذِکر جب چِھڑ گیا مدینے کا
آنکھ سے اَشک ہوگئے جاری جب چلا قافلہ مدینے کا
اس کی قسمت پہ رَشک آتا ہے جو مُسافر ہوا مدینے کا
ہم کو بھی وہ بُلائیں گے اِک دن اِذْن مل جائے گا مدینے کا

(وسائلِ بخشش، ص۱۸۱)

اور جو خُوش نصیب حج وعُمرہ کی سَعادت پاکر مدینہ شریف گھُوم آتے ہیں اور نظروں سے سُنہری جالیوں کو چُوم لیتے ہیں ان کی آتشِ شوق بجھتی نہیں بلکہ مزید بھڑک اُٹھتی ہے اور وہ ہر وَقْت فِراقِ مدینہ (یعنی مدینے کی جُدائی میں) بے قَرار رہتے ہوئے گویا زبانِ حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں،

مدینے ہمیں لے گیا تھا مُقدَّر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
نہ ہم کاش آتے یہاں لوٹ کر گھر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
وہاں بارشِ نُور ہوتی تھی پیہم نہ دُنیا کی جھنجھٹ زَمانے کا تھا غَم
مِلا تھا ہمیں قُربِ محبوبِ داوَر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
کبھی بیٹھتے ان کی مسجد میں جا کر کبھی دُور سے تکتے محراب و منبر
نمازوں کا بھی لُطف تھا کیا وہاں پر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا
یقیناً مدینہ ہے صَد رشکِ جنَّت مدینے میں ہے میٹھے آقا کی تُربت
اے عطارؔ! کیوں چھوڑ کر آئے وہ دَر مدینے میں کیسا سُرور آ رہا تھا

(وسائلِ بخشش، ص۱۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کعبہ مُعظَّمہ اور گنبدِ خَضرا کی زِیارت کے لیے جانا، حَج ہو یا عُمرہ، کسی بھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا، یقیناً بہت بڑی سَعادت اور بڑے نصیب کی بات ہے۔ اور ایسا شخص جو اس اِرادے سے گھر سے نکلے وہ فائدے ہی فائدے میں ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا سفر ہے کہ قَدَم قَدَم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں اور اس کی برکتوں کی چھما چھم برسات نصیب ہوتی ہے۔ اور جب زائرِ حرمینِ طَیِّبَیْن میں پہنچ جائے اب تو اس کے وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، اس کے نصیب کا ستارہ بامِ عُروج (بلندی) پر ہوتا ہے۔ اگر اسی دوران وہیں پر دَم نکل جائے اور جنَّتُ الْبَقِیْع میں دو گز جگہ مل جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے نامۂ اعمال میں قیامت تک اپنے نیک عمل کی نِیَّت کے مُطابِق ثواب بھی لکھا جاتا رہے گا اور اگر واپس آنا ہی پڑ جائے تو مدینے میں دوبارہ جانے کا جاں فزا تصور بھی عاشقانِ رسول کے ذوق کی تسکیں کا سامان ہو جاتا ہے۔ الغرض! اس مبارک سفر کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے! اس حوالے سے چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

1. یہ گھر اسلام کا سُتُون ہے، جو حج یا عُمرہ کرنے والا اپنے گھر سے بیتُ اللہ شریف کے اِرادے سے نکلے، اگر اس کی رُوح قَبض ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنَّت میں داخل فرمادے اور اگر وہ (حج کر کے) پلٹا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۰۳۳، ج۶، ص ۳۵۲۔ فردوس الاخبار للدیلمی، باب الھاء، الحدیث ۷۲۰۸، ج۲، ص ۳۸۲)

2. جو شخص اپنے گھر سے حج یا عُمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عُمرہ کرنے والے کا اَجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث ۴۱۰۰،

ج۳،ص ۴۷۴)

3. جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہو گی، نہ حساب ہو گا اور اس سے کہا جائے گا تُو جنَّت میں داخل ہو جا۔ (المعجم الأوسط"، باب المیم، الحدیث:۵۳۸۸، ج۴، ص ۱۱۱)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگاہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبَد عیش بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص:221،222)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکۂ مُکَرَّمہ ومدینۂ مُنوَّرہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی حاضری کی سَعادَت پانا ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ جب کسی کو یہ سَفرِ مُقدَّس نصیب ہو تو اپنی خُوش بَخْتی پر شکر کرتے، گُناہوں کو یاد کرتے اور خوفِ خُدا سے لَرزتے کانپتے ہوئے اس اُمّید کے ساتھ سفر کرنا چاہیے کہ حرمینِ طَیِّبَیْن کی مُقدَّس فَضاؤں میں جائیں گے، وہاں ہر وَقْت ہونے والی رحمتوں کی بارش میں نہائیں گے، گُناہوں کو بخشوائیں گے اور اپنے تاریک دل کو جِلائیں گے۔

میں کر کے سِتَم اپنی جاں پر قرآن سے جَآءُوْكَ سُن کر
آیا ہوں بہت شَرمندہ سا سرکار توجہ فرمائیں

یاد رکھئے! جب ہم ان اچھی اچھی نیّتوں سے سفر کریں گے اور ہر مُقدّس مَقام پر اپنے گُناہوں کیوجہ سے شرمندہ ہوتے ہوئے توبہ کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہمارے گُناہ ضَرور مُعاف ہو جائیں گے۔ مگر افسوس! فی زَمانہ ایک تعداد ہے کہ جو اس مُقدّس سفر کو دوسرے عام سفروں کی طرح سمجھتی ہے۔ ان کے اَنداز سے تو یُوں لگتا ہے جیسے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں بھی پکنک مَنانے آئے ہیں۔ وہی ہلہ گلہ، وہی شور وغل اور نہ تھمنے والا ہنسی مَذاق جاری ہوتا ہے۔ ہونا تو یُوں چاہیے کہ جس خُوش نصیب کو یہ موقع مُیَسَّر آئے تو اُسے اپنی سَعادتوں کی مِعْراج جان کر اس کے مَقْصَد کو سمجھتے ہوئے اس کی حد دَرَجہ تعظیم کرے۔ اس سفر کی عظمت واَہَمِیَّت بیان کرتے ہوئے اَعْلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں،

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذَرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم وسَر کی ہے (حدائق بخشش ص ۲۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ جب اس مُبارَک سفر پہ جانے کی سَعادَت نصیب ہو تو اس کی تعظیم بَجالاتے ہوئے، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ کوئی ایسی بات نہ سَرزَد ہو کہ جس کے سبب سارا سفر ہی بیکار ہو جائے۔ بعض نادان لوگ ان مُقدّس مَقامات پر بھی مَذاق مَسْخَری سے باز نہیں آتے اور دُنیا جہان کی باتوں میں مشغول رہ کر ان کا تَقَدُّس پامال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض لوگ وہاں پر بھی موبائل فون کا بِلا ضرورت اِستعمال کرتے ہیں، بعض نادان ان مقدس مقامات پر اپنی تصاویر خود ہی بنا کر اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کرتے ہیں اور دُوسروں کے لیے تشویش کا باعث بھی بنتے ہیں۔ نہ جانے ایسے لوگوں کی ان حرکتوں سے کتنوں کے حج و عُمرہ خراب ہوتے ہوں

گے اور اُن کے ذَوق و شَوق میں خلل پیدا ہوتا ہو گا۔

اگر ہم اَولیائے کاملین اور بُزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کے سفر حرمین کے واقعات کا مُطالَعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ یہ حضرات اِنْتہائی اَدب و تعظیم کے ساتھ سَفرِ حج پر روانہ ہوتے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رو رو کر مُناجات کرتے، اپنے گُناہوں کی معافی مانگتے، عاجزی و اِنکساری اپناتے اور خوفِ خدا اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر کچھ اس طرح سفر مدینہ کے لیے روانہ ہوتے کہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے دوسرے لوگ بھی ان کے رَنگ میں رَنگ جایا کرتے تھے۔ آیئے! ایک نہایت اِیْمان اَفروز حکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا بُہَیْم عِجْلی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے مجھ سے فرمایا: میرا حج کا اِرادہ ہے کسی کو میرا رفیقِ سفر بنا دیجئے۔ چُنانچِہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو اُن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر آمادہ کر لیا۔ دوسرے دن میرا پڑوسی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں حضرتِ سیِّدُنا بُہَیْم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ میں نے حیرت سے کہا: خُدا کی قسم! میں نے کُوفہ بھر میں ان جیسا با اَخلاق آدمی نہیں دیکھا، آخِر کیا وَجہ ہے کہ تم ان کی رَفاقت سے خُود کو مَحروم کر رہے ہو؟ وہ بولا: میں نے سُنا ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے ہیں، اِس لیے ان کے ساتھ میرا سفر خُوشگوار نہیں رہے گا۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ یہ بَہُت اچھّے بُزُرگ ہیں، ان کی صُحبت اِنْ شَآءَ اللهعَزَّوَجَلَّ تمہارے لیے نہایت نفع بَخْش ہو گی، وہ مان گیا۔ جب سفر کے لیے اُونٹوں پر سامان لادا جانے لگا تو حضرتِ سیِدُنا بُہَیْم عِجْلی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی ایک دیوار کے قریب بیٹھ کر رونے میں مشغول ہو گئے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی داڑھی مبارَک اور سینہ اَشکوں سے تَر ہو گیا اور آنسو زمین پر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ میرے

پڑوسی نے گھبرا کر مجھ سے کہا: ابھی تو سفر کی شُروعات ہیں اور ان کا یہ حال ہے، خُدا جانے آگے کیا عالَم ہو گا! میں نے اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے کہا: گھبرایئے نہیں سفر کا مُعامَلہ ہے، ہو سکتا ہے بال بچّوں کی جُدائی میں رو رہے ہوں اور آگے چل کر قَرار آجائے۔

حضرت سیِّدُنا بُہَیم عِجلی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ بات سُن لی اور فرمایا: وَاللہ! ایسی بات نہیں، اِس سفر کے سبب مجھے "سَفرِ آخِرت" یاد آگیا۔ یہ فرماتے ہی چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پڑوسی نے پھر پریشانی کے عالَم میں مجھ سے کہا: میں ان کے ہمراہ کیسے رہ سکوں گا! ہاں ان کا سفر حضرت سَیِّدُنا داؤد طائی اور سیِّدُنا سلام اَبُو الْاَحْوَص رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو حضرات بھی بَہُت روتے ہیں، اُن کے ساتھ ان کی ترکیب خُوب رہے گی اور مل کر خُوب رویا کریں گے۔ میں نے پھر پڑوسی کی ہمّت بندھائی، آخرِکار وہ اُن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر روانہ ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حج سے ان کی واپَسی ہوئی تو میں اپنے پڑوسی حاجی کے پاس گیا، اُس نے بتایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خَیر دے، میں نے ان جیسا آدمی کہیں نہیں دیکھا، حالانکہ میں مالدار تھا پھر بھی غریب ہونے کے باوُجُود وہ مجھ پر خُوب خَرچ کرتے تھے، بوڑھے ہونے کے باوُجُود روزے رکھتے، مُجھ بے روزہ جَوان کے لیے کھانا بناتے اور میری بے حَد خِدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ تو ان کے رونے کے سبب پریشان ہوتے تھے اب کیا ذِہن ہے؟ کہا: پہلے پہَل میں بلکہ دیگر قافِلے والے بھی ان کے رونے کی کَثْرت سے گھبرا جاتے تھے مگر آہِستہ آہِستہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے ہم پر بھی رقّت طاری ہونے لگی اور ان کے ساتھ ہم سب بھی مل کر روتے تھے۔

حضرتِ سَیِّدُنا مُخَوَّل رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: اِس کے بعد میں حضرت سیِّدُنا بُہَیم عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللہ الوَلِی کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے پڑوسی حاجی کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: بَہُت اچھا رفیق (ساتھی) تھا، ذِکْرُ اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کی کثرت کرتا تھا اور اس کے آنسو بہت جلد بہہ جایا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو جزائے خَیر عطا فرمائے۔

(البحر العمیق ج۱ص ۳۰۰ مُلَخَّصًا، از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۱۸)

یادِ نبیِّ پاک میں روئے جو عُمر بھر
مَولا مجھے تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ کہ ہمارے اَسلاف جب سَفرِ حج پر روانہ ہوتے تو ہر وَقْت ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے، خوفِ خُدا میں آنسو بہاتے، اپنے رُفقاء کی خُوب خَیر خواہی فرماتے۔ ان کے حُسنِ اَخلاق اور عادت و کردار سے مُتاثر ہو کر ان کے ساتھ سفر کرنے والے بھی اِنہی کے رَنگ میں رَنگ جاتے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف جب کسی سفر پر جاتے، یہاں تک کہ سَفرِ حج جیسے مُبارَک اور مُقدّس سفر پر بھی جاتے، تب بھی اُنہیں سَفرِ آخرت یاد آجاتا اور فکرِ آخرت میں اس قدَر آنسو بَہاتے کہ داڑھی مُبارَک آنسوؤں سے تَر ہو جاتی۔ جب کہ ایک طرف ہم ہیں کہ سَفرِ آخرت کے بارے میں سوچنا تو دَر کنار، گویا ہم نے دُنیا میں ہمیشہ رہنے اور اس کی رنگینیوں میں بدمَسْت رہنے کو ہی مَقْصدِ حیات سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ عقلمند وہی ہے جو دُنیا کے ہر ہر عمل پر فکرِ آخرت کرتا رہے، رات کو جب سونے لگے تو قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں نرم و ملائم بستر نہیں ہو گا بلکہ سخت زمین میرا بچھونا ہو گی، جب ٹھنڈا اور میٹھا پانی اپنے حلق سے اُتارے تو محشر کی پیاس کو یاد

کرے کہ اس دن حلق خُشک اور زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ جس وَقْت گرمی کی شِدَّت سے جینا دُشوار ہو اس وَقْت روزِ محشر کی گرمی کو یاد کرے کہ قیامت کا پچاس ہزار (50,000) سالہ دن ہو گا، سُورج سَوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، اس کی تپش سے بچنے کے لئے کوئی سایہ مُیَسَّر نہ ہو گا، دَہکتی ہوئی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دیا جائے گا، گرمی اور پیاس سے بُرا حال ہو گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے دُنیوی مُعاملات شریعت کے مُطابق گُزارنے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی خُوب خُوب تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھ پہ چشمِ شفا کیجئے	دُور بارِ گناہ کیجئے
مال کے جال میں پھنس گیا	مجھ کو آقا رِہا کیجئے
یانبی آپ ہی کچھ علاج	نفس و شیطان کا کیجئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سفر چاہے دُنیوی ہو یا اُخْرَوِی اس کی تیاری کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ اگر تیاری میں کچھ کمی رہ جائے یا دورانِ سفر ان آداب کا خیال نہ رکھا جائے تو سفر میں دِقَّت ومَشَقَّت کا سامنا ہو سکتا ہے۔ اگر اُخْرَوِی سفر کیلئے نیک اَعمال کی صُورت میں زادِ سفر ساتھ ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بآسانی منزل تک پہنچ جائیں گے اور کوئی پریشانی بھی نہیں ہو گی۔ اور دُنیوی سفر کے بھی کچھ آداب ہیں آیئے! ان میں سے چند آداب سنتے ہیں۔

1. سفر شروع کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لینی چاہئیں۔ جیسے گھر آنے جانے اور راستے میں ملنے والوں سے سَلام و مُصافَحہ کی نیّت، سَلام کا جواب دینے کی نِیَّت، بدنگاہی سے حِفاظَت

کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گُناہوں سے خُود کو بچانے کی نِیَّت، نماز کی حِفاظت کی نِیَّت وغیرہ وغیرہ۔ ان پر مزید نیّتیں بھی بڑھائی جاسکتی ہیں۔(سَفرِ حج و عُمرہ اور زِیارتِ مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی مزید اچھی اچھی نیّتوں اور شَرعی مَسائل کی معلومات کیلئے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی 351 صفحات پر مُشْتَمل مایہ ناز تصنیف "رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن" کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔)

2. سفر کی مَسنُون دعائیں پڑھ لینی چاہئیں۔ ممکن ہو تو دیگر عاشقانِ رسول کو بھی پڑھادیں۔

3. دوسروں کو گواہ بناتے ہوئے تمام گُناہوں سے سچّی توبہ اور احتیاطاً تجدیدِ ایمان بھی کرنا چاہیے۔

4. حُجَّۃُ الْاسلام، حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:(سفر کرنے والے کو چاہیے کہ)دورانِ سفر ذِکْر اور تلاوتِ قرآن کرتا رہے لیکن اتنی آواز میں کہ دوسرا نہ سُنے، اگر کوئی شخص اس سے گفتگو کرے تو ذِکْر و تلاوت چھوڑ دے اور جب تک وہ بات کرے اس کی بات غور سے سُنے، جب خاموش ہو جائے تو پھر اپنی حالت پر لوٹ آئے(یعنی ذِکْر وغیرہ شُروع کر دے)۔(احیاء العلوم: ۲/۹۳۴)

5. مُسافر کیلئے پانچ (5) چیزوں کا اپنے پاس رکھنا سُنَّت ہے۔ چُنانچہ اُمُّ الْمُومنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سر تاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر پر روانہ ہوتے تو پانچ (5) چیزیں اپنے ساتھ ضرور رکھتے۔(1) آئینہ (2) سُرمہ دانی (3) قینچی (4) مِسواک اور (5) کنگھا(المعجم الاوسط، ۲/۲۰، الحدیث: ۲۳۵۲، ملخصاً)

6. اپنے رشتہ دار، دوست، اَحباب اور مُتَعَلِّقین سب کے دِین، جان، مال، اَولاد، تَندُرُستی اور عافیت خُدا کو سونپ کر سفر پر روانہ ہونا چاہیے۔

سفر اور آدابِ سفر کے بارے میں مزید معلومات جاننے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب اِحیاءُ العُلُوم جلد دوم صفحہ 885 تا 970 اور بہارِ شریعت جلد اَوّل صفحہ 1051 تا 1067 کا مُطالَعہ کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُفید معلومات کا ذَخِیرہ ہاتھ آئے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک شَخْص نے حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے عرض کی: "مجھے حج کا سفر درپیش ہے، کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صُحبتِ بابرکت کا فَیض لُوٹتے ہوئے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضِر ہو سکوں۔" فرمایا: "اے بھائی! اگر تم ہَم نَشِین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآنِ مُبین کی ہم نشینی (یعنی صُحبت) اختیار کرو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو فِرِشوں کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست دَرکار ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے دوستوں کے دلوں کا مالِک ہے اور اگر توشہ (یعنی زادِ سفر) چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر یقین سب سے بہترین تَوشہ ہے اور کَعْبَۃُ اللہ کو اپنے سامنے تصوُّر کرتے ہوئے خُوشی سے اِس کا طَواف کرو۔"

(بحر الدموع ص ۱۲۵ از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۰۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے کتنی پیاری نصیحت فرمائی۔ کاش! کہ ہم بھی اس نصیحت پر عمل کرنے والے بن جائیں اور سَفرِ حج کی عظمت اور اس کے مَقاصد کو سمجھنے والے بن جائیں۔ عُموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہر سال حج و عُمرہ کے مُبارَک سفر پر روانہ ہوتے، کعبۃُ اللہ شریف کی زِیارت اور اس کے طواف کا شَرَف پاتے اور دیگر مَناسکِ حج کی اَدائیگی کے بعد روضۂ رسول کی حاضری کی سَعادت حاصل کرتے ہیں لیکن جب لوٹتے ہیں تو حسبِ سابق گُناہوں بھری زِندگی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور وہ بُرائیاں جُوں کی تُوں ان میں باقی رہتی ہیں۔

ایسے اَفراد کو غور کرنا چاہیے کہ آخر کیا وجہ ہے؟ ان مُقدّس مقامات کی بار بار حاضری کے باوُجود بھی ہم اپنی اِصلاح نہیں کر سکے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سارے حَج و عُمرے صِرف نَفْس کی خواہش اور لوگوں کو دِکھانے اور خُود کو "حاجی صاحب" کہلوانے کیلئے کئے ہوں؟ کیونکہ لوگوں کی نظر میں کثیر حج و عُمرہ کرنے اور عابد و زاہد کے نام سے مُتعارَف ہونے کی خواہش عبادات میں بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی آسان کر دیتی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں نے بَہُت سے حج کئے اور ان میں سے اَکْثر سَفرِ حج کسی قسم کا زادِ راہ لئے بِغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار (یعنی ظاہر) ہوا کہ یہ سب تو میرے نَفْس کا دھوکا تھا کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے پانی کا گھڑا بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نَفْس پر ان کا حکم گِراں (یعنی ناگوار) گُزرا، چُنانچِہ میں نے سمجھ لیا کہ سَفرِ حج میں میرے نَفْس نے میری مُوافقت فقط اپنی لذّت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نَفْس فَنا ہو چکا ہوتا تو آج ایک حقِّ شَرعی پُورا کرنا (یعنی ماں کی اِطاعت کرنا) اُسے (یعنی نفس کو) بے حد دُشوار کیوں محسوس ہوتا!

(الرسالۃ القشیریۃ، ص ۱۳۵)

حُبِّ جاہ کی لذّت عبادت کی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کا ہرگز یہ مَطلب نہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی والدۂ مُحترمہ کا حکم نہیں مانا بلکہ ان کا حکم صِرْف نَفْس پر گِراں گُزرا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا یہ ذِہن بنا لیا کہ اتنے سال تک حج جیسی مُشکل عبادت، میں نے صرف نفس کے دھوکے کا شکار ہو کر اَدا کی ہے۔ اس حکایت سے مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کیسی مَدَنی سوچ رکھتے اور کس قدر عاجِزی کے خُوگر ہوا کرتے تھے۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ

وہ عام لوگوں سے تو جُھک جُھک کر ملتے اور اُن کیلئے بچھ بچھ جاتے ہیں مگر والِدَین ، بھائی بہنوں اور بال بچّوں کے ساتھ اُن کا رویّہ جارحانہ، غیر اَخلاقی اور بَسا اَوقات سخت دل آزار ہوتا ہے، ایسا کیوں؟ اس لئے کہ عوام میں عُمدہ اَخلاق کا مُظاہرہ مَقبولیّتِ عامّہ کا باعِث بنتا ہے جبکہ گھر میں حُسنِ سُلوک کرنے سے عزّت وشُہرت ملنے کی خاص اُمّید نہیں ہوتی ! اس لئے یہ لوگ عوام میں خُوب میٹھے میٹھے بنے رہتے ہیں ! اِسی طرح جو اسلامی بھائی بعض مُستَحَب کاموں کے لئے بڑھ چڑھ کر قُربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی اَدائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مَثَلاً ماں باپ کی اِطاعت، بال بچّوں کی شریعت کے مطابِق تربیّت نہیں کرتے اور خود فرض عُلُوم کے حُصُول میں غَفلت سے کام لیتے ہیں، اُن کیلئے بھی اِس حکایت میں عبرت کے نِہایت اَہم مَدَنی پُھول ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں " شُہرت ملتی اور واہ واہ! ہوتی ہے " وہ دُشوار ہونے کے باوُجُود بآسانی سَر اَنجام پا جاتے ہیں کیوں کہ حُبِّ جاہ (یعنی شُہرت وعزّت کی چاہَت) کے سبب ملنے والی لذّت بڑی سے بڑی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے۔ یاد رکھئے! "حُبِّ جاہ" میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ عبرت کیلئے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُن لیجئے: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت (یعنی عبادت) کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی مَحبَّت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں (فردوس الاخبار ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۱۵۶۷) (2) دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے رَیوڑ میں اِتنی تَباہی نہیں مَچاتے جتنی تَباہی حُبِّ مال وجاہ (یعنی مال و دولت اور عزّت وشہرت کی محبَّت) مُسلمان کے دِین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۲۳۸۳) (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے مُنہ میاں مٹھّو بننا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ لوگوں کو دِکھانے، اپنی واہ واہ کروانے اور مُعاشرے میں عزّت و وقار پانے کیلئے نیک اَعمال کرنے سے گُریز کریں اور صرف رِضائے اِلٰہی کی خاطر ثواب پانے اور اپنی آخرت بہتر بنانے کیلئے نیکیاں کریں۔ ہمارے اَسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام جب حج و عُمرہ کیلئے حاضر ہوتے تو واپسی پر بھی اِخلاص واِستِقامت کے ساتھ خُوب خُوب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے۔

رُخصت کی اجازت کے منتظر جوان کو بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی نے کعبہ مُشَرَّفہ کے پاس ایک جوان کو دیکھا جو مُسلسل نَماز پڑھے جارہا تھا اور رُکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ موقع ملنے پر آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ واپَس جانے کے بَجائے مُسلسل نَمازیں پڑھے جارہے ہو! کہنے لگا: اپنی مَرضی سے کیسے جاؤں! رُخصت کی اِجازت کا اِنتظار ہے! حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ابھی ہم باتیں ہی کررہے تھے کہ اُس جوان کے اوپر ایک رُقعہ گِرا، اُس میں لکھا تھا: "یہ خط خُدائے عزیز وغفّار کی جانب سے اِس کے شکر گُزار و مُخلِص بندے کے لئے ہے، واپَس جا تیرے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہیں۔" (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات ص: 95 روض الریاحین ص ۱۰۸ ملخصا)

آیئے! اب عاشقانِ رسول حاجیوں کی جَذب و مَستی بھری دو عجیب و غریب حکایتیں سُنتے ہیں:

چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میدانِ عَرَفات میں حُجّاج مَشغولِ دُعا تھے، میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو سَر جھکائے شَرم سار کھڑا تھا، میں نے کہا: اے

نوجوان! تُو بھی دُعا کر۔ وہ بولا: مجھے تو اِس بات کا ڈَر لگ رہا ہے کہ جو وَقْت مجھے مِلا تھا شاید وہ جاتا رہا، اب کس مُنہ سے دُعا کروں! میں نے کہا: تُو بھی دُعا کر تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بھی اِن دُعا مانگنے والوں کی بَرَکت سے کامیاب فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُس نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے کی کوشِش کی کہ ایک دَم اُس پر رِقَّت طاری ہوگئی اور ایک چیخ اُس کے مُنہ سے نکلی، تڑپ کر گِرا اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۳۶۳)

حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے مِنٰی شریف میں ایک نوجوان کو آرام سے بیٹھا دیکھا جب کہ لوگ قُربانیوں میں مَشغول تھے۔ اِتنے میں وہ پُکارا: اے میرے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سارے بندے قُربانیوں میں مَشْغول ہیں، میں بھی تیری بارگاہ میں اپنی جان قُربان کرنا چاہتا ہوں، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! مجھے قَبول فرما۔ یہ کہہ کر اپنی اُنگلی گلے پر پھیری اور تڑپ کر گِر پڑا، میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ جان دے چکا تھا۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۳۶۴) اضافی

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش، ص: ۱۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ حج ہو تو ایسا! اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں بابرکت حاجیوں کے طُفیل ہمیں بھی رِقّتِ قلبی نصیب فرمائے۔ یاد رکھئے! ہر عبادت کی قَبولیَّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب علمِ دین اور اَچّھی صُحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہو جاتی ہیں۔

جس طرح عُمُوماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج اَدا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے بِلا کسی مَصلحت وضَرورت کے "حاجی" کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں ۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صُورت میں کوئی حَرج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پُکاریں مگر ذرا سوچئے! اپنی زَبان سے اپنے آپ کو حاجی کہنا اپنی عبادت کا خُود اِعلان کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اِس کو اِس چُٹکُلے سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: ٹرین چھک چھک کرتی اپنی مَنزِل کی طرف رَواں دَواں تھی، دو شخص قریب قریب بیٹھے تھے، ایک نے سلسلۂ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا: جناب کا اِسم شریف (یعنی آپ کا نام کیا ہے)؟ جواب ملا: "حاجی شفیق" اور آپ کا مبارَک نام؟ اب دوسرے نے سُوال کیا، پہلے نے جواب دیا: "نَمازی رفیق" حاجی صاحِب کو بڑی حیرت ہوئی، پُوچھ ڈالا: اجی نَمازی رفیق! یہ تو بڑا عجیب سا نام لگتا ہے۔ نمازی صاحِب نے پُوچھا: بتایئے آپ نے کتنی بار حج کا شَرَف حاصل کیا ہے؟ حاجی صاحِب نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پچھلے سال ہی تو حج پر گیا تھا۔ نَمازی صاحِب کہنے لگے: آپ نے زندگی میں صِرف ایک بار حجِّ بَیْتُ اللہ کی سعادت حاصل کی تو، بَبانگِ دُہُل (کھلے عام) اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کہنے کہلوانے لگے، جبکہ بندہ تو برسا برس (یعنی ایک مُدّت) سے روزانہ پانچ (5) وَقْت نَماز اَدا کرتا ہے، تو پھر اپنے نام کے ساتھ اگر لفظ "نَمازی" کہدے تو اِس میں آخِر تَعَجُّب کی کون سی بات ہے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتہا ہو گئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت بَرقی قُمقُموں سے

سجاتے اور گھر پر ”حج مُبارَک“ کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ توبہ توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرم کا اپنے رَحمت والے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لرزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔ (رفیق الحرمین، ص۴۹)

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو ”مدینہ مدینہ“ جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ
جب مدینے میں ہو اپنی آمد جب میں دیکھوں تِرا سبز گنبد
ہچکیاں باندھ کر روؤں بے حد کاش! آجائے ایسا قرینہ

(وسائلِ بخشش، ص:۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ لوگ جو بِغیر اچّھی نِیّت مَحض لَذتِ نَفْس وحُبِّ جاہ کے سبب اپنے مکان پر حج مُبارَک کا بورڈ لگاتے اور اپنے حج کا خُوب چرچا کرتے ہیں، ان کے لیے ایک کمال دَرَجے کی عاجِزی پر مُشتمل حِکایت پیشِ خدمت ہے، چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حج کے لئے بصرہ سے پیدل نکلے۔ کسی نے عرض کی: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سُوار کیوں نہیں ہوتے؟ فرمایا: کیا بھاگے ہوئے غُلام کو اپنے مولا عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں صُلح کے لئے سُواری پر جانا چاہیے؟ میں اِس مُقدّس سرزمین میں جاتے ہوئے بہُت زیادہ شَرْم محسوس کرتا ہوں۔ (تَنْبِیہُ الْمُغْتَرِّیْن ص۲۶۷، از رفیق الحرمین، ص۵۴)

اے زائرِ مدینہ تُو خوشی سے ہنس رہا ہے
دلِ غمزدہ جو لاتا تو کچھ اور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش، ص۳۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غالباً نَماز روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بَہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر "رِیاکاری" کے خطرات پیش آتے ہیں، حج ایک ایسی عبادت ہے جو ایک تو عَلَی الاِعْلان کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی ،اس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب احترام بجا لاتے، ہاتھ چومتے، گجرے پہناتے اور دُعاؤں کی درخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سخت امتحان میں پڑ جاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عقیدت مندانہ سُلوک میں کچھ ایسی "لذّت" ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پُھول معلوم ہوتی اور بسا اَوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی میں گر چکا ہوتا ہے مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی! (رفیق الحرمین، ص۵۶) اسی طرح بعض مالدار بار بار حج و عُمرہ کو جاتے، اس کی گنتی خُوب یاد رکھتے، بارہا بِغیر ضَرورت بے پوچھے لوگوں کو اپنے حج و عمرہ کی تعداد بتاتے اور سفرِ مدینہ کے "کارنامے" سُناتے ہیں، ان کو احساس تک نہیں ہوتا کہ کہیں رِیاکاری کی تباہ کاری میں نہ جا پڑیں۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۱۰۸) مشہور مُحدِّث حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہیں مَدعُو تھے، میزبان نے اپنے خادِم سے کہا: اُن برتنوں میں کھانا کِھلاؤ جو میں دوسری بار کے حج میں لایا ہوں، سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے سُن کر فرمایا: مسکین! تُو نے ایک جُملے میں دو حج ضائع کر دیئے! (احسن الوعاء لآداب الدعاء، ص۱۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم کسی کے گھر پر "حج مُبارَک" کا بورڈ لگا دیکھیں یا کوئی اپنے نام کے ساتھ حاجی لکھتا ہو تو ہمیں ہرگز یہ بَدگُمانی نہیں کرنی چاہیے کہ یہ شخص رِیاکاری کر رہا ہے۔ یاد رکھئے! اپنے حج و عُمرے کی تعداد بیان کرنا ہر صُورت میں گُناہ نہیں، حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّمَا**

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اَعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۲ حدیث ۱) اگر کوئی تحدیثِ نعمت (یعنی اپنے اُوپر نعمتِ الٰہی کی خبر دینے) کیلئے اپنے حج کی تعداد بیان کرے تو حَرَج نہیں، مگر عِلْمِ دین اور صُحبتِ اَخیار (نیک لوگوں کی صحبت) کی کمی کے باعِث فی زَمانہ اِصْلاحِ نیّت بے حد دُشوار اور رِیاکاری کا خطرہ شدید ہے۔ اور خدا کی قسم! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 616 صَفْحات پر مُشتمل کتاب "نیکی کی دعوت (حصّہ اوّل)" صَفْحَہ 79 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قرآنِ کریم کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔" (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳، از رفیق الحرمین، ص ۵۶)

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخْلاص ایسا عطا یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش، ص: ۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طَیِّبَیْن کی حاضری مُقدَّر کی بات ہے۔ کتنے ہی مالدار ایسے ہیں جو حسرتِ خاک بوسیِ طیبہ میں آہیں بھرتے ہیں، جانے کی خواہش بھی رکھتے ہیں مگر جا نہیں پاتے اور کتنے ہی غریب و نادار اَفراد ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس جانے کے بظاہر اسباب نہیں ہوتے مگر دیکھتے ہی

دیکھتے وہ خُوش نصیب لوگ مَکّۂ مُکرَّمہ، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی زیارت سے مُشرَّف ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حج وزِیارتِ مدینہ میں تڑپنے والے ایک شخص کا واقعہ نقل فرماتے ہیں: میں مسلسل تین (3) سال سے حج کی دعا کر رہا تھا لیکن میری یہ حسرت دل ہی میں رہی۔"

کر رہے ہیں جانے والے، حج کی اب تیّاریاں	رہ نہ جاؤں میں کہیں، کر دو کرم پھر یا نبی
مجھ پہ کیا گُزرے گی آقا! اس برس گر رہ گیا	میرا حالِ دل تو ہے، سب تم پہ ظاہر یا نبی
	(وسائلِ بخشش، ص: ۳۷۷، ۳۷۶)

چوتھے سال حج کا موسِم قریب تھا۔ میرے دل میں زیارتِ حرمینِ شَرِیْفَیْن کی خواہش مچل رہی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا میری دُعا کی قَبولیّت کچھ اس انداز میں ہوئی کہ ایک رات جب میں سویا تو میری دل کی آنکھیں کُھل گئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، مجھے رحمتِ عالَم، نُورِ مجسّم، رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت نصیب ہوئی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تُم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میری آنکھ کُھلی تو دِل خُوشی سے جُھوم رہا تھا۔ بارگاہِ نَبوّت سے حج کی اِجازت مل چکی تھی۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی میٹھی میٹھی آواز اب تک کانوں میں رَس گھول رہی تھی، میں بہت شاداں وفرحاں تھا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ تو ہے نہیں، میں تو بالکل بے سروسامان ہوں۔ بس اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہو گیا۔ دوسری رات پھر خواب میں حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار ہوا لیکن میں اپنی بے

سَر وسامانی کا ذِکر نہ کر سکا۔ اسی طرح تیسری رات بھی بارگاہِ نَبوَّت سے حکم ہوا کہ "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" میں نے سوچا اگر دوبارہ خواب میں میرے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو میں اپنی بے سَر و سامانی کے مُتَعَلِّق عرض کروں گا۔

پاس مال و زَر نہیں، اُڑنے کو بھی پَر نہیں
کر دو کوئی اِنتظام، تم پر کروڑوں سَلام

چوتھی رات پھر مدینے کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بر، محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے گھر میں جَلْوہ گری فرمائی، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ سے یہی اِرْشاد فرما رہے تھے: "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" میں نے دَسْت بَسْتہ عرض کی: "میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں۔" اِرْشاد فرمایا: "کیوں نہیں! تم اپنے مکان کی فُلاں جگہ کھودو وہاں تمہارے دادا کی زِرہ مَوْجُود ہو گی۔" اتنا فرما کر نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے۔ صُبح جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت خُوش تھا۔ نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرہ مَوْجُود تھی۔ وہ ایسی نئی تھی گویا اسے کسی نے اِسْتعمال ہی نہ کیا ہو۔ میں نے اسے چار ہزار (4000) دینار میں بیچا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے اَسبابِ حج کا خُود ہی اِنتظام ہو گیا۔ میں زادِ راہ خرید کر حجاج کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اب ہمارا قافلہ سُوئے حرم رَواں دَواں تھا۔ حرم شریف پہنچ کر مَناسکِ حج اَدا کئے۔ اب واپسی کا اِرادہ تھا میں وہاں کے مَناظر پر اَلوَداعی نظر ڈال رہا تھا۔ جُدائی کا وَقْت قریب آتا جا رہا تھا۔ میں نوافل اَدا کرنے "اَبْطَح" کی جانب گیا۔ وہاں کچھ دیر آرام کے

لئے بیٹھا تو اُونگھ آگئی، سَر کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اور دل کی آنکھیں کُھل رہی تھیں۔ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنا نُورانی چہرہ چمکاتے مُسکراتے ہوئے تشریف لائے اور اِرْشاد فرمایا: "اے خُوش بخت! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تیری سَعْی کو قَبول فرمالیا ہے۔ (عیون الحکایات، ص: ۳۲۶)

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا، جسے چاہا اپنا بُلا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمینِ طَیِّبَیْن کی زِیارت کیلئے جانا نصیب کی بات ہے۔ اس لیے جب بھی یہ پُر مُسرَّت موقع مُیَسَّر آئے تو نہایت عقیدت و اَدَب کے ساتھ سَراپا عِجْز و نیاز کے پیکر بن کر یہ مُقدَّس سفر کیجئے! راہ میں پیش آنے والی مُشکلات پر صَبْر، صَبْر اور صَبْر اور پھر بھی صَبْر ہی سے کام لیجئے! خُوب خُوب گُناہوں سے بچئے! مکمل عاجزی و اِنکساری کے پیکر بن کر اس سفر کی برکتیں سمیٹئے! حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد باقر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج کے لئے مکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا تشریف لے گئے اور مسجِدُ الحرام میں داخِل ہوئے تو بیتُ اللہ شریف کو دیکھا تو رونے لگے حتّٰی کہ رونے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی آواز بُلند ہو گئی، کسی نے عَرْض کی: یا سیِّدی! سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ گئی ہیں، اِس قَدَر زور سے گِریہ وزاری نہ فرمایئے۔ فرمایا: "کیوں نہ روؤں! شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے رونے کے سبب مجھ پر رَحْمت کی نظر فرمادے اور میں بروزِ قِیامت اُس کی بارگاہ میں کامیاب ہو جاؤں۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے طَواف کیا اور "مَقامِ ابراہیم" پر نَماز پڑھی جب سَجدے سے سَر اُٹھایا تو سجدے کی

جگہ آنسوؤں سے تَر تھی۔ (رَوضُ الرَّیاحین ص ۱۱۳)

وہی سر برسرِ محشر بلندی پائے گا جو سر
یہاں دنیا میں ان کے آستانے پر جھکا ہوگا

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سُنا کہ عاشقانِ رسول کا سَفرِ حج کرنے کا اَنداز کیسا ہوتا تھا۔ وہ جب سَفرِ حج کے لیے روانہ ہوتے تو نہایت رِقّتِ قلبی کے ساتھ، اپنے گُناہوں کو یاد کرتے، لَرزاں وتَرساں اس بارگاہِ والا تبار میں حاضر ہوتے۔ لباس بَھٹا ہوا، سَر مٹی سے اَٹا ہوا، فقیروں مسکینوں کی سی صُورت بنا کر وہ اس دربارِ گوہر بار میں حاضر ہوتے اور حدیثِ پاک میں بھی یہی ترغیب دِلائی گئی ہے کہ حاجی کو پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا ہو کر حاضر ہونا چاہیے، جبکہ افسوس! کہ ہم نے اپنے اَسلاف کے طریقے کو چھوڑ کر نِہایت عُمدہ و نفیس سُوٹ پہن کر اس مُقدّس سفر کو بھی دُنیا کے باقی سفروں کی طرح پکنک کا ذَریعہ سمجھ رکھا ہے، ہمارے بُزرگانِ دین تو اس اَدا سے عازمِ سفر ہوتے کہ جو ان کے ساتھ چلتا وہ بھی ان کے رنگ میں ڈَھلتا چلا جاتا، رونا دھونا اور یادِ خدا میں مدہوش رہنا اس کا بھی معمول بن جاتا۔ کاش! کہ ہمیں بھی ایسی ہی رِقّتِ قلبی کے ساتھ اس پاک بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ رابطہ بالعلماء والمشائخ:

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی سُنّی عُلَما و مَشائخ سے مَحبَّت کے نتیجے میں تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے ایک شُعبہ بنام "مجلس رابطہ بِالعُلماء والمشائخ" بھی قائم کیا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعے سُنّی عُلمائے کرام و مَشائخِ عِظّام (ائمہ مساجد، خطبا، مُدرسین) کو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی دِینی خِدمات سے آگاہ کیا جائے، ان سے تعلُّقات اُستُوار کرکے انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیا جائے اور ان سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مُعاوَنت حاصل کی جائے۔ اوران کی دُعائیں لی جائیں اور سُنّی مَدارس وجامعات میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی ترکیب بنائی جائے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ آج کل جس طرح ہمارے مُعاشرے میں ہر طرف گُناہوں کا بازار گرم ہے، اسی طرح بازار بھی ان گُناہوں سے محفوظ نہیں ہیں۔ بلکہ وہاں بھی گُناہوں کا

ایک نہ تھمنے والا سلسلہ ہے۔ بدکلامی، جُھوٹ، دھوکہ، فراڈ، جُھوٹی قسمیں، بدنگاہی سے لے کر نمازیں چھوڑنے اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے گُناہوں سے بازار بھرے ہوئے ہیں۔ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں زِندگی کے ہر شُعبے میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے وہیں بازار بھی اس نیکی کی دعوت سے محروم نہیں۔ اس مدنی کام کی برکت سے بازار میں بھی نیکی کی دعوت دینے کا موقع ملتا ہے یعنی بے نمازیوں تک نماز کی دعوت، سُنّتوں سے محروم افراد تک سُنّتوں پر عمل کرنے کی دعوت پہنچانے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی زِیادہ سے زِیادہ چوک درس دینے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہمارے بازاروں کا ماحول بھی سُنَّتوں بھرا ہوسکے۔ آیئے! ترغیب کیلئے چوک درس کی ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

صُوبہ اُترانچل (ہِند) کے ایک 20 سالہ نوجوان اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بُری صُحبت کے باعِث کم و بیش 14 سال کی عُمر ہی سے جَرائم کی دَلدَل میں پھنس چُکا تھا۔ لوگوں سے بے وَجہ لڑنا، مار پیٹ کرنا، میری عادت میں شامل ہوگیا یہاں تک کہ میں رانا بد معاش کے نام سے پہچانا جانے لگا۔ میں عمر میں چھوٹا ضرور تھا مگر میں کسی سے ڈرے بِغیر سامنے والے پر پے درپے وار کرنا شروع کردیتا تھا۔ ہر طرف میری دھاک بیٹھ گئی، لوگ میرے نام سے ڈرنے لگے۔ والِدَین مجھ سے بے زار ہوچکے تھے مگر بے بس تھے۔ میرے کالے کرتُوت دن بدِن بڑھتے جارہے تھے۔ ایک دن گلی کے نُکڑ (کونے) پر ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی کو چوک دَرْس دیتا دیکھ کر میں قریب جا کھڑا ہوا، جو کچھ سُنا وہ مجھے بَہُت اچّھا لگا۔ میں نے کتاب پر نظر ڈالی تو اس پر فیضانِ سُنَّت لکھا تھا۔ درس دینے والے اسلامی بھائی نے مجھ سے بڑی مَحَبَّت کے ساتھ مُلاقات کی اور اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی

دعوت پیش کی، فیضانِ سُنَّت کے درس نے میرے اَندر ہلچل مچا رکھی تھی، میں نے حامی بھر لی اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ تین(3) دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سفر کرتے ہوئے "جنک پُور" پہنچا اور مزید تین (3) دن کیلئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں "جگن ناتھ پُور" جانے والے مَدَنی قافلے کے ساتھ سُنَّتوں بھرے سَفر کی سَعادَت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **چوک درس** اور مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرنے کی بَرَکت سے میرے دل میں مَدَنی اِنْقِلاب برپا ہو گیا، میں نے سابقہ گُناہوں سے توبہ کر لی اور داڑھی شریف سجانے کی بھی نِیَّت کر لی۔ دُعا فرمایئے کہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ مجھے اِسْتِقامت عنایت فرمائے۔ میرے گھر والے مجھ میں آنے والے اِس مَدَنی اِنْقِلاب سے بے اِنْتہا خُوش ہیں۔ والِدہ محترمہ دعوتِ اسلامی کیلئے خُوب دُعائیں کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سمیت میرے گھر والوں نے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی غُلامی کا پٹّا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''**101 مدنی پھول**'' سے **"چلِ مدینہ"** کے سات حُرُوف کی نسبت سے **جوتے پہننے کے 7 مَدَنی پھول**

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداود، ج ۴ ص ۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا" دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب ''سُنّتیں اور آداب'' ھدیۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر

بھی ہے۔ (101 مدنی پھول، ص ۲۷)

سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سَدا مَیں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کاش! سر کے بَل چل کے آتا:

منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ اِبنِ مَسروق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (جو خلیفہ) ہارونُ الرَّشید کے وزیر (تھے، انہیں) جب اللہ پاک نے تَوبہ کی توفیق عطا فرمائی تو وہ گُناہوں سے توبہ کرکے مکّہ شریف کے لیے روتے ہوئے پیدل ننگے پاؤں رَوانہ ہوئے۔ جب حَرم کے شیوخ (پیشواؤں) نے سُنا کہ وزیر مکّہ میں پہنچنے والے ہیں، اِنہیں سَلام کرنے کے لیے مکۂ مُکَرَّمہ سے باہر جمع ہوئے اُنہوں نے دیکھا کہ وزیر صاحب کی شکل و صورت بدلی ہوئی ہے، بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) اور خاک آلُود، جسم اور چہرہ نِہایت میلا کُچیلا

ہے، مشائخ نے تَعَجُّب کرتے ہوئے ہارون رشید کے وَزیر سے پُوچھا: آپ نے مَساکین کی طرح شکل بنا کر بغیر جُوتے کے جنگلوں اور میدانوں میں پیدل سفر کیوں فرمایا؟ اُنہوں نے جواب دیا: آپ بتائیں ایک بندہ جب اپنے مَولا کے دروازے پر حاضری دے اس کی کیا کیفیَّت ہونی چاہیے؟ میں پِیادَہ (پیدل) چل کر حاضر ہوا ہوں، حق تو یہ تھا کہ سَر کے بَل چل کر آتا۔ (البحر العمیق، ص۳۱۹)

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
اَرے سَر کا مَوقع ہے او جانے والے

(حدائقِ بخشش ص:۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْروق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب سَفرِ مکّہ کیلئے روانہ ہوئے تو اِنْتہائی خَسْتہ حالت میں ننگے پاؤں سُوئے حَرَم چل پڑے، جب وَجہ پُوچھی گئی تو کتنا پیارا جواب عَطا فرمایا کہ جب ایک غُلام اپنے مَولا کی بارگاہ میں حاضِر ہو تو حق تو یہ ہے کہ سَر کے بَل چل کر آئے، میں تو پھر بھی پیدل حاضر ہوا ہوں۔ یقیناً اس عظیمُ الشّان بارگاہ کے مُناسِب بھی یہی ہے کہ بندہ جب وہاں جائے تو شاہانہ اور مُتَکبِّرانہ انداز نہ ہو بلکہ اِنْتہائی عاجزی واِنکساری کے ساتھ حاضری کی سَعادَت پائے۔ حدیثِ پاک میں بھی اس کی ترغیب ملتی ہے۔ چُنانچہ بارگاہِ رسالت میں کسی نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حاجی کو کیسا ہونا چاہیے؟ ارشاد فرمایا: پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا۔

(شرح السنہ للبغوی، کتاب الحج، باب وجوب الحج...الخ، ج۴، ص:۹، حدیث: ۱۸۴۰)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حرمینِ طیّبین کے مبارک سفر کی تمنّا ہر ایک عاشق کے دل میں ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمیں یہ سعادتیں حاصل ہوئی ہیں حَج کرنا ہو یا عُمرہ کرنا ہو، کسی بھی نِیَّت سے سُوئے حَرَم قدم بڑھانا، یقیناً بہت بڑی سَعادت کی بات ہے۔ اس پر اللہ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے کیونکہ ہم ایک ایسے مبارک سفر میں ہیں کہ جس میں قَدَم قَدَم پر اللہ کی رحمتوں اور اس کی برکتوں کی چھما چھم برسات نصیب ہوتی ہے۔ اگر اسی دوران دم نکل جائے اور جنَّتُ الْبَقِیْع میں دو گز جگہ مل جائے تو اس سے بڑھ کر اور کیا اِنعام ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں نامۂ اعمال میں قیامت تک نیک عمل کی نِیَّت کے مُطابِق ثواب بھی لکھا جاتا رہے گا۔ الغرض! اس مبارک سفر کے بڑے فوائد ہیں۔ آیئے !اس حوالے سے چند فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُن کر اپنے مقدّر پر رشک کرتے ہیں:

1. یہ گھر اسلام کا سُتُون ہے، جو حج یا عُمرہ کرنے والا اپنے گھر سے بیتُ اللہ شریف کے اِرادے سے نکلے، اگر اس کی رُوح قَبض ہو جائے تو اللہ کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اُسے جنَّت میں داخل فرمادے اور اگر وہ (حج کرکے) پلٹا تو اَجر و غنیمت کے ساتھ لوٹے گا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۹۰۳۳، ج۶، ص ۳۵۲۔ فردوس الاخبار للدیلمی، باب الھاء، الحدیث ۷۲۰۸، ج۲، ص ۳۸۲)

2. جو شخص اپنے گھر سے حج یا عُمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عُمرہ کرنے والے کا اَجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث ۴۱۰۰، ج۳، ص ۴۷۴)

3. جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہو گی، نہ حساب ہو گا اور اس

سے کہا جائے گا تُو جنَّت میں داخل ہو جا۔(المعجم الاوسط"، باب المیم، الحدیث:۵۳۸۸، ج۴، ص ۱۱۱)

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شَفاعت نگر کی ہے
زِندہ رہیں تو حاضریِ بارگاہ نصیب
مَر جائیں تو حیاتِ اَبَد عیش بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص:221،222)

اے زائرینِ حرمین! یقیناً مکۂ مُکَرَّمہ و مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی حاضری کی سَعادَت پانا ایسا اَنمول موقع ہے کہ یہ نصیب والوں کو ہی ملتا ہے، اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ ہمیں تو اپنی خُوش بَخْتی پر شکر کرنا چاہئے اور ہر وقت اپنے گُناہوں کو یاد کرتے اور خوفِ خُدا سے لَرزتے کانپتے ہوئے اس اُمّید کے ساتھ رہنا چاہیے کہ یہاں ہر وَقْت ہونے والی رحمتوں کی بارش میں ہمارے گناہ دھل جائیں گے

میں کرکے سِتَم اپنی جاں پر قرآن سے جَآءُوْكَ سُن کر
آیا ہوں بہت شَرمندہ سا سرکار توجہ فرمائیں

یاد رکھئے! اگر ہم ہر مُقدَّس مَقام پر اپنے گُناہوں کیوجہ سے شرمندہ ہوتے ہوئے توبہ کریں گے تو اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے گُناہ ضَرور مُعاف ہوجائیں گے۔ مگر افسوس! فی زَمانہ ایک تعداد ہے کہ جو اس مُقدَّس مقام کو دوسرے عام مقاموں کی طرح سمجھتی ہے۔ ان کے انداز سے تو یُوں لگتا ہے جیسے مَعَاذَ اللہ یہاں بھی پکنک مَنانے آئے ہیں۔ وہی ہلہ گلہ، وہی شور وغل اور نہ تھمنے والا ہنسی

مَذاق جاری ہوتا ہے۔ ہونا تو یُوں چاہیے کہ ہمیں یہ موقع مُیَسَّر آیا ہے تو اِسے اپنی سَعادتوں کی مِعْراج جان کر اس کے مَقْصَد کو سمجھتے ہوئے اس کی حد دَرَجہ تعظیم کی جائے۔ اس مقام کی عظمت واَہَمِّیَّت بیان کرتے ہوئے اَعْلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں،

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذَرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سَر کی ہے (حدائقِ بخشش ص۲۱۸)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اس مُبارَک سفر کی تعظیم بَجا لائیں، اور اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کوئی ایسی بات نہ سَرزَد ہو کہ جس کے سبب سارا سفر ہی بیکار ہو جائے۔ بعض نادان لوگ ان مُقدّس مَقامات پر بھی مَذاق مَسْخَری سے باز نہیں آتے اور دُنیا جہان کی باتوں میں مشغول رہ کر ان کا تَقَدُّس پامال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ بعض لوگ یہاں پر بھی موبائل فون کا بِلا ضرورت اِستعمال کرتے ہیں، بعض نادان ان مقدس مقامات پر اپنی تصاویر خود ہی بنا کر اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کرتے ہیں اور دُوسروں کے لیے تشویش کا باعث بھی بنتے ہیں۔ نہ جانے ایسے لوگوں کی ان حرکتوں سے کتنوں کے حج و عُمرہ خراب ہوتے ہوں گے اور اُن کے ذَوق و شَوق میں خلل پیدا ہوتا ہو گا۔

اگر ہم اَولیائے کاملین اور بُزرگانِ دین کے زندگیوں کا مُطالَعہ کریں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ یہ حضرات اِنْتِہائی اَدب و تعظیم کے ساتھ سَفرِ حج پر آتے، اللہ پاک سے رو رو کر مُناجات کرتے، اپنے گُناہوں کی معافی مانگتے، عاجزی و اِنکساری اپناتے اور خوفِ خدا اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر آتے ان کی صُحبت کی بَرَکت سے دوسرے لوگ بھی ان کے رَنگ میں رَنگ جایا کرتے تھے۔ آیئے! ایک نہایت اِیْمان اَفروز حکایت سُنتے ہیں۔ چُنانچہ،

حضرتِ مُخَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت بُہَیْم عِجْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: میرا حج کا اِرادہ ہے کسی کو میرا رفیقِ سفر بنا دیجئے۔ چُنانچِہ میں نے اپنے ایک پڑوسی کو اُن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر آمادہ کرلیا۔ دوسرے دن میرا پڑوسی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: میں حضرتِ بُہَیْم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ میں نے حیرت سے کہا: خُدا کی قسم! میں نے کُوفہ بھر میں ان جیسا بااَخلاق آدمی نہیں دیکھا، آخِر کیا وَجہ ہے کہ تم ان کی رَفاقت سے خُود کو مَحروم کر رہے ہو؟ وہ بولا: میں نے سُنا ہے کہ وہ اکثر روتے رہتے ہیں، اِس لیے ان کے ساتھ میرا سفر خُوشگوار نہیں رہے گا۔ میں نے اُس کو سمجھایا کہ یہ بَہُت اچھّے بُزُرگ ہیں، ان کی صُحبت اِنْ شَآءَ اللہ تمہارے لیے نہایت نفع بَخْش ہو گی، وہ مان گیا۔ جب سفر کے لیے اُونٹوں پر سامان لادا جانے لگا تو حضرتِ بُہَیْم عِجْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک دیوار کے قریب بیٹھ کر رونے میں مشغول ہوگئے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی داڑھی مبارَک اور سینہ اَشکوں سے تَر ہو گیا اور آنسو زمین پر ٹَپ ٹَپ گرنے لگے۔ میرے پڑوسی نے گھبرا کر مجھ سے کہا: ابھی تو سفر کی شُروعات ہیں اور ان کا یہ حال ہے، خُدا جانے آگے کیا عالَم ہو گا! میں نے اِنْفِرادی کوشِش کرتے ہوئے کہا: گھبرائیے نہیں سفر کا مُعامَلہ ہے، ہو سکتا ہے بال بچّوں کی جُدائی میں رو رہے ہوں اور آگے چل کر قَرار آجائے۔

حضرت بُہَیْم عِجْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ بات سُن لی اور فرمایا: وَاللہ! ایسی بات نہیں، اِس سفر کے سبب مجھے "سَفرِ آخِرت" یاد آگیا۔ یہ فرماتے ہی چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ پڑوسی نے پھر پریشانی کے عالَم میں مجھ سے کہا: میں ان کے ہمراہ کیسے رہ سکوں گا! ہاں ان کا سفر حضرت داؤد طائی اور سلام اَبُو اَلْاَحْوَص رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا کے ساتھ ہونا چاہیے کیونکہ یہ دو حضرات بھی بَہُت روتے ہیں، اُن کے ساتھ ان کی ترکیب خُوب رہے گی اور مل کر خُوب رویا کریں گے۔ میں نے پھر پڑوسی کی ہمّت بندھائی، آخِرکار وہ

اُن کے ساتھ سَفرِ مدینہ پر روانہ ہو گیا۔ حضرتِ مُحَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حج سے ان کی واپسی ہوئی تو میں اپنے پڑوسی حاجی کے پاس گیا، اُس نے بتایا: اللہ پاک آپ کو جزائے خَیر دے، میں نے ان جیسا آدَمی کہیں نہیں دیکھا، حالانکہ میں مالدار تھا پھر بھی غریب ہونے کے باوُجُود وہ مجھ پر خُوب خَرْچ کرتے تھے، بوڑھے ہونے کے باوُجُود روزے رکھتے، مُجھ بے روزہ جَوان کے لیے کھانا بناتے اور میری بے حَد خِدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: آپ تو ان کے رونے کے سبب پریشان ہوتے تھے اب کیا ذِہْن ہے؟ کہا: پہلے پہل میں بلکہ دیگر قافِلے والے بھی ان کے رونے کی کَثْرت سے گھبرا جاتے تھے مگر آہِستہ آہِستہ ان کی صُحبت کی بَرَکت سے ہم پر بھی رِقّت طاری ہونے لگی اور ان کے ساتھ ہم سب بھی مل کر روتے تھے۔

حضرتِ مُحَوَّل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: اِس کے بعد میں حضرت بُہَیْم عِجْلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور اپنے پڑوسی حاجی کے بارے میں دریافْت کیا تو فرمایا: بَہُت اچھا رفیق (ساتھی) تھا، ذِکْرُ اللہ اور قرآنِ کریم کی تلاوت کی کثرت کرتا تھا اور اس کے آنسو بہت جلد بہہ جایا کرتے تھے۔ اللہ پاک تم کو جزائے خَیر عطا فرمائے۔ (البحر العمیق ج۱ص ۳۰۰ مُلَخَّصًا، از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۱۱۸)

یادِ نبیِّ پاک میں روئے جو عُمر بھر
مَولا مجھے تلاش اُسی چشمِ تَر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ کہ ہمارے اَسلاف جب حج کے لئے آتے تو ہر وَقْت ذِکْرُ اللہ اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتے، خوفِ خُدا میں آنسو بہاتے، اپنے

رُفقاء کی خُوب خَیر خواہی فرماتے۔ان کے حُسنِ اَخلاق اور عادت و کردار سے مُتأثر ہو کر ان کے ساتھ آنے والے بھی اِنہی کے رَنگ میں رَنگ جاتے۔اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف جب کسی سفر پر جاتے، یہاں تک کہ سَفرِ حج جیسے مُبارَک اور مُقدَّس سفر پر بھی آتے، تب بھی اُنہیں سَفرِ آخرت یاد آجاتا اور فکرِ آخرت میں اس قَدَر آنسو بہاتے کہ داڑھی مُبارَک آنسوؤں سے تَر ہو جاتی۔جب کہ ایک طرف ہم ہیں کہ سَفرِ آخرت کے بارے میں سوچنا تو دَر کنار، گویا ہم نے دُنیا میں ہمیشہ رہنے اور اس کی رنگینیوں میں بَدمَست رہنے کو ہی مَقصدِ حیات سمجھ رکھا ہے۔حالانکہ عقلمند وہی ہے جو دُنیا کے ہر ہر عمل پر فکرِ آخرت کرتا رہے، رات کو جب سونے لگے تو قبر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں نرم و ملائم بستر نہیں ہو گا بلکہ سخت زمین میرا بچھونا ہو گی، جب ٹھنڈا اور میٹھا پانی اپنے حلق سے اُتارے تو محشر کی پیاس کو یاد کرے کہ اس دن حلق خُشک اور زَبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔جس وَقت گرمی کی شِدَّت سے جینا دُشوار ہو اس وَقت روزِ محشر کی گرمی کو یاد کرے کہ قیامت کا پچاس ہزار (50,000) سالہ دن ہو گا، سُورج سَوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، اس کی تپش سے بچنے کے لئے کوئی سایہ مُیَسَّر نہ ہو گا، دَہکتی ہوئی زمین پر ننگے پاؤں کھڑا کر دیا جائے گا، گرمی اور پیاس سے بُرا حال ہو گا۔اللہ ہمیں اپنے دُنیوی مُعاملات شریعت کے مُطابق گُزارنے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی خُوب خُوب تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھ پہ چشمِ شفا کیجئے	دُور بارِ گناہ کیجئے
مال کے جال میں پھنس گیا	مجھ کو آقا رِہا کیجئے
یانبی آپ ہی کچھ علاج	نفس و شیطان کا کیجئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس مبارک و مقدّس مقام کی حاضری مُقدَّر کی بات ہے۔ کتنے ہی مالدار ایسے ہیں جو حسرتِ خاک بوسیِ طیبہ میں آہیں بھرتے ہیں، یہاں آنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں مگر آ نہیں پاتے اور کتنے ہی غریب و نادار اَفراد ایسے ہوتے ہیں جن کے پاس یہاں آنے کے بظاہر اسباب نہیں ہوتے مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ خُوش نصیب لوگ مَکّۂ مُکرّمہ، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی زیارت سے مُشرَّف ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حج و زِیارتِ مدینہ میں تڑپنے والے ایک شخص کا واقعہ نقل فرماتے ہیں: میں مسلسل تین (3) سال سے حج کی دعا کر رہا تھا لیکن میری یہ حسرت دل ہی میں رہی۔"

کر رہے ہیں جانے والے، حج کی اب تیّاریاں رہ نہ جاؤں میں کہیں، کر دو کرم پھر یا نبی
مجھ پہ کیا گُزرے گی آقا! اس برس گر رہ گیا میرا حالِ دل تو ہے، سب تم پہ ظاہر یا نبی

(وسائلِ بخشش، ص: ۳۷۶،۳۷۷)

چوتھے سال حج کا موسِم قریب تھا۔ میرے دل میں زیارتِ حرمینِ شَرِیْفَیْن کی خواہش مچل رہی تھی۔ اللہ کا کرم ہوا میری دُعا کی قَبولیّت کچھ اس اَنداز میں ہوئی کہ ایک رات جب میں سویا تو میری دل کی آنکھیں کُھل گئیں، سوئی ہوئی قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، مجھے رحمتِ عالَم، نُورِ مجسّم، رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت نصیب ہوئی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تُم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔" میری آنکھ کُھلی تو دِل خُوشی سے جُھوم رہا تھا۔ بارگاہِ نَبوّت

سے حج کی اِجازت مل چکی تھی۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی میٹھی میٹھی آواز اب تک کانوں میں رَس گھول رہی تھی، میں بہت شاداں وفرحاں تھا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ تو ہے نہیں، میں تو بالکل بے سروسامان ہوں۔ بس اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہوگیا۔ دوسری رات پھر خواب میں حُضُور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دِیدار ہوا لیکن میں اپنی بے سَروسامانی کا ذِکْر نہ کرسکا۔ اسی طرح تیسری رات بھی بارگاہِ نَبوَّت سے حکم ہوا کہ "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" میں نے سوچا اگر دوبارہ خواب میں میرے آقا ومولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو میں اپنی بے سَروسامانی کے مُتَعَلِّق عرض کروں گا۔

پاس مال و زَر نہیں، اُڑنے کو بھی پَر نہیں
کر دو کوئی اِنتظام، تم پر کروڑوں سَلام

چوتھی رات پھر مدینے کے تاجْوَر، سلطانِ بحر وبر، محبوبِ رَبِّ اَکْبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے گھر میں جَلْوہ گری فرمائی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھ سے یہی اِرْشاد فرمارہے تھے: "تم اس سال حج کو چلے جانا۔" میں نے دَسْت بَسْتہ عرض کی: "میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں۔" اِرْشاد فرمایا: "کیوں نہیں! تم اپنے مکان کی فُلاں جگہ کھودو وہاں تمہارے دادا کی زِرہ مَوْجُود ہوگی۔" اتنا فرماکر نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف لے گئے۔ صُبح جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت خُوش تھا۔ نمازِ فجر اَدا کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرہ مَوْجُود تھی۔ وہ ایسی نئی تھی گویا اسے کسی نے

اِستعمال ہی نہ کیا ہو۔ میں نے اسے چار ہزار(4000) دینار میں بیچا اور اللہ کا شکر اَدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نظرِ عنایت سے اَسبابِ حج کا خُود ہی اِنتظام ہو گیا۔ میں زادِ راہ خرید کر حجاج کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اب ہمارا قافلہ سُوئے حرم رَواں دَواں تھا۔ حرم شریف پہنچ کر مَناسکِ حج اَدا کئے۔ اب واپسی کا اِرادہ تھا میں وہاں کے مَناظر پر اَلوَداعی نظر ڈال رہا تھا۔ جُدائی کا وَقْت قریب آتا جارہا تھا۔ میں نوافل اَدا کرنے "اَبْطَح" کی جانب گیا۔ وہاں کچھ دیر آرام کے لئے بیٹھا تو اُونگھ آگئی، سَر کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اور دل کی آنکھیں کُھل رہی تھیں۔ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنا نُورانی چہرہ چمکاتے مُسکراتے ہوئے تشریف لائے اور اِرْشاد فرمایا: "اے خُوش بخت! اللہ نے تیری سَعْی کو قَبول فرمالیا ہے۔ (عیون الحکایات، ص:۳۲۶)

جسے چاہا دَر پہ بُلا لیا، جسے چاہا اپنا بُلا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے، یہ بڑے نصیب کی بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم نے سُنا کہ عاشقانِ رسول کا سَفرِ حج کرنے کا اَنداز کیسا ہوتا تھا۔ وہ جب حج کے لیے یہاں آتے تو نہایت رِقّتِ قلبی کے ساتھ، اپنے گُناہوں کو یاد کرتے، لَرزاں و تَرساں اس بارگاہِ والا تبار میں حاضر ہوتے۔ لباس بَھٹا ہوا، سَر مٹی سے اَٹا ہوا، فقیروں مسکینوں کی سی صُورت بنا کر وہ اس دربارِ گوہر بار میں حاضر ہوتے اور حدیثِ پاک میں بھی یہی ترغیب دِلائی گئی ہے کہ حاجی کو پَراگندہ سَر، میلا کُچیلا ہو کر حاضر ہونا چاہیے، جبکہ افسوس! کہ ہم نے اپنے اَسْلاف کے طریقے کو چھوڑ کر نِہایت عُمدہ و نفیس سُوٹ پہن کر اس مُقدّس سفر کو بھی دُنیا کے باقی سفروں کی

طرح پکنک کا ذَریعہ سمجھ رکھا ہے، ہمارے بُزرگانِ دین تو اس اَدا سے عازمِ سفر ہوتے کہ جو ان کے ساتھ چلتا وہ بھی ان کے رنگ میں ڈَھلتا چلا جاتا، رونا دھونا اور یادِ خدا میں مدہوش رہنا اس کا بھی معمول بن جاتا۔ کاش! کہ ہمیں بھی ایسی ہی رِقّتِ قلبی کے ساتھ اس پاک بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے،

حج کا طریقہ:

آیئے! اب چند فنگر ٹپس پر حج کا طریقہ یاد کرتے ہیں:

حج پانچ دنوں میں ہوتا ہے، جس میں فرائض اور واجبات شامل ہیں۔

ابھی جو بارہ باتیں بیان کی جائیں گی انہیں یاد رکھیں گے تو حج کرنا آسان ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

نمبر ایک: حج کا احرام۔ (دو سفید چادریں، حج کی نیت، تلبیہ و دعا)

نمبر دو: مِنٰی کا پہلا قیام۔ (پانچ نمازیں آٹھویں کی ظہر سے نویں کی فجر تک)

نمبر تین: وقوفِ عرفات۔ (دو نمازیں ظہر عصر۔ اپنے اوقات میں ادا کرنا)

نمبر چار: وقوف مزدلفہ۔ (مغرب عشا ملا کر پڑھنی ہے۔ آرام کے بعد رمی کے لیے کنکریاں جمع کرنی ہے۔ نماز فجر اس کے وقت میں ادا کرنی ہے)

نمبر پانچ: دسویں کی رمی۔ (بڑے شیطان یعنی جمرۂ عقبہ کی رمی کرنی ہے۔)

نمبر چھ: حج کی قربانی۔ (قربانی کا جانور قربانی کی شرائط کے مطابق ہونا چاہیے۔)

نمبر سات: حلق یا تقصیر۔

نمبر آٹھ: طواف الزیارۃ۔

نمبر نو: حج کی سعی۔

نمبر دس: گیارہویں کی رمی۔ (تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے)

نمبر گیارہ: بارہویں کی رمی۔ (تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے)

نمبر بارہ: طوافِ وداع یا طوافِ رخصت۔

(1) احرام

حج کے لیے اگر آپ نے احرام نہیں باندھا تو باندھ لیجئے، یہ احرام 8 ذوالحجہ کو بھی باندھ سکتے ہیں مگر سہولت 7 کو رہے گی کیوں کہ معلم اپنے اپنے حاجیوں کو ساتویں کی عشاء کے بعد سے مِنٰی شریف پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ مسجدِ حرام میں غیر مکروہ وقت میں احرام کے دو نفل ادا کر کے معنی پر نظر رکھتے ہوئے اس طرح حج کی نیت کیجئے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَ اَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں تو میرے لیے اسے آسان کر اور مجھ سے قبول فرما اور اس میں میری مدد کر اور میرے لیے اس میں برکت دے، نیت کی میں نے حج کی اور اللہ پاک کے لیے اس کا احرام باندھا۔

(2) مِنٰی کا پہلا قیام۔ (پانچ نمازیں آٹھویں کی ظہر سے نویں کی فجر تک)

تمام حاجیوں کے لیے مدنی پھول

تمام حُجّاجِ کِرام (قارِن، مُتَمَتِّع اور مُفرِد) سب کے سب مِنٰی شریف جانے کیلئے مکّۂ مُعظّمہ میں آٹھویں ذُوالحِجّہ کے اِنتِظار میں اپنی زندگی کے حسین لمحات گزار رہے ہیں۔ پیارے عاشقانِ رسول! یہ وہ مقدّس گلیاں ہیں جن میں ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ طیّبہ

کے کم وبیش 53 سال گزارے ہیں، یہاں ہر جگہ مَحبوبِ اَکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم ہیں، اِن مبارَک گلیوں کا خوب خوب اَدَب کیجئے۔ خبر دار! گناہ تو کُجا گناہ کا تَصَوُّر بھی نہ آنے پائے کہ حُدودِ حَرَم میں اگر ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے تو گُناہ بھی لاکھ گُنا ہے۔ گالی گلوچ، غیبت، چغلی، جھوٹ، بدنِگاہی، بدگمانی وغیرہ ہمیشہ حرام ہیں مگر یہاں کا جُرم تو لاکھ گُنا ہے۔ ہرگز ایسی حَماقت مَت کیجئے کہ حَلْق کرواتے ہوئے ساتھ ہی مَعَاذَ اللہ! داڑھی بھی مُنڈوا دی! خبر دار! داڑھی مُنڈوانا یا کتَروا کر ایک مُٹّھی سے چھوٹی کر ڈالنا دونوں حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور یہاں تو اگر ایک بار بھی یہ حرکت کریں گے تو لاکھ بار حرام کا گناہ ملے گا۔

آٹھویں شب ہے، بعدِ نَمازِ عشاء ہر طرف دُھوم پڑی ہے، سب کو ایک ہی دُھن ہے کہ مِنٰی چلو! آپ بھی تیّار ہو جایئے، اپنی ضَرورِیات کی اَشیاء مَثَلاً تسبیح، مُصلّٰی، قِبلہ نُما، گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل، ضَرورت کی دوائیں، مُعلِّم کا ایڈریس اور یہ تو ہر وَقْت ساتھ ہی ہونا چاہیے تاکہ راستہ بھول جانے یا اِدِھر اُدھر ہو جانے یا بے ہوشی کی صُورت میں کام آئے۔ اگر حَجَّنیں ساتھ ہیں تو سبز یا کسی بھی نمایاں رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا ان کے سر کی پچھلی جانِب بُرقع میں سی لیجئے، تاکہ بھیڑ بھاڑ میں پہچان ہو سکے، راہ چلتے خُصُوصاً رَش میں انہیں اپنے آگے رکھئے اگر آپ آگے رہے اور یہ زیادہ پیچھے رہ گئیں تو بچھڑ سکتی ہیں۔ اَخراجات برائے طَعام و قُربانی وغیرہ وغیرہ ساتھ لینا نہ بھولئے، چولھا نہ لیجئے کہ وہاں مَنْع ہے۔ اگر ممکن ہو تو مِنٰی، عَرَفات، مُزدَلِفہ وغیرہ کا سفر پیدل ہی طے کیجئے کہ جب تک مکّہ شریف پلٹیں گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔

شب عرفہ کی دعا

آنے والی رات شبِ عرفہ ہے۔ ممکن ہو تو یہ رات ضرور عبادت میں گزاریئے کہ سونے کے دن بہت پڑے ہیں۔ ایسے مواقع بار بار کہاں نصیب ہوتے ہیں۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص عرفے کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ پاک سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطعِ رحم (یعنی رشتے داری کاٹنے) کا سوال نہ کرے۔ وہ دعا یہ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بُلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اُسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اُس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اُس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اُسی کی مِلک ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ کہ اُس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں، مگر اُسی کی طرف۔

نویں رات مِنٰی میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے:

راتوں رات مُعلِّموں کی بسیں سُوئے عَرَفات شریف چل پڑتی ہیں اور مِنٰی شریف میں نَویں رات گزارنے کی سُنَّتِ مُؤَکَّدہ لاکھوں حاجیوں کی فوت ہو جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: اگر رات کو مِنٰی میں رہا مگر صبحِ صادِق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو بُرا

کیا۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۰) معلومات کی کمی کے باعث بے شُمار حُجّاج صبحِ صادِق سے قبل ہی نمازِ فجر ادا کر لیتے ہیں! جلد بازی سے کام لینے کے بجائے حاجی صاحِبان اپنے مُعلّم سے مل کر مِنٰی شریف میں رات گزارنے کی ترکیب بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کیلئے طُلُوعِ آفتاب کے بعد بس کا بندوبَست ہو جائیگا۔

چلو عَرفات چلتے ہیں وہاں حاجی بنیں گے ہم
گنہ سے پاک ہوں گے لوٹ کے جس دم چلیں گے ہم

(رفیق الحرمین، ص ۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

یوم عرفہ کے دو عالیشان فضائل:

(1) مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عرفے سے زیادہ کسی دن میں اللہ پاک اپنے بندوں کو جہنَّم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات (یعنی فخر) فرماتا ہے۔(مسلم ص ۷۰۳ حدیث ۱۳۴۸)

(2) حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک میں ہے کہ عرفے سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غَیظ (یعنی سخت غصّے) میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رَحمت کا نُزول اور اللہ پاک کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ مُعاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔(موطّا امام مالک ج ۱ ص ۳۸۶ حدیث ۹۸۲ از رفیق الحرمین، ص ۱۵۷)

وقوفِ عرفات شریف کے چند مدنی پھول:

(1) جب دوپَہَر قریب آئے تو نہائیں کہ سُنَّتِ مُؤکّدہ ہے اور اگر نہانا ممکن نہ ہو سکے تو صِرف وُضو

کرنا چاہیے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۳)(2) آج یعنی 9ذُوالحِجَّہ کو دوپہر ڈھلنے (یعنی نَمازِ ظہر کا وَقت شروع ہونے) سے لے کر دسویں کی صبحِ صادِق کے دَرمیان جو کوئی اِحرام کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوا وہ حاجی ہو گیا، آج یہاں کا وُقوف حج کا رُکنِ اعظم ہے۔(3) عَرَفات شریف میں وَقتِ ظُہر میں ظُہر و عَصر مِلا کر پڑھی جاتی ہے۔ مگر اِس کی بعض بھی شرائِط ہیں۔(4) حاجی کو آج بے روزہ ہونا اور ہر وَقت باوُضو رہنا سُنَّت ہے۔(5) جَبَلِ رَحمت کے قریب جہاں سیاہ پتّھر کا فرش ہے وہاں وُقُوف کرنا افضل ہے۔(6) وُقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجِب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وُقُوف ہو گیا وُقوف میں نیّت اور رُو بقبلہ ہونا افضل ہے۔(7) نمازوں کے بعد فوراً وُقوف کرنا سنَّت ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۴ از رفیق الحرمین، ص ۱۵۹تا۱۶۰)

عرفات کے وظائف اور چند دعائیں

وقوفِ عرفات میں پڑھنے کی کئی دعائیں ہیں۔ رفیق الحرمین میں کئی دعائیں موجود ہیں۔ آپ اس کتاب کو اپنے پاس رکھئے۔ چاہیں تو اس سے دیکھ کر دعائیں پڑھیں۔ مگر یاد کر لینا بہتر ہے۔ آیئے! کچھ دعائیں ہم سنتے ہیں:

پہلی دعا

دوپہر کے وقت دورانِ وقوف مَوقِف میں مندرجۂ ذیل کلمہ توحید، سورۂ اخلاص شریف اور پھر اس کے بعد دیا ہوا درود شریف سو سو بار پڑھنے والے کی بحکمِ حدیث بخشش کر دی جاتی ہے، نیز اگر وہ تمام عرفات شریف والوں کی سفارش کر دے تو وہ بھی قبول کر لی جائے۔

کلمۂ توحید 100 بار پڑھئے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

پھر سورۂ اخلاص شریف 100 بار۔

پھر یہ درودِ پاک 100 بار پڑھنا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ

دوسری دعا:

ابن ابی شیبہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اور انبیا کی دُعا عرفہ کے دن یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِیْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ وَشَرِّ بَوَآئِقِ الدَّھْرِ

بہارِ شریعت میں ہے: اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی دعائیں کافی ہیں۔ درود شریف و تلاوتِ قرآن مجید سب دُعاؤں سے زیادہ مفید یعنی فائدہ مند ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص۱۶۹)

مزدلفہ کو روانگی

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عَرَفات شریف سے جانبِ مُزْدَلِفہ شریف چلئے، راستے بھر ذِکْر ودُرُود اور دُعا ولَبَّیک وزاری و بُکاء (یعنی رونے دھونے) میں مصروف رہو۔ کل میدانِ عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللّٰہ مُعاف ہوئے یہاں حُقُوقُ العِبَاد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۳،۱۱۳۱)اے لیجئے! مُزْدَلِفہ شریف آگیا! ہر طرف چہل پہل اور خوب رونق لگی ہوئی ہے، مُزْدَلِفہ کے شُروع میں کافی رَش ہوتا ہے، آپ بے دھڑک آگے سے خوب آگے بڑھتے چلے جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اندر کی طرف کافی کُشادہ جگہ مل جائے گی مگر یہ اِحتیاط رہے کہ کہیں مِنٰی شریف کی حد میں داخِل نہ ہو جائیں۔ پیدل چلنے والوں کیلئے مشورہ ہے کہ مُزْدَلِفہ میں داخِل ہونے سے پہلے پہلے استنجا وُضو کی ترکیب بنالیں ورنہ بھیڑ میں سخت آزمائش ہو سکتی ہے۔

مغرب وعشا ملا کر پڑھنے کا طریقہ:

یہاں آپ کو ایک ہی اَذان اور ایک ہی اِقامت سے نَمازِ مغرِب وعشاء وقتِ عشاء میں ادا کرنی ہیں، لہٰذا اَذان واِقامت کے بعد پہلے مغرِب کے تین فَرض ادا کر لیجئے، سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کے فرض پڑھئے پھر مغرِب کی سُنَّتیں، نفلیں (اوّابین) اِس کے بعد عشاء کی سُنَّتیں، نفلیں اور وِتر و نوافل ادا کیجئے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۲)

کنکریاں چن لیجئے

آج کی شب بعض اکابِر عُلَماء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے نزدیک لَیْلَۃُ القَدر سے بھی افضل ہے، یہ رات غفلت یا خوش گپّیوں میں ضائع کرنا سخت محرومی ہے، ہو سکے تو ساری رات لَبَّیک اور ذِکْر و دُرُود میں گزاریئے۔(ایضاً ص ۱۱۳۳) رات ہی میں شیطانوں کو مارنے کے لیے پاک جگہ سے اُنچاس کنکریاں کھجور کی

گٹھلی کی سائز کے برابر چُن لیجئے بلکہ کچھ زِیادہ لے لیجئے تاکہ وار خالی جانے وغیرہ کی صُورت میں کام آسکیں، ان کو تین بار دھو لیجئے، کنکریاں بڑے پتّھر کو توڑ کر نہ بنایئے۔ ناپاک جگہ سے یا مسجِد سے یا جَمرے کے پاس سے کنکریاں مت لیجئے۔

ایک ضروری احتیاط

آج نَمازِ فجر اَوّل وَقْت میں ادا کرنا افضل ہے مگر نَماز اُس وَقْت ادا کیجئے جب کہ صُبحِ صادِق یقینی طور پر ہو جائے۔ عُموماً مُعلّم کے آدمی بَہُت جلدی مچاتے ہیں اور ابتِدائے وقتِ فجر سے پہلے ہی ”صلوٰہ صلوٰہ“ چِلّانا شُروع کر دیتے ہیں اور بعض حُجّاج وَقْت سے قَبل ہی نَماز ادا کر لیتے ہیں! آپ ایسا مت کیجئے بلکہ دوسروں کو بھی نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیجئے کہ ابھی وَقْت نہیں ہوا، جب توپ کا گولہ چُھوٹے تب نَماز ادا کیجئے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۸۲ تا ۱۸۳)

وقوفِ مزدلفہ:

مُزدَلِفہ میں رات گزارنا سُنّتِ مؤکّدہ ہے مگر اِس کا وُقوف واجِب ہے۔ وُقوفِ مُزدَلِفہ کا وَقْت صُبحِ صادِق سے لے کر طُلُوعِ آفتاب تک ہے، اِس کے درمِیان اگر ایک لمحہ بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہو گیا، ظاہِر ہے کہ جس نے فجر کے وَقْت میں مُزدلِفہ کے اندر نَمازِ فجر ادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہو گیا، جو کوئی صُبحِ صادِق سے پہلے ہی مُزدَلِفہ سے چلا گیا اُس کا واجِب تَرْک ہو گیا، لہٰذا اُس پر دَم واجِب ہے۔ ہاں، عورت، بیمار یا ضَعِیف یا کمزور کہ جنہیں بھیڑ کے سبب اِیذا پہنچنے کا اَندیشہ ہو اگر مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۳۵)

کوہِ مَشْعَرُالْحرام پر اگر جگہ نہ ملے تو اُس کے دامَن میں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو وادیِ

مُحَسِّر (مُ۔ حَس۔ سِر) کے سوا کہ یہاں وقوف کرنا ناجائز ہے جہاں جگہ مل جائے وُقوف کیجئے اور وُقوفِ عَرَفات والی تمام باتیں یہاں بھی ملحُوظ رکھئے یعنی لَبَّیک کی کثرت کیجئے اور ذِکر و دُرُود اور دُعا میں مشغول ہو جایئے۔ (ایضاً ص ۱۱۳۳) اِنْ شَآءَ اللہ! جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے کہ کل عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللہ مُعاف ہوئے تھے یہاں حُقُوقُ العِباد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۸۴)

وقوفِ مزدلفہ کی کئی دعائیں ہیں۔ کچھ دعائیں رفیق الحرمین میں بھی موجود ہیں۔ آپ اس کتاب کو اپنے پاس رکھئے۔ چاہیں تو اس سے دیکھ کر دعائیں پڑھیں۔ مگر یاد کر لینا بہتر ہے۔

دسویں کا پہلا کام رمی کرنا

مُزدَلِفہ شریف سے مِنٰی شریف پہنچ کر سیدھے جَمْرَۃُ العَقَبَہ یعنی بڑے شیطان کی طرف تشریف لایئے، آج صِرْف اِسی ایک کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے کعبۂ شریف کی سَمْت معلوم کر لیجئے پھر جَمرے سے کم از کم پانچ ہاتھ (یعنی تقریباً ڈھائی گز) دُور (زِیادہ کی کوئی قید نہیں) اِس طرح کھڑے ہوں کہ مِنٰی آپ کے سیدھے ہاتھ پر اور کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے اور مُنہ جَمرے کی طرف ہو، سات کنکریاں اپنے اُلٹے ہاتھ میں رکھ لیجئے بلکہ دو تین زائد لے لیجئے۔

اب سیدھے ہاتھ کی چٹکی میں لے کر اور ہاتھ اچّھی طرح اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہِر ہو ہر بار بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ایک ایک کر کے سات کنکریاں اِس طرح ماریئے کہ تمام کنکریاں جمرے تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے تک گریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی لَبَّیْک کہنا موقوف کر دیجئے جب سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ رُکیے، نہ سیدھے جایئے نہ دائیں بائیں بلکہ فوراً ذِکر و دُعا کرتے ہوئے پَلٹ آیئے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۹۳) (فوراً پلٹنا ہی سنّت ہے مگر اب جدید تعمیرات کے سبب پلٹنا

ممکن نہیں رہا لہٰذا کنکریاں مار کر کچھ آگے بڑھ کر "یوٹرن" کی ترکیب کرنی ہوگی (رفیق الحرمین، ص ۱۸۶))

رمی کے وقت کا مسئلہ:

دسویں کی رَمی طُلُوعِ آفتاب سے لے کر زَوال تک سنَّت ہے، زَوال (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک مُباح (یعنی جائز) ہے اور غُروبِ آفتاب سے صُبحِ صادِق تک مکروہ ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۰)

اسلامی بہنوں کی رمی:

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مَرْدِ بلا عُذر عورَتوں کی طرف سے رَمی کر دیا کرتے ہیں اِس طرح اِسلامی بہنیں رَمی کی سَعادت سے مَحروم رَہ جاتی ہیں اور چُونکہ رَمی واجِب ہے لہٰذا تَرکِ واجِب کے سبب اُن پر دَم بھی واجِب ہو جاتا ہے لہٰذا اِسلامی بہنیں اپنی رَمی خود ہی کریں۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۰)

قربانی کے دو مدنی پھول:

(1) دسویں کو بڑے شیطان کی رَمی کرنے کے بعد قُربان گاہ تشریف لائیے اور قُربانی کیجئے، یہ وہ قُربانی نہیں جو بقَرہ عید میں ہُوا کرتی ہے بلکہ حج کے شکرانے میں قارِن اور مُتَمَتِّع پر واجِب ہے چاہے وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو، مُفرِد کے لئے یہ قُربانی مُستحب ہے چاہے وہ غنی (مالدار) ہو۔ (2) دسویں کو قُربانی کرنا افضل ہے گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں کو غُروبِ آفتاب پر قُربانی کا وَقْت ختم ہو جاتا ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۲ و ۱۹۴)

حَلْق یا تَقْصِیر کے مدنی پھول:

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج۲ص ۱۳۵ حدیث ۳)

ایک اور حدیثِ پاک ہے: سر مُونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا، وہ تیرے لیے قِیامت کے دن نور ہو گا۔ (اَیضاً)

کچھ مسائل بھی سماعت فرمائیں: (1) حَلْق یا تَقصِیر سے پہلے اگر ناخُن کتروائیں گے یا خط بنوائیں گے تو کَفّارہ لازِم آئے گا۔ اِس موقع پر سر مُنڈوانے کے بعد مُونچھیں تَرشوانا، مُوئے زیرِ ناف دُور کرنا مُستَحَب ہے۔ (2) حَلْق یا تَقصِیر کا وَقْت اَیّامِ نَحْر یعنی 10، 11 اور 12 ذُوالْحِجَّہ ہے اور افضل 10۔ اگر بارہویں کے غروبِ آفتاب تک حَلْق یا قَصْر نہ کیا تو دَم لازِم آئے گا۔ (عالمگیری ج۱ص ۲۳۱، رَدُّالْمُحتار ج۳ص ۶۱۶) (3) حَلْق یا قَصْر منٰی شریف میں سنَّت ہے جبکہ حُدُودِ حَرَم میں واجِب۔ اگر حُدُودِ حَرَم سے باہَر کیا تو دَم واجِب ہو گا۔ (4) حَلْق یا تَقصِیر کے دَوران یہ تکبیر پڑھتے رہیے اور فارِغ ہو کر بھی پڑھئے۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۶ تا ۱۹۸)

طوافُ الزِّیارَۃ کے مدنی پھول:

(1) طَوافُ الزِّیارۃ کو "طوافِ اِفاضہ" بھی کہتے ہیں یہ حج کا دوسرا رُکن ہے، اِس کا وَقْت 10 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کی صبحِ صادِق سے شُروع ہوتا ہے اِس سے قَبل نہیں ہو سکتا۔ اس میں چار پھیرے فرض ہیں بِغیر اس کے طواف ہو گا ہی نہیں اور حج نہ ہو گا اور پورے سات کرنا واجِب ہے۔

(2) باوُضو اور ستر عورَت کے ساتھ طَواف کیجئے۔ (اکثر اسلامی بہنوں کی کلائیاں دَورانِ طواف کُھلی

ہوتی ہیں اگر ”طوافُ الزّیارۃ“ کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ اس طرح کئے کہ چہارم (1/4) کلائی یا چوتھائی (1/4) سر کے بال کُھلے تھے تو دم واجِب ہو گیا۔ اگر ستر عورت کے ساتھ اس طواف کا اعادہ (یعنی نئے سرے سے) کرلیا تو دم ساقِط ہو جائے گا)

(3) طَواف سے فارِغ ہو کر دو رَکعَت ”واجِبُ الطَّواف“ بدستور ادا کیجئے اِس کے بعد ”مُلتَزَم“ پر بھی حاضِری دیجئے اور ”آبِ زَم زَم“ بھی خوب پیٹ بھر کر نوش کیجئے۔ (رفیق الحرمین، ص۱۹۹تا۲۰۱)

رمی کے چند مدنی پھول:

(1) 11 اور 12 ذُوالحِجَّہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ اِس کی ترتیب یہ ہے: پہلے جَمْرَۃُ الْاُولٰی (یعنی چھوٹا شیطان) پھر جَمْرَۃُ الوُسطٰی (یعنی منجھلا شیطان) اور آخِر میں جَمْرَۃُ العَقَبَہ (یعنی بڑا شیطان) (2) دوپَہَر (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) کے بعد جَمْرَۃُ الْاُولٰی (یعنی چھوٹے شیطان) پر آیئے اور قبلے کی طرف مُنہ کرکے سات کنکریاں ماریئے۔ کنکریاں مار کر جمرے سے کچھ آگے بڑھ جایئے اور اُلٹے ہاتھ کی جانِب ہٹ کر قِبلہ رُو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھایئے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف نہیں بلکہ قبلے کی جانب رہیں، اب دُعا و اِستِغفار میں کم از کم 20 آیتیں پڑھنے کی مِقدار مشغول رہئے۔ (3) گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقت زَوالِ آفتاب (یعنی ابتدائے وقت ظہر) سے شُروع ہوتا ہے۔ لہٰذا گیارہویں اور بارہویں کی رمی دوپَہر سے پہلے اصلاً (یعنی بالکل) صحیح نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۴۸) (4) دسویں، گیارہویں اور بارہویں کی راتیں (اکثر یعنی ہر رات کا آدھے سے زیادہ حصّہ) مِنٰی شریف میں گزارنا سُنَّت ہے۔ (5) بارھویں کی رَمی کرکے غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکّہ مُعظّمہ کو روانہ ہو جائیں مگر بعدِ غُروب چلا جانا مَعیُوب۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر

ڈھلے (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) رَمی کر کے مکہ شریف جانا ہوگا اور یہی افضل ہے۔ (6) اگر مِنٰی میں تیرھویں کی صُبحِ صادِق ہوگئی اب رَمی کرنا واجِب ہوگیا اگر بِغیر رَمی کئے چلے گئے تو دَم واجِب ہوگا۔ (7) گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقْت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) سے صُبحِ صادِق تک ہے مگر بِلا عُذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمی کرنا مکروہ ہے۔ (8) تیرہویں کی رَمی کا وَقت صُبحِ صادِق سے غُروبِ آفتاب تک ہے مگر صُبح سے ابتدائے وَقتِ ظہر تک مکروہِ (تنزیہی) ہے، ظہر کا وَقت شُروع ہونے کے بعد مَسنُون ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۲۰۱ تا ۲۰۳)

طوافُ الزّیارہ کا طریقہ:

جس طرح عمرے کا طواف ہوا تھا اسی طرح طوافُ الزّیارہ کریں گے۔ یہ سلے ہوئے کپڑوں میں ہوگا، جب سلے ہوئے کپڑوں میں ہوگا تو اضطباع کی بھی حاجت نہیں۔ رَمَل تین پھیروں میں ہوگا۔

طوافُ الزّیارہ کا آخری وقت بارہویں کے غروب سے پہلے پہلے ہے۔ جو اسلامی بہنیں باری کے ایام سے ہوں گے ان کو شریعت نے اجازت دی ہے کہ وہ پاک ہونے کے بعد طواف کریں ان پر کوئی جرمانہ بھی نہیں۔

طوافُ الزّیارہ کرنے کا مناسب وقت گیارہویں شب یعنی دسویں کو عشاء کی نماز کے بعد ہے۔ آپ چاہیں تو کسی بھی وقت کرسکتے ہیں لیکن بارہویں کی غروب سے قبل طوافُ الزّیارہ کے چار پھیرے مکمل کرلیے جائیں ورنہ دم لازم ہوگا۔

حج کی سعی:

جس طرح عمرے کی سعی ہوئی تھی حج کی سعی کا طریقہ بھی وہی ہے۔ اگر آپ حلق یا تَقْصِیر کروا

کر حج کے احرام سے باہر آچکے ہیں تو اب حج کی سعی سلے ہوئے لباس میں کی جائے گی۔

آپ نے گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کرنی ہے لہٰذا گیارہویں اور بارہویں شب منیٰ کے میدان میں گزارنا سنت ہے۔

گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقْت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) سے صُبحِ صادِق تک ہے مگر بِلاعُذْر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمی کرنا مکروہ ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۲۰۳)

طوافِ رخصت کے چند مدنی پھول:

(1) جب رُخصت کا اِرادہ ہو اُس وَقْت ''آفاقی حاجی'' پر طَوافِ رُخصت واجِب ہے، نہ کرنے والے پر دَم واجِب ہوتا ہے۔ اِس کو طوافِ وَداع اور طوافِ صَدْر بھی کہتے ہیں۔ (2) اِس میں اِضْطِباع، رَمَل اور سَعْی نہیں۔ (3) حَیض ونِفاس والی کی سیٹ بُک ہے تو جاسکتی ہے اُس پر اب یہ طَواف واجِب نہیں اور دَم بھی نہیں۔ (4) سَفَر کا اِرادہ تھا، طَوافِ رُخصت کرلیا پھر کسی وجہ سے ٹھَہرنا پڑا جیسا کہ گاڑی وغیرہ میں عُموماً تاخیر ہو جاتی ہے اور اِقامَت کی نیَّت نہیں کی تو وُہی طَواف کافی ہے، دوبارہ کرنے کی حاجَت نہیں اور مسجدُ الحرام میں نَماز وغیرہ کے لیے جانے میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں، ہاں مُستحب یہ ہے کہ پھر طَواف کرلے کہ آخِری کام طَواف رہے۔ (5) جو بِغیر طواف کے رُخصت ہوگیا تو جب تک مِیقات سے باہَر نہ ہوا واپَس آئے اور طواف کر لے۔ (6) طَوافِ رُخصت کے تین پھیرے چھوڑے گا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صَدَقہ دے اور اگر چار سے کم کئے ہیں تو دَم دینا ہوگا۔ (7) ہوسکے تو بے قراری کے ساتھ روتے روتے طوافِ رُخصت بجالایئے کہ نہ جانے آئندہ یہ سَعادت مُیَسَّر آتی بھی ہے یا نہیں۔ (8) پھر دَروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر ہوسکے تو آستانۂ پاک

کو بوسہ دیجئے اور قَبولِ حج و زِیارت اور بار بار حاضِری کی دُعا مانگئے۔ اور دعائے جامِع (یعنی رَبَّنَا اٰتِنَا ۔۔۔اِلخ) یا یہ دعا پڑھئے: اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ۔ ترجمہ: تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ (9) پھر کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف مُنہ کئے اُلٹے پاؤں یا حسبِ معمول چلتے ہوئے بار بار مُڑ کر کعبۂ مُعظَّمہ کو حَسرَت سے دیکھتے، اُس کی جُدائی پر آنسو بہاتے یا کم از کم رونے جیسی صورت بنائے مسجدُ الحرام سے ہمیشہ کی طرح اُلٹا پاؤں بڑھا کر باہر نکلئے اور باہَر نکلنے کی دُعا پڑھئے۔ (10) حَیض و نِفاس والی دروازۂ مسجِد پر کھڑی ہو کر بہ نگاہِ حَسرَت کعبۂ مُشَرَّفہ کی زِیارت کرے اور روتی ہوئی دُعا کرتی ہوئی پلٹے۔ (11) پھر بَقدرِ قُدرت فُقَرائے مکَّۂ مُعظَّمہ میں خیرات تقسیم کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۵۳، ۱۱۵۱۔ از رفیق الحرمین، ص ۲۰۵ تا ۲۰۸ ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سَدا مَیں اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حج کا موسم ہے، حاجی نیک اعمال میں مصروف ہیں اور حاجیوں کے دلی تڑپ بھی بڑھتی جارہی ہے کیونکہ ہم میں سے ایک تعداد ہوتی ہے جو اِس مقصد کے حُصول کی خاطِر کمیٹیاں ڈالتی ہے، اپنی کمائی میں سے کچھ نہ کچھ جمع کرتی رہتی رہے، پھر مخصوص رَقم جمع ہوجانے کے بعد فَرِیضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اِس اُمّید پر درخواستیں (Applications) جمع کرواتی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اب کی بار ہمارا نام بھی قُرعہ اندازی میں نکلے گا اور ہم بھی حج کی سعادت پاکر وہاں کے دِلرُبا نظاروں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے، مقاماتِ مُقدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی

مُعافی مانگیں گے، کعبے کے سامنے کھڑے ہو کر حالِ دل بیان کریں گے اور دنیا و آخرت کی بھلائیاں طلب کریں گے۔ اَلْغَرَض! طرح طرح کی امنگیں ہوتی ہیں جو حاجیوں کے دل میں انگڑائیاں لے رہی ہوتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اپنے ان نیک ارادوں کو عملی جامہ پہنانے میں کامیاب ہو رہے ہیں یا نہیں؟؟ یہ سوال ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ سے کرے، یقیناً **بَیْتُ اللہ شریف** کا حج کرنا ایک عظیم اور عمدہ عبادت ہے اور اس کی ادائیگی کا حق یہ ہے کہ اس کو اَحْسَن انداز میں کیا جائے تمام گناہوں سے بچا جائے فضول اور لغو باتوں سے اجتناب کیا جائے۔ ابھی ہم منیٰ میں جمع ہیں، یہاں ہمیں کیا کرنا چاہیے اور دیگر مقامات پر کیا کرنا چاہیے اس بارے میں بھی سنیں گے۔ آیئے! اس سے پہلے منیٰ کے بارے میں سے سنتے ہیں:

حاجی اور منیٰ

پیارے عاشقانِ رسول! یہ وہ مقدّس گلیاں ہیں جن میں ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ طیّبہ کے کم و بیش 53 سال گزارے ہیں، یہاں ہر جگہ مَحبوبِ اَکرم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم ہیں، اِن مبارک گلیوں کا خوب خوب اَدَب کیجئے۔ خبر دار! گناہ تو کُجا گناہ کا تَصَوُّر بھی نہ آنے پائے کہ حُدودِ حَرَم میں اگر ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے تو گُناہ بھی لاکھ گُنا ہے۔ گالی گلوچ، غیبت، چغلی، جھوٹ، بدنِگاہی، بدگمانی وغیرہ ہمیشہ حرام ہیں مگر یہاں کا جُرم تو لاکھ گُنا ہے۔ ہرگز ایسا مَت کیجئے کہ حَلْق کرواتے ہوئے ساتھ ہی مَعَاذَ اللہ! داڑھی بھی مُنڈوا دی! خبر دار! داڑھی مُنڈوانا یا کتروا کر ایک مُٹھّی سے چھوٹی کر ڈالنا دونوں حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور یہاں تو اگر ایک بار بھی یہ حرکت کریں گے تو لاکھ بار حرام کا گناہ ملے گا۔

شب عرفہ اور ہم

آنے والی رات شبِ عرفہ ہے۔ ممکن ہو تو یہ رات ضرور عبادت میں گزاریئے کہ سونے کے دن بہت پڑے ہیں۔ مشاہدہ ہے کہ پہلے پہل تو وہاں حاجی عبادت و ریاضت میں لگ جاتے ہیں مگر جیسے ہی تین چار گھنٹے گزرتے ہیں اب اِدھر اُدھر سے کھانے پینے اور برتنوں کا شور سنائی دیتا ہے، جیسے ہی کھا کر فارغ ہوتے ہیں تو پھر اس مبارک رات کو بھی کئی لوگ فضول گفتگو میں گزار دیتے ہیں، جس میں فضول قسم کے تبصرے کئے جارہے ہوتے ہیں کہ یار میں تو آج بہت تھک گیا، میری تو ٹانگوں میں درد ہو رہا ہے میرا تو سر دکھ رہا ہے، تو کبھی حاجیوں کے متعلق تبصرے جاری ہوتے ہیں فلاں جگہ زیادہ رَش تھا فلاں جگہ کم رَش تھا۔ اَلْمُخْتَصر یہ کہ کبھی کسی کے بارے میں تو کبھی اپنے بارے میں طرح طرح کے تاثرات دیئے جارہے ہوتے ہیں اور کبھی اس مبارک رات کو بھی قسم قسم کی کھانے پینے کی اشیاء کی تلاش میں اور دیگر فضول کاموں میں گزار دیا جاتا ہے اور یوں ان مقدّس لمحات کو بھی غفلت میں گزار دیا جاتا ہے، سب ایسا نہیں کرتے مگر ایک تعداد ہے جو اس میں ملوث ہوتی ہے۔ یاد رکھئے! ایسے مواقع بار بار نصیب نہیں ہوتے، ہمیں چاہئے کہ ان لمحات کو اللہ کی یاد میں گزاریں اُس کے ذکر میں گزاریں، اس مبارک رات کی جو دعائیں ہیں ان کو پڑھیں، جن کے فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں جیسا کہ

عرفہ کی دعا

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص عرفے کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ پاک سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطعِ رحم (یعنی رشتے داری کاٹنے) کا سوال نہ

کرے۔ وہ دعا یہ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْهُ اِلَّا اِلَیْهِ

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بُلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اُسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اُس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اُس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اُسی کی مِلک ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ کہ اُس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں، مگر اُسی کی طرف۔

نویں رات مِنٰی میں گزارنا سنّتِ مؤکدہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! راتوں رات مُعلّموں کی بسیں سُوئے عَرَفات شریف چل پڑتی ہیں اور مِنٰی شریف میں نَویں رات گزارنے کی سُنَّتِ مُؤَکَّدہ لاکھوں حاجیوں کی فوت ہو جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: اگر رات کو مِنٰی میں رہا مگر صبحِ صادِق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو بُرا کیا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۰) معلومات کی کمی کے باعث بے شُمار حُجّاج صبحِ صادِق سے قبل ہی نمازِ فجر ادا کر لیتے ہیں! جلد بازی سے کام لینے کے بجائے حاجی صاحِبان اپنے مُعلّم سے مل کر مِنٰی شریف میں رات گزارنے کی ترکیب بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کیلئے طُلُوعِ

آفتاب کے بعد بس کا بندوبَست ہو جائیگا۔

چلو عَرفات چلتے ہیں وہاں حاجی بنیں گے ہم
گنہ سے پاک ہوں گے لوٹ کے جس دم چلیں گے ہم

(رفیق الحرمین، ص۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یوم عرفہ کے فضائل

(1) مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عرفے سے زیادہ کسی دن میں اللہ پاک اپنے بندوں کو جہنَّم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات (یعنی فخر) فرماتا ہے۔ (مسلم ص ۷۰۳ حدیث ۱۳۴۸)

(2) حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک میں ہے کہ عرفے سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غَیظ (یعنی سخت غصّے) میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رَحمت کا نُزول اور اللہ پاک کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ مُعاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔ (موطّا امام مالک ج ۱ ص ۳۸۶ حدیث ۹۸۲ از رفیق الحرمین، ص ۱۵۷)

(3) منقول ہے کہ "کچھ گناہ ایسے ہیں جو صرف وقوفِ عرفہ سے معاف ہوتے ہیں۔ اس روایت کو حضرت سیِّدُنا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف منسوب کیا ہے (قوت القلوب، الفصل الثالث والثلاثون فی ذکر دعائم الاسلام...الخ، ج۲، ص ۱۹۹)

وقوفِ عرفات شریف کے چند مدنی پھول

(1) جب دوپَہَر قریب آئے تو نہائیں کہ سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہے اور اگر نہانا ممکن نہ ہو سکے تو صِرف وُضو کرنا چاہیے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۳)(2) آج یعنی 9 ذُوالحِجَّہ کو دوپہر ڈھلنے (یعنی نَمازِ ظہر کا وَقت شروع ہونے) سے لے کر دسویں کی صُبحِ صادِق کے دَرمِیان جو کوئی اِحرام کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوا وہ حاجی ہو گیا، آج یہاں کا وُقوف حج کا رُکنِ اعظم ہے۔ (3) عَرَفات شریف میں وَقتِ ظُہر میں ظُہر و عَصر مِلا کر پڑھی جاتی ہے۔ مگر اِس کی بعض بھی شرائِط ہیں۔(4) حاجی کو آج بے روزہ ہونا اور ہر وَقت باوُضو رہنا سُنَّت ہے۔ (5) جَبَلِ رَحمت کے قریب جہاں سیاہ پتّھر کا فرش ہے وہاں وُقُوف کرنا افضل ہے۔(6) وُقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجِب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وُقُوف ہو گیا وُقوف میں نیّت اور رُو بقبلہ ہونا افضل ہے۔ (7) نمازوں کے بعد فوراً وُقوف کرنا سنَّت ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۴ از رفیق الحرمین، ص ۱۵۹تا۱۶۰)

عرفات کے وظائف اور چند دعائیں

وقوفِ عرفات میں پڑھنے کی کئی دعائیں ہیں۔ رفیق الحرمین میں کئی دعائیں موجود ہیں۔ آپ اس کتاب کو ضرور اپنے پاس رکھئے۔ چاہیں تو اس سے دیکھ کر دعائیں پڑھیں۔ مگر یاد کر لینا بہتر ہے۔ آیئے! کچھ دعائیں ہم سنتے ہیں:

پہلی دعا

دوپہر کے وقت دورانِ وقوف مَوقِف میں مندرجۂ ذیل کلمہ توحید، سورۂ اخلاص شریف اور پھر اس کے بعد دیا ہوا درود شریف سو سو بار پڑھنے والے کی بحکمِ حدیث بخشش کر دی جاتی ہے، نیز اگر وہ تمام عرفات شریف والوں کی سفارش کر دے تو وہ بھی قبول کر لی جائے۔

کلمۂ توحید 100 بار پڑھئے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

پھر سورۂ اخلاص شریف 100 بار۔

پھر یہ درودِ پاک 100 بار پڑھنا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

دوسری دعا:

ابن ابی شیبہ اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اور انبیا کی دُعا عرفہ کے دن یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَ تَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَآئِقِ الدَّهْرِ

بہارِ شریعت میں ہے: اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی دعائیں کافی ہیں۔ درود شریف و تلاوتِ قرآن مجید سب دُعاؤں سے زیادہ مفید یعنی فائدہ مند ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص۱۶۹)

یومِ عرفہ جہنم سے آزادی کا دن

اُم المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں، رسولِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "یومِ عرفہ سے زیادہ کسی دن جہنمیوں کو آزاد نہیں کیا جاتا پھر اللہ پاک قریب (یعنی اپنی رحمت کے ساتھ متوجہ) ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر کرتا ہے اور اِستِفسار فرماتا ہے کہ "میرے بندے کیا چاہتے ہیں ؟" فرشتے عرض کرتے ہیں: "یارب! یہ عفو ومغفرت چاہتے ہیں۔" اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: "اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ! میں نے ان سب کو بخش دیا اور ان سے درگزر کیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفہ، الحدیث ۱۳۴۸، ص ۹۰۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک ان لوگوں کو بھلائی عطا فرماتا ہے جنہوں نے دنیا میں اس کی عبادت کو نفع اور غنیمت خیال کیا اور جنہوں نے یہ دیکھا کہ نافرمانیوں میں سراسر وقت برباد کرنے سے بہت زیادہ نقصان ہے تو ان کو اللہ پاک نے عرفہ کے دن اپنے قریب کیا۔ جنہوں نے اس کی محبت کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا تو اللہ پاک نے ان کے گناہوں سے درگزر فرما کر ان کی مغفرت فرمادی اور ان کے سبب علم کو پھیلایا تاکہ وہ سعادت مند ہو جائیں۔ اور ویسے بھی یہ نیکیاں کمانے کا بہترین موقع ہے کیونکہ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کا بابرکت مہینا جاری و ساری ہے۔ اس مبارک مہینے کی برکتوں کے کیا کہنے کہ احادیثِ مُبارَکہ میں جہاں **یومِ عرفہ** کے فضائل بیان کئے گئے ہیں وہیں اس مبارک دن کے ساتھ ساتھ اس پورے عشرے کے فضائل کو بھی بیان فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کا پہلا عَشَرہ رَمَضانُ الْمُبارَک کے بعد سب دِنوں سے افضل ہے۔ ابھی بھی اس مبارک عشرے کے کچھ لمحات باقی ہیں۔ لہٰذا آیئے! نیکیوں کی حرص پیدا کرنے اور اپنے آپ

کو عبادت میں مشغول رکھنے کیلئے ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے ابتدائی 10 دن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

عشرۂ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک حج کے ان 10 دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہذا ان دنوں میں تہلیل (لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ) اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کی کثرت کیا کرو۔" کیونکہ یہ تہلیل، تکبیر اور ذِکْرُ اللہ کے دن ہیں۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر۔۔۔الخ، ج۳، ص۳۵۶، حدیث: ۳۷۵۸)

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک کو عَشَرۂ ذُوالْحِجَّہ سے زیادہ کسی دن میں اپنی عِبادت کیا جانا پسندیدہ نہیں، اِس کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قِیام شبِ قَدْر کے برابر ہے۔ (ترمذی ج۲ ص ۱۹۲ حدیث ۷۵۸)

3. ارشاد فرمایا: مجھے اللہ پاک پر گُمان ہے کہ عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کا روزہ ایک سال قَبْل اور ایک سال بعد کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔ (مُسلم ص ۵۹۰ حدیث ۱۹۶)

4. ارشاد فرمایا: عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کا روزہ ہزار روزوں کے برابر ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۳ ص۳۵۷ حدیث ۳۷۶۴) مگر حج کرنے والے پر جو عَرَفات میں ہے اُسے عَرَفہ (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام) کے دِن روزہ مکروہ ہے جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ خُزَیْمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے راوی ہیں کہ حُضُور پُر نور شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عَرَفہ کے دِن (یعنی 9 ذوالحجَّۃِ الحرام کے روز حاجی کو) عَرَفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ (ابن خُزیمہ، ۲۹۲/۳، حدیث: ۲۱۰۱)

یومِ عرفہ اور ہمارے اسلاف

منقول ہے کہ یومِ عرفہ میں لوگ دعا مانگنے میں مصروف تھے اور حضرت فضیل رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ بھی گمشدہ بچے کی دل جلی ماں کی طرح رو رہے تھے۔ جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو آپ نے اپنی داڑھی پکڑ کر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا، "اگر تو مجھے بخش بھی دے تو پھر بھی مجھے تجھ سے بہت حیاء آتی ہے۔" پھر لوگوں کے ہمراہ واپس ہو لئے۔ (احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج۴، ص ۲۲۶)

یومِ عرفہ اور توبہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین عرفہ کے دن کو کس انداز میں گزارا کرتے تھے کہ آپ گمشدہ بچے کی ماں کی طرح رو رہے تھے یہاں سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ **عرفہ کے دن** اپنے تمام گناہوں سے سچی پکی توبہ کریں کہ اللہ پاک کی رَحْمتیں تو ویسے بھی بے حَد و بے حِساب ہیں، لیکن **عرفہ کے دن** اس کی رحمت کا دریا جوش میں ہوتا ہے جیسا کہ منقول ہے کہ **"جب اللہ پاک عرفات میں کسی بندے کے گناہ بخشتا ہے تو وہاں پہنچنے والے ہر شخص کے گناہ بھی بخش دیتا ہے**، لہٰذا ہمیں یہاں پر سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے کہ اللہ پاک اپنے بندوں کی ساری خَطاؤں کو مُعاف فرما دیتا ہے، اور ہمیں اپنی توبہ پر قائم بھی رہنا چاہیے۔ یاد رکھئے! توبہ کی تین (3) شرائط ہیں، اگر ان شرطوں پر عمل کیا جائے تو ہی سچی توبہ مانی جائے گی۔ وہ تین (3) شرطیں یہ ہیں:

توبہ کے ارکان

(۱) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر ندامت) (۲) ترکِ گناہ (یعنی گناہ کو چھوڑ دینا) (۳) یہ عزم (پکا ارادہ) کرنا کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ (منح الروض الازہر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص۴۳۶)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گُناہ پر اس لئے کہ وہ اس کے رَبّ کی نافرمانی تھی نادِم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عَزْم کرے جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بَجالائے۔(فتاوی رضویہ ۲۱/۱۲۱)

لہٰذا ہمیں بھی توبہ کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے توبہ کرتے رہنا چاہیے، اگر پھر بھی بتقاضائے بَشریَّت کوئی گُناہ سَرزَد ہو جائے تو فوراً رَبّ کی بارگاہ میں بَصَد عاجِزی واِنکساری گُناہ پر نادِم ہوتے ہوئے توبہ کیجئے، اگر پھر گُناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیجئے، پھر خَطا ہو جائے تو پھر توبہ کیجئے اور ہر وَقْت اللہ **پاک** کا خوف پیشِ نظر رکھئے، اِنْ شَآءَ اللہ گُناہوں سے بچنے کا ذِہن بنے گا۔

تیرا خوفِ خُدا، تیری شَفاعت کریگا

حضرت سَیِّدُنا رَبیعہ بن عُثمان تیمی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:"ایک شخص بہت زِیادہ گُناہگار تھا، اس کے شب وروز اللہ **پاک** کی نافرمانی میں گُزرتے۔ وہ گُناہوں کے گہرے سَمُندر میں غَرق تھا۔ پھر اللہ **پاک** نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ **پاک** جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے اِحساس اور گُناہوں پر نَدامت کی توفیق عَطا فرما دیتا ہے، اس پر بھی پاک پروَرْدگار نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گُناہوں پر شَرمِندَگی ہوئی، غَفْلَت کے پردے آنکھوں سے ہَٹ گئے۔ سوچنے لگا کہ بہت گُناہ ہو گئے، اب پاک پروَرْدگار کی بارگاہ میں توبہ کرلینی چاہئے۔

چنانچہ اس نے اپنی زَوْجہ سے کہا:" میں اپنے سابقہ تمام گُناہوں پر نادِم ہوں اور اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم وکریم پروردگار میرے گُناہوں کو ضَرور مُعاف فرمائے گا۔ میں اب

کسی ایسی ہَستی کی تلاش میں جارہا ہوں جو اللہ کی بارگاہ میں میری سِفارِش کرے۔"

اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحراء کی طرف چل دیا۔جب ایک وِیران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: ''اے زمین! تُو اللہ **پاک** کی بارگاہ میں میرے لئے شَفیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شَفیع بن جا، اے اللہ **پاک** کے مَعْصُوم فرشتو! تم ہی میری سِفارِش کردو۔'' وہ زاروقطار روتا رہا اور اسی طرح صَدائیں بُلند کرتا رہا۔ ہر ہر چیز سے کہتا کہ تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہوگیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر مُنہ کے بَل گِر گیا، اس کی اس طرح سے آہ وزاری اور گُناہوں پر نَدامت کا یہ اَنداز مقبول ہوا اور اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا، جس نے اسے اُٹھایا اور اس کے سر سے گرد وغیرہ صاف کی اور کہا: "اے اللہ **پاک** کے بندے! تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ **پاک** کی بارگاہ میں قَبول ہوگئی ہے۔" اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: " اللہ **پاک** آپ پر رحم فرمائے، اللہ **پاک** کی بارگاہ میں میری سِفارِش کون کریگا؟ وہاں میرا شفیع کون ہوگا؟" فرشتے نے جواب دیا: "تیرا اللہ **پاک** سے ڈرنا، یہ ایک ایسا عمل ہے جو تیرا شفیع ہوگا اور تیرا یہی عمل بارگاہِ خُداوَندی میں تیری سِفارِش کریگا۔ (عیون الحکایات، ص:۱۷۳)

سُبْحٰنَ اللہ! صَد ہزار آفرین اس نوجوان پر کہ جب اس پر گُناہوں کے سبب اللہ **پاک** کی بارگاہ میں شَرمندہ ہونے کا خَوف غالب آیا، تو اس نے اپنے تمام گُناہوں سے سچی توبہ کرلی اور روزِ قیامت اللہ **پاک** کی بارگاہ میں اپنی سِفارِش کرنے والے کی تلاش میں نکلا تو اللہ **پاک** نے ایک فرشتے کے ذَرِیعے اسے توبہ قَبول ہوجانے کی خُوشخبری سُنائی۔ یقیناً جن خُوش نصیبوں کو صحیح معنوں میں اللہ **پاک** کا خوف نصیب ہوجائے، وہ خَلْوَت ہو یا جَلْوَت، ہر حال میں اللہ **پاک** سے ڈرتے ہیں اور اِرْتکابِ گُناہ سے بچنے کی

کوشش کرتے ہیں۔

ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، آیئے اس بارے میں مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر **صِراطُ الجنان** جلد 4 صفحہ 230 سے چند مدنی پھُول چننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: یاد رہے کہ ہر جُرم کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بلکہ مُختلف جُرموں کی توبہ بھی مُختلِف ہے جیسے اگر اللہ کریم کے حُقُوق تلف کئے ہوں، مثلاً نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہ رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجُود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تَقْصِیْر (غلطی) کی مُعافی مانگے، اسی طرح اگر اپنے کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں، شرمگاہ اور دیگر اَعضاء سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تَعَلُّق اللہ پاک کے حُقُوق کے ساتھ ہو، بندوں کے حُقُوق کے ساتھ نہ ہو، جیسے غیر مَحرم عورت کی طرف دیکھنا، جَنابت کی حالت میں مسجد میں بیٹھنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرتے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظہار کرتے اور آئندہ یہ گُناہ نہ کرنے کا پُخْتَہ عزم کرتے ہوئے مُعافی طلب کرے اور اس کے بعد کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کرے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹا دیتی ہیں اور اگر بندوں کے حُقُوق تلف کئے ہوں تو ان کی تین (3) صُورتیں ہیں۔

(1) ان حُقُوق کا تَعَلُّق صرف قَرض کے ساتھ ہے، جیسے خریدی ہوئی چیز کی قیمت، مَزدُور کی اُجرت یا بیوی کا مہر وغیرہ۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ ان حُقُوق کو اَدا کرے یا صاحبِ حق سے مُعافی حاصل کرے۔

(2) ان حُقُوق کا تَعَلُّق صرف ظُلم کے ساتھ ہے، جیسے کسی کو مارا، گالی دی یا غیبت کی اور اس کی خبر اس تک پہنچ گئی۔ اس صُورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ صرف صاحبِ حق سے مُعافی طلب کرے۔

(3) اُن کا تَعَلُّق قرض اور ظُلم دونوں کے ساتھ ہے، جیسے کسی کا مال چُرایا، جِھینا، لُوٹا، کسی سے رِشوت لی، سُود لیا یا جُوئے میں مال جیتا وغیرہ۔ اس صورت میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ حُقوق ادا بھی کرے اور صاحبِ حق سے معافی بھی حاصل کرے۔ اگر توبہ کی شرائط جمع ہوں تو توبہ ضرور قبول ہو گی، کیونکہ یہ رب تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اپنے وعدے کے خلاف کرنا، اللہ کریم کی شانِ کریمی کے لائق نہیں۔

(صراط الجنان، ج ۴، ص ۲۳۰)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یا ربّ
عَفْو کر اور سَدا کے لئے راضی ہوجا
گر کرم کردے تو جنَّت میں رہوں گا یارَبّ

(وسائلِ بخشش، ص ۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اپنے گناہوں سے توبہ کیجئے، معافی طلب کیجئے اور پکا ارادہ کر لیجئے کہ آج کے بعد میں کوئی گناہ نہیں کروں گا حج سے واپس جا کر ان تمام گناہوں سے بچوں گا جن میں پہلے مُبْتَلا تھا کیونکہ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ

کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔ نمازوں کی سستیوں اور کوتاہیوں کو ایسا ترک کرے کہ پانچ وقت کی نماز کی پابندی کے ساتھ اشراق و چاشت کی پابندی بھی کرنے لگے۔ پہلے غیبتوں، چغلیوں اور عیب دریوں میں مبتلا رہتا تھا تو اب ان سب گناہوں سے توبہ کر کے دوسروں کی عزتوں کا محافظ بن جائے۔ پہلے جھوٹ بولنے کی عادت ہو تو اب سچ کا عادی ہو جائے۔ پہلے وعدہ خلافی میں مبتلا ہو تو حج کے بعد اس سے توبہ کر کے عہد کی پاسداری کرنے لگے۔ پہلے امانتوں میں خیانت کرتا تھا تو اب صادق اور امین بن جائے۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”منافق کی تین نشانیاں ہیں: (۱)... جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)... جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور (۳)... جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔“ (صحیح البخاری، الحدیث: ۳۳، ج۱، ص۲۴) پہلے والدین کا نافرمان تھا تو اب ان کا اطاعت گزار بن جائے۔

حاجی پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے یہ بھی حجِ مقبول کی نشانی ہے:

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۷)

☆ یعنی پہلے اگر تنگ دل ہو تو حج کے بعد میں اس میں فراخ دستی پیدا ہو جانی چاہیے۔ پہلے اگر حاجی بد اخلاق ہو تو بعد میں خوش اخلاق ہو جانا چاہیے۔ پہلے اگر حاجی بخیل ہو تو حج کے بعد سخاوت کی عادت پیدا ہونی چاہیے۔ پہلے اگر حاجی مذاق مسخری کے نام پر دل آزاریوں جیسے گناہوں میں مبتلا ہونے والا ہو تو حج کے بعد سنجیدہ اور باشرع ہو کر لوٹے۔

☆ عُموماً دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ ہر سال حج و عُمرہ کے مُبارَک سفر پر آتے ہیں، کعبۃُ اللہ

شریف کی زِیارت اور اس کے طواف کا شَرَف پاتے اور دیگر مَناسکِ حج کی اَدائیگی کے بعد روضۂ رسول کی حاضری کی سَعادت حاصل کرتے ہیں لیکن جب لوٹتے ہیں تو حسبِ سابق گُناہوں بھری زِندگی میں مشغول ہوجاتے ہیں اور وہ بُرائیاں جُوں کی تُوں ان میں باقی رہتی ہیں۔ ایسے اَفراد کو غور کرنا چاہیے کہ آخر کیا وجہ ہے؟ ان مُقدّس مقامات کی بار بار حاضری کے باوُجُود بھی ہم اپنی اِصلاح نہیں کر سکے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ سارے حَج وعُمرے صِرف نَفْس کی خواہش اور لوگوں کو دِکھانے اور خُود کو ”حاجی صاحب“ کہلوانے کیلئے کئے ہوں؟ کیونکہ لوگوں کی نظر میں کثیر حج وعُمرہ کرنے اور عابد وزاہد کے نام سے مُتعارَف ہونے کی خواہش عبادات میں بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی آسان کر دیتی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے بَہُت سے حج کئے اور ان میں سے اَکْثر سَفرِ حج کسی قسم کا زادِ راہ لئے بِغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار (یعنی ظاہر) ہوا کہ یہ سب تو میرے نَفْس کا دھوکا تھا کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے پانی کا گھڑا بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نَفْس پر ان کا حکم گِراں (یعنی ناگوار) گُزرا، چُنانچِہ میں نے سمجھ لیا کہ سَفرِ حج میں میرے نَفْس نے میری مُوافقت فقط اپنی لذّت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نَفْس فَناء ہوچکا ہوتا تو آج ایک حقِّ شَرعی پُورا کرنا (یعنی ماں کی اِطاعت کرنا) اُسے (یعنی نفس کو) بے حد دُشوار کیوں محسوس ہوتا!(الرسالۃ القشیریۃ، ص۱۳۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت کا ہرگز یہ مَطلب نہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابُو محمد مُرتَعِش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی والدۂ مُحترمہ کا حکم نہیں مانا بلکہ ان کا حکم صِرْف نَفْس پر گِراں گُزرا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا یہ ذِہن بنالیا کہ اتنے سال تک حج جیسی مُشکل عبادت، میں نے صرف نفس کے دھوکے کا شکار ہو کر اَدا کی ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ نفس وشیطاں کے بہکاوے میں آنے کی بجائے

ہمیں اپنے کریم ربّ کی بارگاہ میں رو رو کر گڑ گڑا کر معافی مانگنی چاہئے اور سچی توبہ کرنی چاہئے ہمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا، محمدِ مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی توبہ کے کثیر فَضائل اوراس پر ملنے والے اِنعامات بیان فرمائے ہیں چُنانچہ

توبہ کا انعام

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب بندہ گُناہ کرتا ہے، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ پاک اس کا ہر نیک عمل قَبول فرمالیتا ہے اور اس سے سَرزَد ہونے والا ہر گُناہ بخش دیتا ہے اور (مُعاف ہو جانے والے) ہر گُناہ کے بدلے جنَّت میں اس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمادیتا ہے اور اللہ پاک اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنَّت میں ایک محل عطا فرماتا ہے اور حُوروں میں سے ایک حُور سے اس کا نِکاح فرمادیتا ہے۔" (بحر الدموع، ص ۲۱)

اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال اُسے خُوش کرے، تو اُسے چاہیے کہ اس میں اِستِغفار کا اِضافہ کرے۔" (مجمع الزوائد، کتاب، التوبۃ، باب الاکثار من الاستغفار، رقم ۱۷۵۷۹، ج ۱۰، ص ۳۴۷) ایک اور حدیثِ پاک میں ہے "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ یعنی گُناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گُناہ کیا ہی نہیں۔"

(سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر التوبۃ، الحدیث ۴۲۵۰، ج ۴، ص ۴۹۱)

نیز ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ جب اِبلیس نے کہا کہ "اے اللہ! مجھے تیری عزّت کی قسم! میں تیرے بندوں کو اس وَقْت تک بہکاتا رہوں گا، جب تک ان کی رُوحیں ان کے جسم میں رہیں گی۔" تو

اللہ پاک نے فرمایا، "مجھے اپنی عزّت و جَلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے، میں ان کی مَغفِرت کرتا رہوں گا۔" (مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۲۳۷، ج۴، ص۵۸)

نہ کرنا حشر میں پُرسش مِری ہو بے سبب بخشش
عطا کر باغِ فردوس از پئے شاہِ اُمم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص97)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ جس کو سچی توبہ کی توفیق مل جائے وہ یقیناً بڑا خوش نصیب ہے اور عرفہ کا دن تو ویسے ہی بڑا بابرکت دن ہے کہ اس دن ربِّ کی رحمت اپنے جوبَن پر ہوتی ہے اور زہے نصیب کہ اگر **عرفہ کا دن** جمعہ کو آجائے تو اس کی فضیلت مزید بڑھ جاتی ہے جیسا کہ

دنیا میں سب سے افضل دن

بعض بزرگانِ دین فرماتے ہیں: ''عرفہ (یعنی نویں ذوالحجہ) کا دن جمعہ کو آجائے تو تمام اہلِ عرفہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور وہ دنیا میں سب سے افضل دن ہوتا ہے۔ اسی دن حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حجۃ الوداع ادا فرمایا اور میدان عرفات ہی میں تھے کہ یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ (پ۶، المائدہ:۳)

ترجمۂ کنزالایمان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

اہلِ کتاب نے کہا: ''اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔'' تو امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ آیتِ مبارکہ دو عیدوں

یعنی یوم عرفہ اور جمعہ کے دن حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہوئی اور آپ عرفہ میں وقوف فرما تھے۔(صحیح مسلم، کتاب التفسیر، الحدیث:۳۰۱۷، ص۱۶۰۸۔۱۶۰۹، مفہوماً)

مزدلفہ کو روانگی

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عَرَفات شریف سے جانبِ مُزْدَلِفہ شریف جانا ہے، راستے بھر میں ذِکْر ودُرُود اور دُعا و لَبَّیک وزاری وبُکاء(یعنی رونے دھونے) میں مصروف رہنا ہے۔ کل میدانِ عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللہ مُعاف ہوئے یہاں حُقُوقُ العِبَاد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۳۳،۱۱۳۱)مُزْدَلِفہ شریف میں ہر طرف چہل پہل اور خوب رونق ہو گی، مُزْدَلِفہ کے شُروع میں کافی رَش ہوتا ہے، ہم نے بے دھڑک آگے سے خوب آگے بڑھتے چلے جانا ہے اِنْ شَآءَ اللہ اندر کی طرف کافی کُشادہ جگہ مل جائے گی مگر یہ اِحتیاط رہے کہ کہیں مِنٰی شریف کی حد میں داخِل نہ ہو جائیں۔ پیدل چلنے والوں کیلئے مشورہ ہے کہ مُزْدَلِفہ میں داخِل ہونے سے پہلے پہلے استنجاؤضو کی ترکیب بنالیں ورنہ بھیڑ میں سخت آزمائش ہو سکتی ہے۔

مغرب وعشا ملا کر پڑھنے کا طریقہ:

یہاں آپ کو ایک ہی اَذان اور ایک ہی اِقامت سے نَمازِ مغرِب وعشاء وقتِ عشاء میں ادا کرنی ہیں، لہٰذا اَذان واِقامت کے بعد پہلے مغرِب کے تین فَرض ادا کر لیجئے، سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کے فرض پڑھئے پھر مغرِب کی سُنَّتیں، نفلیں (اوّابین) اِس کے بعد عشاء کی سُنَّتیں، نفلیں اور وِتر ونوافل ادا کیجئے۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۲)

کنکریاں چن لیجئے

آج کی شب بعض اکابِر عُلَماء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے نزدیک لَیلَۃُ القَدر سے بھی افضل ہے، یہ رات غفلت یا خوش گپّیوں میں ضائع کرنا سخت محرومی ہے، ہوسکے تو ساری رات لَبَّیک اور ذِکر و دُرُود میں گزاریئے۔ (ایضاً ص ۱۱۳۳) رات ہی میں شیطانوں کو مارنے کے لیے پاک جگہ سے اُنچاس کنکریاں کھجور کی گٹھلی کی سائز کے برابر چُن لیجئے بلکہ کچھ زِیادہ لے لیجئے تاکہ وار خالی جانے وغیرہ کی صُورت میں کام آسکیں، ان کو تین بار دھو لیجئے، کنکریاں بڑے پتّھر کو توڑ کر نہ بنایئے۔ ناپاک جگہ سے یا مسجِد سے یا جَمرے کے پاس سے کنکریاں مت لیجئے۔

ایک ضروری احتیاط

آج نمازِ فجر اَوّل وَقْت میں ادا کرنا افضل ہے مگر نماز اُس وَقْت ادا کیجئے جب کہ صُبحِ صادِق یقینی طور پر ہو جائے۔ عُموماً مُعلِّم کے آدمی بَہُت جلدی مچاتے ہیں اور ابتدائے وقتِ فجر سے پہلے ہی "صلوٰہ صلوٰہ" چِلّانا شُروع کر دیتے ہیں اور بعض حُجّاج وَقْت سے قَبل ہی نماز ادا کر لیتے ہیں! آپ ایسا مت کیجئے بلکہ دوسروں کو بھی نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیجئے کہ ابھی وَقْت نہیں ہوا، جب توپ کا گولہ چُھوٹے تب نماز ادا کیجئے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۸۲ تا ۱۸۳)

وقوفِ مزدلفہ:

مُزدَلِفہ میں رات گزارنا سُنّتِ مؤکّدہ ہے مگر اِس کا وُقوف واجِب ہے۔ وُقوفِ مُزدَلِفہ کا وَقْت صُبحِ صادِق سے لے کر طُلُوعِ آفتاب تک ہے، اِس کے درمیان اگر ایک لمحہ بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہو گیا، ظاہِر ہے کہ جس نے فجر کے وَقْت میں مُزدلِفہ کے اندر نمازِ فجر ادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہو گیا، جو کوئی صُبحِ صادِق سے پہلے ہی مُزدَلِفہ سے چلا گیا اُس کا واجِب تَرک ہو گیا، لہٰذا اُس پر دَم واجِب ہے۔ ہاں،

عورت، بیمار یا ضَعِیف یا کمزور کہ جنہیں بھیڑ کے سبب اِیذا پہنچنے کا اَندیشہ ہو اگر مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۵)

کوہِ مَشْعَرُالْحرام پر اگر جگہ نہ ملے تو اُس کے دامَن میں اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو وادیِ مُحَسِّر (مُ۔حَس۔سِر) کے سوا کہ یہاں وقوف کرنا ناجائز ہے جہاں جگہ مل جائے وُقوف کیجئے اور وُقوفِ عَرَفات والی تمام باتیں یہاں بھی ملحُوظ رکھئے یعنی لَبَّیک کی کثرت کیجئے اور ذِکْر و دُرُود اور دُعا میں مشغول ہو جایئے۔ (ایضاً ص ۱۱۳۳) اِنْ شَآءَ اللہ! جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے کہ کل عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللہ مُعاف ہوئے تھے یہاں حُقُوقُ العِباد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۸۴)

وقوفِ مزدلفہ کی کئی دعائیں ہیں۔ کچھ دعائیں رفیق الحرمین میں بھی موجود ہیں۔ آپ اس کتاب کو اپنے ساتھ لے کر جایئے اور اپنے پاس رکھئے۔ چاہیں تو اس سے دیکھ کر دعائیں پڑھیں۔ مگر یاد کر لینا بہتر ہے۔

دسویں کا پہلا کام رمی کرنا

مُزْدَلِفہ شریف سے مِنٰی شریف پہنچ کر سیدھے جَمْرَۃُ العَقَبَہ یعنی بڑے شیطان کی طرف تشریف لایئے، آج صِرْف اِسی ایک کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے کعبہ شریف کی سَمْت معلوم کر لیجئے پھر جَمرے سے کم از کم پانچ ہاتھ (یعنی تقریباً ڈھائی گز) دُور (زِیادہ کی کوئی قید نہیں) اِس طرح کھڑے ہوں کہ مِنٰی آپ کے سیدھے ہاتھ پر اور کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے اور مُنہ جَمرے کی طرف ہو، سات کنکریاں اپنے اُلٹے ہاتھ میں رکھ لیجئے بلکہ دو تین زائد لے لیجئے۔

اب سیدھے ہاتھ کی چٹکی میں لے کر اور ہاتھ اچّھی طرح اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہِر ہو ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ایک ایک کر کے سات کنکریاں اِس طرح ماریئے کہ تمام کنکریاں جمرے تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے تک گریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی لَبَّیْك کہنا موقوف کر دیجئے جب سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ رُکیے، نہ سیدھے جایئے نہ دائیں بائیں بلکہ فوراً ذِکر و دُعا کرتے ہوئے پَلَٹ آیئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۹۳) (فوراً پلٹنا ہی سنّت ہے مگر اب جدید تعمیرات کے سبب پلٹنا ممکن نہیں رہا لہٰذا کنکریاں مار کر کچھ آگے بڑھ کر "یو ٹرن" کی ترکیب کرنی ہوگی (رفیق الحرمین، ص ۱۸۶))

رمی کے وقت کا مسئلہ:

دسویں کی رَمی طُلُوعِ آفتاب سے لے کر زَوال تک سنّت ہے، زَوال (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک مُباح (یعنی جائز) ہے اور غُروبِ آفتاب سے صُبحِ صادِق تک مکروہ ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۰)

اسلامی بہنوں کی رمی:

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مَرد بِلا عُذر عورتوں کی طرف سے رَمی کر دیا کرتے ہیں اِس طرح اِسلامی بہنیں رَمی کی سَعادت سے مَحروم رَہ جاتی ہیں اور چُونکہ رَمی واجِب ہے لہٰذا تَرکِ واجِب کے سبب اُن پر دَم بھی واجِب ہو جاتا ہے لہٰذا اِسلامی بہنیں اپنی رَمی خود ہی کریں۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۰)

قربانی کے دو مدنی پھول:

(1) دسویں کو بڑے شیطان کی رَمی کرنے کے بعد قُربان گاہ تشریف لایئے اور قُربانی کیجئے، یہ وہ قُربانی نہیں جو بَقَرہ عید میں ہُوا کرتی ہے بلکہ حج کے شکرانے میں قارِن اور مُتَمَتِّع پر واجِب ہے چاہے وہ

فقیر ہی کیوں نہ ہو، مُفرِد کے لئے یہ قُربانی مُستحب ہے چاہے وہ غنی (مالدار) ہو۔ (2) دسویں کو قُربانی کرنا افضل ہے گیارہویں اور بارہویں کو بھی کرسکتے ہیں مگر بارہویں کو غُروبِ آفتاب پر قُربانی کا وَقْت ختم ہو جاتا ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۲ و ۱۹۴)

حَلْق یا تَقْصِیر کے مدنی پھول:

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۲ ص ۱۳۵ حدیث ۳)

ایک اور حدیثِ پاک ہے: سر مُونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا، وہ تیرے لیے قِیامت کے دن نور ہو گا۔ (اَیضاً)

کچھ مسائل بھی سماعت فرمائیں: (1) حَلْق یا تَقصِیر سے پہلے اگر ناخُن کتروائیں گے یا خط بنوائیں گے تو کَفّارہ لازِم آئے گا۔ اِس موقع پر سر مُنڈوانے کے بعد مُونچھیں تَرشوانا، مُوئے زیرِ ناف دُور کرنا مُستَحب ہے۔ (2) حَلْق یا تَقصِیر کا وَقْت اَیّامِ نَحر یعنی 10، 11 اور 12 ذُوالحِجّہ ہے اور افضل 10۔ اگر بارہویں کے غروبِ آفتاب تک حَلْق یا قَصْر نہ کیا تو دَم لازِم آئے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۳۱، رَدُّالمُحتار ج ۳ ص ۶۱۶) (3) حَلْق یا قَصْر منیٰ شریف میں سنّت ہے جبکہ حُدُودِ حَرَم میں واجِب۔ اگر حُدُودِ حَرَم سے باہَر کیا تو دَم واجِب ہو گا۔ (4) حَلْق یا تَقصِیر کے دَوران یہ تکبیر پڑھتے رہیے اور فارِغ ہو کر بھی پڑھئے۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۶ تا ۱۹۸)

طوافُ الزِّیارَۃ کے مدنی پھول:

(1) طَوافُ الزِّیارۃ کو ”طوافِ اِفاضہ“ بھی کہتے ہیں یہ حج کا دوسرا رُکن ہے، اِس کا وَقْت 10 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کی صبحِ صادِق سے شُروع ہوتا ہے اِس سے قَبل نہیں ہو سکتا۔ اس میں چار پھیرے فرض ہیں بِغیر اس کے طواف ہو گا ہی نہیں اور حج نہ ہو گا اور پورے سات کرنا واجِب ہے۔

(2) باوُضو اور ستر عورَت کے ساتھ طَواف کیجئے۔ (اکثر اسلامی بہنوں کی کلائیاں دَورانِ طواف کُھلی ہوتی ہیں اگر ”طوافُ الزّیارۃ“ کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ اس طرح کئے کہ چہارم (1/4) کلائی یا چوتھائی (1/4) سر کے بال کُھلے تھے تو دم واجِب ہو گیا۔ اگر ستر عورت کے ساتھ اس طواف کا اعادہ (یعنی نئے سرے سے) کر لیا تو دم ساقِط ہو جائے گا)

(3) طَواف سے فارِغ ہو کر دو رَکْعَت ”واجِبُ الطَّواف“ بدستور ادا کیجئے اِس کے بعد ”مُلْتَزَم“ پر بھی حاضِری دیجئے اور ”آبِ زَم زَم“ بھی خوب پیٹ بھر کر نَوش کیجئے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۹ تا ۲۰۱)

رمی کے چند مدنی پھول:

(1) 11 اور 12 ذُوالْحِجَّہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ اِس کی ترتیب یہ ہے: پہلے جَمْرَۃُ الْاُولیٰ (یعنی چھوٹا شیطان) پھر جَمْرَۃُ الْوُسْطیٰ (یعنی منجھلا شیطان) اور آخِر میں جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ (یعنی بڑا شیطان)

(2) دوپَہَر (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) کے بعد جَمْرَۃُ الْاُولیٰ (یعنی چھوٹے شیطان) پر آیئے اور قبلے کی طرف مُنہ کر کے سات کنکریاں مارئیے۔ کنکریاں مار کر جمرے سے کچھ آگے بڑھ جایئے اور اُلٹے ہاتھ کی جانِب ہٹ کر قِبلہ رُو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھایئے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف نہیں بلکہ قبلے کی جانب رہیں، اب دُعا و اِستِغفار میں کم از کم 20 آیتیں پڑھنے کی مِقدار مشغول رہئے۔

(3) گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقت زَوالِ آفتاب (یعنی ابتدائے وقت ظہر) سے شُروع ہوتا ہے۔

لہٰذا گیارہویں اور بارہویں کی رمی دوپہر سے پہلے اصلاً (یعنی بالکل) صحیح نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۱۱۴۸) (4) دسویں، گیارہویں اور بارہویں کی راتیں (اکثر یعنی ہر رات کا آدھے سے زیادہ حصّہ) مِنٰی شریف میں گزارنا سُنَّت ہے۔ (5) بارھویں کی رَمی کرکے غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکّہ مُعظّمہ کو روانہ ہو جائیں مگر بعدِ غُروب چلا جانا مَعیُوب۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) رَمی کرکے مکہ شریف جانا ہوگا اور یہی افضل ہے۔ (6) اگر مِنٰی میں تیرھویں کی صُبحِ صادِق ہوگئی اب رَمی کرنا واجِب ہوگیا اگر بِغیر رَمی کئے چلے گئے تو دَم واجِب ہوگا۔ (7) گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقْت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) سے صُبحِ صادِق تک ہے مگر بِلا عُذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمی کرنا مکروہ ہے۔ (8) تیرہویں کی رَمی کا وَقت صُبحِ صادِق سے غُروبِ آفتاب تک ہے مگر صُبح سے ابتِدائے وَقتِ ظہر تک مکروہِ (تنزیہی) ہے، ظہر کا وَقت شُروع ہونے کے بعد مَسنُون ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۲۰۱ تا ۲۰۳)

1-2-6-7-8-9-10-11 صفحہ 202

طوافُ الزّیارہ کا طریقہ:

جس طرح عمرے کا طواف ہوا تھا اسی طرح طوافُ الزّیارہ کریں گے۔ یہ سلے ہوئے کپڑوں میں ہوگا، جب سلے ہوئے کپڑوں میں ہوگا تو اضطباع کی بھی حاجت نہیں۔ رَمَل تین پھیروں میں ہوگا۔

طوافُ الزّیارہ کا آخری وقت بارہویں کے غروب سے پہلے پہلے ہے۔ جو اسلامی بہنیں باری کے ایام سے ہوں گے ان کو شریعت نے اجازت دی ہے کہ وہ پاک ہونے کے بعد طواف کریں ان پر کوئی جرمانہ بھی نہیں۔

طوافُ الزّیارہ کرنے کا مناسب وقت گیارہویں شب یعنی دسویں کو عشاء کی نماز کے بعد ہے۔ آپ چاہیں تو کسی بھی وقت کر سکتے ہیں لیکن بارہویں کی غروب سے قبل طوافُ الزّیارہ کے چار پھیرے مکمل کر لیے جائیں ورنہ دم لازم ہو گا۔

حج کی سعی:

جس طرح عمرے کی سعی ہوئی تھی حج کی سعی کا طریقہ بھی وہی ہے۔ اگر آپ حلق یا تقصیر کروا کر حج کے احرام سے باہر آچکے ہیں تو اب حج کی سعی سلے ہوئے لباس میں کی جائے گی۔ آپ نے گیارہویں اور بارہویں کی سعی کرنی ہے لہٰذا گیارہویں اور بارہویں شب منیٰ کے میدان میں گزارنا سنت ہے۔

گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقْت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) سے صُبحِ صادِق تک ہے مگر بِلاعُذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمی کرنا مکروہ ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۲۰۳)

طوافِ رخصت کے چند مدنی پھول:

(1) جب رُخصت کا اِرادہ ہو اُس وَقْت ”آفاقی حاجی“ پر طَوافِ رُخصت واجِب ہے، نہ کرنے والے پر دَم واجِب ہوتا ہے۔ اِس کو طوافِ وَداع اور طوافِ صَدْر بھی کہتے ہیں۔ (2) اِس میں اِضْطِباع، رَمَل اور سَعْی نہیں۔ (3) حَیض ونِفاس والی کی سیٹ بُک ہے تو جاسکتی ہے اُس پر اب یہ طَواف واجِب نہیں اور دَم بھی نہیں۔ (4) سَفَر کا اِرادہ تھا، طَوافِ رُخصت کر لیا پھر کسی وجہ سے ٹھَہرنا پڑا جیسا کہ گاڑی وغیرہ میں عُموماً تاخیر ہو جاتی ہے اور اِقامَت کی نیّت نہیں کی تو وہی طَواف کافی ہے، دوبارہ کرنے کی حاجَت نہیں اور مسجدُ الحرام میں نَماز وغیرہ کے لیے جانے میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں، ہاں

مُستحب یہ ہے کہ پھر طَواف کرلے کہ آخِری کام طَواف رہے۔(5)جو بِغیر طواف کے رُخصت ہو گیا تو جب تک مِیقات سے باہَر نہ ہوا واپَس آئے اور طواف کر لے۔ (6)طَوافِ رُخصت کے تین پھیرے چھوڑے گا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صَدَقہ دے اوراگر چار سے کم کئے ہیں تو دَم دینا ہو گا۔(7)ہو سکے تو بے قراری کے ساتھ روتے روتے طوافِ رُخصت بجالائیے کہ نہ جانے آئندہ یہ سَعادت مُیَسَّر آتی بھی ہے یا نہیں۔ (8)پھر دَروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر ہو سکے تو آستانۂ پاک کو بوسہ دیجئے اور قَبولِ حج و زِیارت اور بار بار حاضِری کی دُعا مانگئے۔اور دعائے جامِع (یعنی رَبَّنَا اٰتِنَا ۔۔۔اِلخ) یا یہ دعا پڑھئے: اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ۔ ترجمہ: تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل واحسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ (9)پھر کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف مُنہ کئے اُلٹے پاؤں یا حسبِ معمول چلتے ہوئے بار بار مُڑ کر کعبۂ مُعظَّمہ کو حَسرَت سے دیکھتے،اُس کی جُدائی پر آنسو بہاتے یا کم از کم رونے جیسی صورت بنائے مسجدُ الحرام سے ہمیشہ کی طرح اُلٹا پاؤں بڑھا کر باہر نکلئے اور باہَر نکلنے کی دُعا پڑھئے ۔(10)حَیض و نِفاس والی دروازۂ مسجِد پر کھڑی ہو کر بہ نگاہِ حَسرَت کعبۂ مُشَرَّفہ کی زِیارت کرے اور روتی ہوئی دُعا کرتی ہوئی پلٹے۔ (11)پھر بقَدرِ قُدرت فُقَرائے مکَّۂ مُعظَّمہ میں خیرات تقسیم کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۵۳،۱۱۵۱۔ازرفیق الحرمین،ص ۲۰۵تا۲۰۸ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود اُن پہ سدا مَیں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

1 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ ... الخ، الجزء ۱، ۱/ ۲۵۰، رقم: ۲۱۷۴

ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک غریب الوطن حاجی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**عُیُون الحکایات**" حصہ اوّل، ص 384 پر ایک حکایت نقل ہے، بڑی توجہ کے ساتھ سُنیے اور جھومیے: قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا ابو اسحاق ابراہیم خَوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشہور وَلِیُّ اللّٰہ ہیں۔ یہ ایک شخص سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں تقریباً 17 سال تک جنگلوں اور صحراؤں میں پھرتا رہا اور

---

1 . . . معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی . . . الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مختلف مقامات پر اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا رہا۔ ان 17 سالوں میں مجھے جو سب سے زیادہ عجیب واقعہ پیش آیا وہ یہ تھا کہ ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے اور وہ گھِسٹ گھِسٹ کر چل رہا تھا۔ اس کے علاوہ بھی وہ بہت سی مشکلات سے دوچار تھا۔ میں اسے دیکھ کر بہت حیران ہوا اور مجھے اس پر ترس آنے لگا، میں نے قریب جا کر اسے سلام کیا، اس نے میرا نام لے کر جواب دیا۔ اس کے منہ سے اپنا نام سُن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے اس سے پوچھا: آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے، پھر آپ نے میرا نام کیسے جان لیا؟

وہ کہنے لگا: جو ذات تجھے میرے پاس لائی ہے، اُسی نے مجھے تیری پہچان کرادی ہے۔ میں نے کہا: آپ نے بالکل دُرست فرمایا، واقعی میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر میں نے اس سے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: میں شہر بُخارا سے آرہا ہوں اور حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی طرف جارہا ہوں۔ یہ سُن کر مجھے بڑا تعجب ہوا کہ نہ اس شخص کے ہاتھ ہیں نہ پاؤں۔ پھر یہ بُخارا سے یہاں تک کیسے پہنچا اور اب یہ مکّۂ مکرّمہ تک جانا چاہتا ہے جو یہاں سے کافی فاصلے پر ہے، یہ اکیلا وہاں تک کیسے پہنچے گا؟ میں انہی خیالات میں گم حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس شخص نے میری طرف جلال بھری نگاہ ڈالی اور کہنے لگا: اے ابراہیم! کیا تجھے اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ قادر و قدیر پروردگار عَزَّوَجَلَّ مجھ جیسے کمزور اور چلنے پھرنے سے معذور بندے کو یہاں تک لے آیا۔ اتنا کہنے کے بعد اس شخص کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ زار و قطار رونے لگا۔ میں نے اسے کہا: آپ بالکل پریشان نہ ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہر شخص کے ساتھ ہے، وہ کسی کو مایوس نہیں کرتا۔ پھر میں اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو گیا، میرا بھی اس سال حج کا ارادہ تھا، جب میں مکے شریف پہنچا اور طواف کے لئے خانۂ کعبہ میں حاضر ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہی

اپاہج (یعنی معذور) شخص مجھ سے پہلے خانہ کعبہ پہنچا ہوا تھا اور گھِسٹ گھِسٹ کر طواف کرنے میں مشغول تھا۔ (عیون الحکایات حصہ اول، ص 384 بتغیر قلیل)

یاخدا ایسے اسباب پاؤں کاش مکے مدینے میں جاؤں
مجھ کو ارمان حج کا بڑا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جن لوگوں کے سینے مکے و مدینے کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں اور حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی حاضری کی تڑپ جن کے دلوں میں گھر کر چکی ہوتی ہے تو بڑی سے بڑی مصیبت و پریشانی بھی ان کے لئے کوئی معنیٰ نہیں رکھتی۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک اللہ والا حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کی حاضری کا اس قدر شوقین تھا کہ ہاتھ پاؤں کے بغیر، طرح طرح کی تکالیف میں جکڑے ہونے کے باوجود بھی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس نہ تھا، کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل بھروسہ رکھنے والے مشکل حالات میں بھی بے سہارا نہیں رہتے، بلکہ رحمتِ الٰہی ان کی دَست گیری فرماتی ہے، لہٰذا اس اللہ والے کا جذبہ بھی کچھ اسی قسم کا تھا، اسی لئے شوقِ حاضری میں حَرَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی زیارت کے لئے دیوانہ وار گھسٹتا ہوا چلا جارہا تھا، اس اللہ عَزَّوَجَلَّ والے کی رفتار کا عالم تو دیکھئے کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طواف کے لئے حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ شخص ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر طوافِ کعبہ میں مشغول تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکّۂ مکرمہ ہو یا مدینۂ طیبہ دونوں ہی انتہائی قابلِ احترام و لائقِ تعظیم جگہیں ہیں، جن کی عظمت و رِفعت اور شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مکے اور مدینے کو ربّ تعالیٰ نے جن ظاہری اور باطنی خوبیوں سے نوازا ہے وہ کسی اور شہر کے حصے میں نہ آسکیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ مکے شریف میں مسلمانوں کی عقیدتوں کا مرکز **بیتُ اللہ شریف** موجود ہے اور مدینۂ منوّرہ میں سرورِ عالم، نورِ مجسّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور برساتا **مزارِ پُرانوار** ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہی وہ مُقدّس مقامات ہیں جن کی تعریف و توصیف آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ چنانچہ

پارہ 4 سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 96 میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمانِ عظمت نشان ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما۔ (پ۴، آلِ عمران: ۹۶)

صدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد مفتی محمد نعیمُ الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں کہ اس میں بتایا گیا کہ سب سے پہلا مکان جس کو اللہ تعالیٰ نے طاعت و عبادت کے لئے مقرر کیا نماز کا قبلہ، حج اور طواف کا مقام بنایا جس میں نیکیوں کے ثواب زیادہ ہوتے ہیں وہ کعبۂ مُعَظَّمہ ہے جو شہر مکّۂ مُعَظَّمہ میں واقع ہے۔

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1۔2 اور 3 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا

ترجَمۂ کنز الایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب

الْبَلَدِۙ(۲) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ(۳) تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔ (پ۳۰:البلد: ۱ تا ۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ مکۂ مکرمہ کی شان کس قدر ارفع و اعلیٰ ہے کہ خود ہمارے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ کریم میں اس مقدس شہر کی قسم ارشاد فرمائی، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنی آنکھوں میں لندن و پیرس دیکھنے کے خواب سجانے کے بجائے مکے مدینے جیسے مقدّس و بابرکت مقامات کی زیارت کی تڑپ اپنے دل میں پیدا کریں اور شب و روز وہاں سے تقسیم ہونے والی عطاؤں، نوازشوں اور لازوال برکتوں سے اپنی خالی جھولیوں کو بھرنے کے لئے وہاں جانے کا سامان کریں۔

وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد
وہ مکّہ بھی میٹھا تو پیارا مدینہ
میں مکّے میں جا کر کروں گا طواف اور
نصیب آبِ زم زم مجھے ہو گا پینا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص355-370)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ ان مقدّس شہروں کے فضائل سے مالا مال ہیں۔ آیئے! اب ہم اپنے سینوں میں مکے مدینے کی زیارت کا شوق بیدار کرنے کے لئے روحانیّت و نورانیّت سے بھرپور ان شہروں کی برکتوں پر مشتمل 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں۔ چنانچہ

﴿1﴾ مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جسے عنقریب دَجّال روند تا ہوا نہ جائے، جبکہ ان شہروں کے ہر راستے پر فرشتے صفیں باندھے پہرہ دے رہے ہوں گے، لہٰذا وہ ایک دلدلی زمین پر پڑاؤ ڈالے گا پھر شہر مدینہ 3 مرتبہ لرزے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کفر و نفاق میں مبتلا ہر شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب لا یدخل الدجال المدینة، ۱/۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۱)

﴿2﴾ جو شخص حج کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عمرے کے ارادے سے نکلے اور مر جائے اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو جہاد کے ارادے سے نکلے اور مر جائے تو اس کے لئے قیامت تک جہاد کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرة... الخ، ۲/۷۹، رقم: ۱۷۱۸)

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے　　چوکھٹ پہ تِری سر ہو مری روح چلی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص ۳۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مکے اور مدینے کو کیسی کیسی خصوصیات سے نوازا ہے کہ دجّال جو ساری زمین کو روندے گا مگر اس کی مجال نہ ہوگی کہ وہ اپنے ناپاک قدم مکّے شریف اور مدینے شریف میں رکھ سکے۔

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی دَجّال کے بارے میں فرماتے ہیں کہ چالیس (40) دن میں حرمَیْنِ طیّبین کے سوا تمام رُوئے زمین کا گشت کرے گا۔ وہ بہت تیزی کے ساتھ سیر کریگا، جیسے بادل جس کو ہَوا اُڑاتی ہو۔ اُس کا فتنہ بہت شدید ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اُس کے ہمراہ ہوں گی، جن کا نام جنت و دوزخ رکھے گا، جہاں جائے گا یہ بھی جائیں گی، مگر وہ جو

دیکھنے میں جنت معلوم ہو گی وہ حقیقۃً آگ ہو گی اور جو جہنم دکھائی دے گا، وہ آرام کی جگہ ہو گی اور وہ خدائی کا دعویٰ کریگا، جو اُس پر ایمان لائے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کریگا اُسے جہنم میں داخل کریگا، مُردے زندہ کرے گا۔ زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی، آسمان سے پانی برسائے گا، اِسی قسم کے بہت سے شُعبدے (یعنی نظر بندی کے کھیل) دِکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے اور شیاطین کے تماشے، اِسی لیے اُس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ حرمین شریفین میں جب جانا چاہے گا، ملائکہ اس کا منہ پھیر دیں گے۔ مَدِیْنَہ طَیِّبَہ میں 3 زلزلے آئیں گے کہ وہاں جو لوگ بظاہر مسلمان بنے ہوں گے اور دل میں کافر ہوں گے اور وہ جو علمِ الٰہی میں دجّال پر ایمان لاکر کافر ہونے والے ہیں، اُن زلزلوں کے خوف سے شہر سے باہر بھاگیں گے اور اُس کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ (بہار شریعت، حصہ اول، 1/120-121 ملتقطاً) اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو فتنۂ دَجّال سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک کی روشنی میں یہ بھی معلوم ہوا کہ حج و عمرے کے مُبارک سفر کے دوران اگر کسی کو موت آجائے تو اس خوش نصیب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے قیامت تک حج و عمرے کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ مکے مدینے میں مرنے کی تمنّا دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دعائیں بھی مانگا کریں، مدینے شریف میں مرنے کی ترغیب تو خود ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں دی ہے بلکہ مدینے شریف میں مرنے والے خوش نصیب کے لئے شفاعت کی خوشخبری بھی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ

لِمَنْ یَمُوْتُ بِھَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مُسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینۂ پاک میں مرنے کی ہو، وہ کوشش بھی وہیں مرنے کی کرے تو وہیں قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بِلا ضرورت مدینۂ پاک سے باہر نہ جائے تاکہ موت و دفن وہیں نصیب ہو۔

مزید فرماتے ہیں: میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس (30) چالیس (40) سال سے مدینۂ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خوف سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بھی یہی دستور رہا، مزید فرماتے ہیں: (حدیثِ مبارکہ میں) شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے مزید درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ساری ہی اُمّت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے! کہ مدینۂ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۲۲ ملتقطاً بتغیرٍ قلیل)

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سیدھی سڑک یہ شہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے کی تو کیا ہی بات ہے، یہ ہمیشہ سے عاشقوں کے دل کی دھڑکن بنا رہا، عاشقانِ رسول مدینے شریف کا تذکرہ سنتے ہی غمِ مدینہ میں اشکبار ہو جاتے ہیں اور مدینے شریف کی

حاضری کے لئے مچلنے لگتے ہیں بلکہ یقیناً ہزاروں عُشّاق کی دلی خواہش ہو گی کہ مدینے شریف میں پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں موت آجائے اور کیوں نہ ہو کہ مدینے میں مرنے کی ترغیب و فضیلت نہ صرف حدیثِ پاک میں بیان فرمائی گئی ہے بلکہ امیرُ المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی اپنے عمل کے ذریعے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ ہم غُلامانِ رسول ،مدینے میں مرنے کی آرزو اپنے دل میں پیدا کریں اور اس کے لئے دُعا بھی مانگا کریں۔

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کی ذات سے اور ان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے بے حد محبت تھی، بالخصوص مدینے شریف سے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بے پناہ محبت تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دلی آرزو تھی کہ مجھے موت بھی اُس شہر میں آئے جہاں میرے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم آرام فرما ہیں تاکہ جس طرح جیتے جی ان کا قُرب حاصل رہا، مرنے کے بعد بھی اسی طرح اُن کا قُرب نصیب رہے، اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تُو مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شہر میں موت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی... الخ، ۱/۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰)

چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مدینۂ منورہ میں شہادت پائی۔ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اس قابلِ رشک شہادت کی عظمت بیان کرتے ہوئے اور اس پر رشک کا اظہار کرتے ہوئے مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! فجر کی نماز، مسجدِ نبوی، محرابُ النبی، مصلّٰی نبی

میں شہادت پائی۔(مراۃ المناجیح،۴/ ۲۲۲بتغیر قلیل)

اے کاش مدینے میں مجھے موت یوں آئے چوکھٹ پہ تِری سر ہو مِری رُوح چلی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمّم،ص۳۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی زندگی ہمارے لئے پیروی کرنے کے لائق ہے، وہ حضرات مکے مدینے کی سرزمین سے سچی عقیدت و محبت فرمایا کرتے تھے، ان کی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ بعض بزرگوں کا یہ معمول تھا کہ وہ کسی اور ملک یا شہر کے رہائشی ہونے کے باوجود بھی مکۂ مکرّمہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے زندگی کا کثیر حصہ اس مقدس شہر کی خوشبودار و خوش گوار فضاؤں میں سانسیں لیتے گزارا کرتے اور ہر سال استقامت کے ساتھ بَیْتُ اللہ شریف کے حج کی سعادت سے بھی فیضیاب ہوتے۔ چنانچہ

مجھے حَرَم شریف میں لے چلو

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صفحہ 198 پر ہے کہ (قطبِ مکہ مکرّمہ) حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہند کے باشندے اور جَلِیلُ القَدْر عالِمِ دین تھے، چالیس (40) سال سے زائد مکّے شریف میں رہائش اختیار کئے رہے۔ ہر سال ضرور حج کرتے۔ ایک سال زمانۂ حج میں آپ بَہُت بیمار ہو کر بستر پر پڑے تھے، ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام کی نویں (9) تاریخ کو اپنے شاگردوں سے کہا: مجھے حرم شریف میں لے چلو! کئی افراد اُٹھا کر لائے اور کعبۃُ اللہ کے سامنے بٹھادیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! حج سے محروم نہ رکھ۔ اُسی وقت مولیٰ تعالیٰ نے ایسی قوّت عطا

فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عَرَفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۹۸ ملخصاً)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دکھا یاالٰہی
شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیبہ پھر قافلہ یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرَمّم، ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سنا آپ نے کہ قطبِ مکہ مکرّمہ حضرت مولانا عبدُالحق اِلٰہ آبادی مہاجر مکی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر زبردست ولی تھے، باوجود یہ کہ انتہائی بیمار ہیں اور بستر پر تشریف فرما ہیں اور چلنے پھرنے سے عاجز ہیں، کمزوری حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے مگر چونکہ ان کا جوش و جذبہ پہاڑ سے بھی زیادہ پختہ تھا، نیز حج کی سعادت حاصل کرنے کی تڑپ بھی اپنے عروج پر تھی، گویا کہ ان کی بس یہی دُھن تھی کہ

ہر سال یاالٰہی مجھے حج نصیب ہو جب تک جیوں میں عالمِ ناپائیدار میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۷۴)

لہٰذا جیسے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حرمِ کعبہ میں لے جایا گیا تو وہاں پہنچتے ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زمزم شریف پی کر رَبِّ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تڑپ کا اظہار کر دیا، بس پھر کیا تھا، بابِ کرم کھلا، دریائے رحمت جوش میں آیا، انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے اُنہیں ایسی قوت نصیب ہوئی کہ خود اپنے پاؤں پر چل کر عرفات بھی تشریف لے گئے اور حج کی سعادت بھی پانے میں کامیاب ہو گئے۔

تُو نے مجھ کو حج پہ بُلایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

گِردِ کعبہ خوب پھرایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
میدانِ عَرفات دکھایا یااللہ مِری جھولی بھر دے
بخش دے ہر حاجی کو خدایا یااللہ مِری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ بھی پتا چلا کہ آبِ زم زم وہ بابرکت پانی ہے جسے پی کر دُعا مانگنے سے دُعا مقبول ہوتی ہے، حدیثِ پاک میں قبولیتِ دُعا کے علاوہ آبِ زم زم کے اَور بھی فوائد و ثمرات بیان کئے گئے ہیں جیسا کہ

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: آبِ زم زم ہر اس مقصد کے لئے ہے، جس مقصد کے لئے اُسے پیا جائے، اگر تم اسے شفا کی غرض سے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پناہ عطا فرمائے گا، اگر تم اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری پیاس بجھا دے گا۔ (اس حدیثِ پاک کے راوی بیان کرتے ہیں کہ) حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔ (مستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب له، ۲/۱۳۲، رقم: ۱۷۸۲)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پیئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

(ذوقِ نعت، ص۱۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرزمینِ مکہ کو ایک بہت بڑا اعزاز یہ حاصل ہے کہ اس مبارک سرزمین پر بَیْتُ اللہ شریف جلوہ گر ہے، یوں تو اگر شہر مکہ کو صرف یہی ایک شرف حاصل ہوتا تو بھی اس کی شان و عظمت کیلئے کافی تھا مگر قربان جایئے کہ اس کے علاوہ بھی اِس پُر نور شہر کے فضائل و خصوصیات اس قدر زیادہ ہیں کہ دل چاہتا ہے، بس بیان کرتے اور سنتے چلے جائیں کیونکہ اس شہر میں جگہ جگہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے پیارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے نسبت رکھنے والی مُقَدَّس و یادگار مساجد، کنویں، غاریں، تعمیرات اور مزارات وغیرہ موجود ہیں۔

آیئے! اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مکے شریف کی چند خُصوصیات کے مُتَعَلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات"** میں مکے شریف کی دلنشین خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❣نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مکے شریف میں پیدا ہوئے، ❣پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دینِ اسلام کی تبلیغ کا آغاز یہیں سے فرمایا، ❣یہیں کعبہ شریف ہے، ❣یہیں اِس کا طواف کیا جاتا ہے اور ❣نماز میں دنیا بھر سے اِسی طرف منہ کیا جاتا ہے ❣مسجِدُ الحرام شریف یہیں پر ہے جس میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ (100,000) نَماز کے برابر ہے ❣آبِ زم زم کا کنواں، حجرِ اَسود، مقامِ ابراہیم اور صَفا مَرْوَہ یہیں ہیں، ❣مِیْقَات کے باہَر سے آنے والے بِغیر احرام کے مکّے میں داخِل نہیں ہوسکتے، ❣دنیا بھر سے مسلمان حج کی سعادت پانے کے لئے یہیں حاضِر ہوتے ہیں، ❣جو اِس شہرِ مُقَدَّس میں داخِل ہوجائے اَمْن پانے والا ہوگا، ❣دن کا کچھ وَقت یہاں کی گرمی پر صبر کرلینے والے کو جہنم کی آگ سے دُور کردیا

جاتا ہے ؟ یہاں غارِ حرا ہے جہاں مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازِل ہوئی، ؟ یہاں پر ہر موسِم کے پھل ملتے ہیں، ؟ مِعراج اور چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے معجزات اِس شہر میں ظاہِر ہوئے، ؟ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ یہیں واقِع ہے، ؟ پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ ظاہِری کے 53 برس یہیں گزارے، ؟ حضرت سیِّدُنا امام مَہدی کی آمدِ باسعادت مکے شریف میں ہی ہو گی۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۰۰ بتغیرٍ قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے شہرِ مکہ کی برکتوں اور بزرگوں کی اس شہر سے محبتوں پر مشتمل واقعات اور دیگر کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کی۔ آیئے اب ہم عاشقانِ رسول کے دلوں کی دھڑکن، غم کے ماروں، بے سہاروں اور دکھیاروں کی امیدوں کے مرکز یعنی مدینے شریف کی بھی کچھ باتیں کر لیتے ہیں، برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخَن، اُستادِ زَمن حضرت علامہ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان **"ذوقِ نعت"** میں فرماتے ہیں:

حسن حج کر لیا کعبہ سے آنکھوں نے ضیا پائی چلو دیکھیں وہ بستی جس کا رستہ دل کے اندر ہے

(ذوقِ نعت، ص ۱۶۰)

ہاں ہاں وہی مدینہ کہ جس کا ذِکْر عاشقانِ رسول کے سینوں کو سُکون و اطمینان بخشتا ہے، جس کی زیارت کے لئے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیوانے بے حد مشتاق رہتے ہیں، عشاق جب شہرِ مدینہ یا گنبدِ خضرا کے نور برساتے مناظر کو تصویروں وغیرہ میں دیکھتے یا کسی کی زبانی اس کا تذکرہ سنتے ہیں تو ان کی حالت غیر ہو جاتی ہے، غمِ مدینہ میں ان کی آنکھیں اشکبار اور دل وہاں کی حاضری کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں، گویا اس وقت ان کے دل کی فریاد کچھ اس طرح ہوتی ہے:

مجھے مدینے کی دو اجازت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
پلاؤ بُلوا کے جامِ الفت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
اگر نہیں میری ایسی قسمت، سدا حُضُوری کی پاؤں لذّت
رُلائے مجھ کو تمہاری فُرقت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
عطا ہو مجھ کو غمِ مدینہ، تَپاں جگر چاک چاک سینہ
بڑھے محبت کی خوب شِدّت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
حُسین ابنِ علی کا صدقہ، ہمارے غوثِ جلی کا صدقہ
عطا مدینے میں ہو شہادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت
ہر اِک نبی ہر ولی کا صدقہ، تجھے تِری ہر گلی کا صدقہ
دے طیبہ میں مرنے کی سعادت، نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و حرمت کی تو کیا ہی بات ہے کہ اس مبارک بستی میں نہ تو دجال داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی طاعون جیسی مُہلک بیماری کیونکہ مدینے شریف کی راہوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کے معصوم فرشتے مقرّر ہیں جو ہر گز ہر گز شہرِ مدینہ کے اندر طاعون اور دَجال کو داخل نہیں ہونے دیں گے جیسا کہ نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مدینے کے راستوں پر فِرِشتے (پہرہ دار) ہیں، لہٰذا اس میں طاعون اور دجّال داخل نہ ہوں گے۔

(بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب لا یدخل الدجال المدینة، ۱/ ۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۰)

طاعون ایک وبائی بیماری ہے جس میں بغل یا ران پر پھوڑا نکلتا ہے، اس کا زہر اتنا خطرناک ہوتا

ہے کہ اس بیماری میں مبتلا شخص کے بچ جانے کا امکان بہت ہی کم ہوتا ہے، عموماً اس بیماری میں اُلٹیاں آنے، بیہوشی طاری ہونے اور دل کی دھڑکن بڑھ جانے کا غلبہ رہتا ہے۔ (اردو لغت، ۱۳/ ۵۳ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جس پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہم بے پناہ محبت کرتے ہیں، خود وہ آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مدینے سے بہت محبت کیا کرتے ہیں، لہٰذا محبتِ رسول کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی نہ صرف میٹھے مدینے کی محبت بلکہ مدینے کے کُوچہ و بازار کی محبت، وہاں کے گلشن و کوہسار کی محبت، اس کے درودِیوار کی محبت، اس کے پُھول حتی کہ اس کے خار تک کی محبت اپنے دل میں بسائے رکھیں، اس کی یاد میں تڑپیں اور اس کی باادب حاضری کی نہ صرف آرزو کریں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی دُعائیں بھی مانگیں۔

غریب جائے کہاں یاربّ تڑپتی رُوح کو لے کر
تجھے محبوب کا صدقہ تُو پہنچادے مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یاد رکھئے! کہ محبت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جس سے محبت کی جائے، اس سے نسبت رکھنے والی چیزوں سے بھی محبت کی جائے اور بالخصوص جس سے محبوب کو محبت ہو، اس سے تو انتہائی محبت و عقیدت رکھی جائے، حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینے کی سرزمین سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اگر کبھی مدینے سے باہر سفر کو جاتے تو واپسی پر مدینے کے در و دیوار دیکھتے ہی جلد سے جلد وہاں قدم رنجا فرمانے کی کوششیں کیا کرتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے:

نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے آتے اور مدینۂ پاک کی دیواروں کو دیکھتے تو مدینے سے محبت کی وجہ سے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے اور اگر گھوڑے پر ہوتے تو اسے اَیڑ لگاتے(بخاری ،کتاب فضائل المدینہ، ۱۱ - باب، ۱/ ۶۲۰ ،حدیث: ۱۸۸۶)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مدینۂ پاک اتنا پیارا تھا کہ ہر سفر سے واپسی میں یُوں تو معمولی رفتار پر جانور چلاتے تھے مگر مدینۂ پاک کو دیکھتے ہی وہاں جلد پہنچ جانے کے لیے سواری تیز فرمادیتے تھے،اسی محبت کا اثر ہے کہ مسلمان مدینے پر دل و جان سے فِدا ہیں کیونکہ یہ محبوب کا محبوب ہے (مرآۃ المناجیح،۴/۲۱۹)

مدینہ اس لیے عطّار جان و دِل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سرور مدینے میں

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص283)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مکے مدینے کی برکتوں کو سمیٹنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔ عموماً دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے مساجد میں ٹھہرتے ہیں اور مساجد میں عبادت کی نیت سے ٹھہرنے والوں کی تو کیا ہی بات ہے کہ حدیثِ پاک میں اس خوش نصیب کے بارے میں تین(3) باتیں

ارشاد فرمائی گئیں (1) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (2) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے (3) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔ (الترغیب والترھیب،کتاب الصلوۃ،باب الترغیب فی لزوم المساجد...الخ، ۱/۱۶۹، رقم:۵۰۳ ماخوذاً) آیئے! بطورِ ترغیب مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں چنانچہ

شرابی سُدھر گیا

ہند کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے شراب نوشی، عَیّاشی اور شور شرابا کرنا، گالیاں دینا، والدین اور محلے داروں کو تنگ کرنا، جُوا کھیلنا میرا معمول تھا۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ ان کی ترغیب پر میں 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے کی برکت سے میں گناہوں بھری زندگی سے تائِب ہو کر نمازوں کی پابندی کرنے والا، صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔ تادمِ تحریر میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

بخت کُھل جائیں گے ، قافِلے میں چلو جُرم دُھل جائیں گے، قافِلے میں چلو

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے شریف کی عظمتوں اور برکتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے ایک ایسی بستی کی طرف (ہجرت) کا

حکم ہوا جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی (یعنی سب پر غالب آئے گی) لوگ اسے یَثرِب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے، (یہ بستی) لوگوں کو اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو صاف کر دیتی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینۃ... الخ، ۲/۵۰۹، حدیث: ۲۷۳۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ مبارکہ کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کھا جانے کے معنی یہ ہیں کہ یہاں کے لوگ تمام ملکوں کو فتح کریں گے اور ان کے مال اور خزانے مدینے میں پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شام، فارس اور رُوم کے خزانے مدینے پہنچے (مزید فرماتے ہیں کہ) مدینۂ منورہ کے نام سو (100) سے بھی زیادہ ہیں، طیبہ، طابہ، بطحٰی، مدینہ، اَبْطَح وغیرہ، ہجرت سے پہلے لوگ اسے یثرِب کہتے تھے، اس لیے کہ یہاں قومِ عَمَالِقَہ کا جو پہلا آدمی آیا اس کا نام یثرِب تھا۔ حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جو مدینۂ منورہ کو یثرب کہے وہ توبہ کرے، حضرت سَیِّدُنا امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جو ایک بار اسے یثرب کہے وہ بطورِ کفّارہ دس (10) بار مدینہ کہے۔ صُوفیا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن فرماتے ہیں کہ اگر کوئی خبیث وہاں مر کر دفن بھی ہو جائے تو فرشتے وہاں سے اس کی نعش کسی دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں اور اگر کوئی وہاں کا عاشق دوسری جگہ دفن ہو جائے تو اس کی نعش مدینۂ منورہ پہنچا دیتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۲۱۶-۲۱۵ ملخصاً وملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک اور اس کی شرح سے معلوم ہوا کہ جس طرح زنگ آلود لوہا اگر بھٹی میں ڈال دیا جائے، پھر مقررہ وقت پر اسے نکالا جائے تو اس پر میل کچیل کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا، اسی طرح مدینۂ طیبہ بھی اپنی پُر کیف فضاؤں میں آنے والوں کو صاف سُتھرا کر دیتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے بار بار وہاں جانے بلکہ وہاں پر

دفن ہونے کی بھیک طلب کرتے رہیں کہ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی اور کیا سعادت کی بات ہوسکتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب شہر یعنی مدینۂ منورہ میں موت اور ہزاروں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے وجودِ مسعود کے فیوض و برکات سے مالا مال بقیعِ پاک میں دفن ہونے کی نعمت عطا فرمادے کہ وہاں پر مرنا اور جنت البقیع میں دفن ہوجانا مقدر والوں کا ہی حصہ ہے۔

نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے کہ (قیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابو بکر و عمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی قبریں شَق ہوں گی، پھر میں جنّت البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اکٹھے ہوں گے، پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا حتّٰی کہ حرمینِ شریفین کے درمیان انہیں بھی اپنے ساتھ کرلوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶)... الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے پاک میں مرنے اور بقیعِ پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

عطا کر دو عطا کر دو بقیعِ پاک میں مدفن ۔۔۔ مِری بن جائے تُربت یا شہِ کوثر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک سے ہمیں یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوا کہ مدینے شریف کو یثرِب کہنا منع ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم یہ لفظ بولنے اور لکھنے سے بچیں۔ افسوس کہ اب جہالت کا دور دورہ ہے، بعض نادان مسلمان علمِ دین سے دُوری کی بِنا پر مدینے پاک کا ذکرِ خیر کرنے کے لئے قرآن و حدیث میں بیان کردہ ناموں کے بجائے لفظِ یثرِب لکھتے اور پڑھتے ہیں، حالانکہ لفظِ یثرِب

اپنے معنی کے اعتبار سے کسی بھی طرح مدینے شریف کے شایانِ شان نہیں، جیسا کہ

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یثرِب کا معنی ہے" مصیبت و آفات کی جگہ"، چونکہ پہلے یہ جگہ بڑی بیماریوں والی تھی اس لیے یثرِب کہلاتی تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت سے طَیْبَہ یعنی صاف کی ہوئی زمین ہوگئی اب وہ جگہ بجائے دارُالوبَاء (یعنی مقامِ مصیبت) کے دارُالشِّفاء بن گئی۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۹۴)

عاشقانِ رسول کے لئے اس لفظ سے بچنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے پاکیزہ شہر کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **مَنْ قَالَ لِلْمَدِیْنَۃِ یَثْرِبَ فَکَفَّارَتُہٗ اَنْ یَّقُوْلَ الْمَدِیْنَۃَ عَشْرَ مَرَّاتٍ** یعنی جو شخص (غیر ارادی طور پر) مدینے کو یثرِب کہہ بیٹھے اسے کفّارے کے طور پر دس (10) مرتبہ مدینہ کہنا چاہئے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الامکنۃ والازمنۃ، فضائل المدینۃ... الخ، الجزء ۶، ۱۲/ ۱۱۶، حدیث: ۳۴۹۳۸)

مدینے شریف کو یثرِب کہنا تو اس قدر بُرا ہے کہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے مدینۂ طیبّہ کو یثرِب کہنا ناجائز و گناہ قرار دِیا ہے چنانچہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں: مدینۂ طیّبہ کو یَثرِب کہنا ناجائز و ممنوع اور گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: جو مدینے کو یَثرِب کہے اُس پر توبہ واجِب ہے، مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔ علّامہ مُنَاوِی (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) جامعِ صغیر کی شرح میں فرماتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مدینۂ طیّبہ کا یَثرِب نام رکھنا حرام ہے کہ یَثرِب کہنے سے توبہ کا حکم فرمایا اور توبہ گناہ ہی سے ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۱۶ بتغیر قلیل)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب "عاشقانِ رسول کی 130 حکایات" کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حرمین شریفین کی برکتوں سے مالامال ہونے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف بنام **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں"** کا مُطالعہ فرمایئے۔ جس میں آپ نے زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بزرگ حضرت سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، مستورات کی 6، علمائے اَہلسنّت کی 17، جنات کی 7 اور حیوانات کی 9 عِشق و محبت سے بھرپور حکایات تحریر فرمائی ہیں۔ لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ کے بستے سے **ھدیۃً** طلب فرما کر خود بھی پڑھئے اور زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرَام اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبارَک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادَت پا کر شہرِ مُصْطَفٰے کی زِیارَت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے دل و جان کی تسکین کا باعث ہے، عُشّاقِ

مدینہ اِس کی جُدائی میں تڑپتے اور زِیارَت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مدینے شریف کی جُدائی اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے، وہ اپنے آپ کو خُوش قسمت سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔

آیئے! اب ہم عاشقانِ مدینہ کے عشق و مستی سے بھرپور واقعات سن کر اپنے دلوں میں محبتِ مدینہ کو بڑھانے اور ذکرِ مدینہ سے برکتیں پانے کی سعادت حاصل کریں:

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُرَاسَان یا مصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ ان سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیں۔ تو فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اِس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ — او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۷)

شرحِ کلامِ رضا: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول

دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سَفَرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرکانِ حج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہوگئے، مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری کے لمبا ہوجانے سے زیادہ مجھے سرکارِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے در کی حاضری کی فکر تھی۔ بُخار نے شدت اختیار کی لیکن میں نے اس حالت میں بھی درِ حبیب کی حاضری کا ارادہ کرلیا، مکے شریف کے علمائے کرام نے کہا کہ آپ تو شدید بیمار ہیں اور سفر بھی کافی لمبا ہے (لہٰذا اپنا ارادہ بدل دیجئے)! میں نے عَرض کی: اگر سچ پُوچھئے تو درحقیقت میرے یہاں آنے کا اصل مقصد مدینۂ منورہ کی زیارت ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے اپنے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اگر زیارتِ مدینہ نہ ہو تو حج کا کچھ مزہ نہیں آتا۔ اُنہوں نے پھر روکا اور مجھے میری حالت یاد دلائی۔ میں نے ان کے سامنے یہ حدیثِ

پاک پڑھی: مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زِیارت نہ کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔ علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام نے فرمایا: آپ ایک بار پہلے بھی تو زِیارت کر چکے ہیں۔ جواباً میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارت لازمی ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (کی بارگاہ) تک پہنچ جاؤں۔ رَوضۂ اَقدس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے　　اصلِ مُراد حاضری اس پاک در کی ہے
کعبہ کا نام تک نہ لیا طیبہ ہی کہا　　پوچھا تھا ہم سے جس نے کہ نَہضَت کدھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۳-۲۰۲)

شرح کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اپنے نعتیہ دیوان **"حدائقِ بخشش"** میں ان دو (2) اشعار کے ذریعے اپنے دونوں مرتبہ کے سفرِ حج کی منظر کشی فرمائی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو دو (2) بار حج کی سعادت سے مُشَرَّف فرمایا تھا، پہلا حج فرض جبکہ دوسرا نفلی تھا، جب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے اس مبارک سفر کے بارے میں پوچھا جاتا کہ کہاں کا ارادہ ہے تو یہ نہ فرماتے کہ بَیْتُ اللہ کے حج کے لئے جارہا ہوں بلکہ فرماتے کہ حاضریِ طَیْبَہ کا ارادہ ہے، مراد یہ ہے کہ حج سے میرا مقصودِ اصلی درِ رسول کی حاضری ہے کہ یہی تو وہ در ہے کہ جس کے طفیل اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک نہیں بلکہ دو مرتبہ اپنے مُقدّس گھر کی زیارت کے شرف سے نوازا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1...کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸
2...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارتیں، ص۱۴۵ بتغیر قلیل

علّامہ کاظمی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور خارِ مدینہ

غزالیِ زماں حضرت علّامہ سیِّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوّرہ کی پہلی حاضِری کے موقع پر میرے پاؤں میں ایک کانٹا چُبھ گیا، جس سے سخت تکلیف ہو رہی تھی، نکالنے لگا تو اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مکے مدینے کے کانٹوں سے مَحبَّت یاد آگئی تو میں وہیں رُک گیا اور پاؤں سے کانٹا نہ نکالا کئی دن کے بعد خود بخود دَرْد رُک گیا۔

(انوارِ قطبِ مدینہ، ص ۵۳ بتغیر قلیل)

تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے نعتیہ دیوان "سامانِ بخشش" میں مدینۂ منورہ کے کانٹوں سے عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

(سامانِ بخشش، ص ۱۳۱)

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیْفِیَّت رہی اُسے کَمَا حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچِہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ (Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے (یعنی دائرے) میں

لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشْعار کے مِصْداق نَظر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پَھٹتا ہو سینہ
وردِ لَب ہو "مدینہ مدینہ" جب چَلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۸)

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کا مَدَنی ذِہْن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزَدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۵)

بِالآخِر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہوجانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزِل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سَرزمین پر پَہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدَر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۰۲)

اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدَر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہو گیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۳۲ تا ۳۴ ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسلامی کا مدَنی ماحول عطا فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے 100 سے زائد شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس حج و عمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ تَربِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصْطَفَوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کیلئے قائم کی گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبَلِّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبَلِّغات اِسلامی

بہنیں حَجّنوں کی تَرْبِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحْسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب ہم حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی بھی چند خُصوصیات کے مُتَعَلِّق سُن کر اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ

؟ رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے مدینۃُ المنوّرہ کے نام ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے 100 نام تحریر فرمائے ہیں ؟ مدینۃُ المنوّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحَبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِس کا نام طابہ رکھا ؟ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ المنوّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کردیتے ؟ مدینۃُ المنوّرہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ؟ یہاں کا گرد و غبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب

القلوب، ص ۲۲) ❣ جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینۃُ المنوّرہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص ۲۱۱) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ منوّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ❣ یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے ❣ جو وُضو کرکے آئے اور مسجِدِ نَبَوِی شریف میں نَماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے ❣ حجرۂ مبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے ❣ مسجِدِ نَبَوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار (50,000) نمازوں کے برابر ہے (ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث ۱۴۱۳) ❣ مدینۂ منوّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطَفٰے ہے جہاں صبح و شام ستر ستر ہزار (70,000) فرشتے حاضر ہوتے ہیں ❣ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص ۱۳۱)

بَیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ:

- مکے مدینے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سی خصوصیات سے آراستہ فرمایا ہے۔
- مکہ و مدینہ وہ مقدس ترین شہر ہیں کہ جن کا ذکرِ خیر رَبِّ تعالٰی نے قرآنِ کریم میں فرمایا نیز ایک مقام پر شہر مکہ کی قسم بھی ارشاد فرمائی۔

❖ مدینے میں مرنے والے خوش نصیبوں کے لئے حدیثِ پاک میں شفاعت کی خوشخبری بیان فرمائی گئی ہے۔

❖ جب سفر سے واپسی پر مدینے شریف میں مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ محبتِ مدینہ کے سبب اپنی سواری کی رفتار تیز فرما دیا کرتے تھے۔

❖ خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ مدینے شریف میں شہادت کی دُعا مانگا کرتے تھے۔

❖ مدینۂ منورہ طاعُون کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔

❖ مکہ و مدینہ فتنۂ دجّال سے محفوظ رہیں گے۔

❖ مدینۂ منورہ ایسی انوکھی بھٹی ہے جو لوگوں کو پاک وصاف کر دیتی ہے۔

❖ علمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے مدینۂ منورہ کو یثرب کہنا گناہ و حرام قرار دیا ہے۔

❖ مدینے شریف کو یثرب کہنے والے کے لئے حدیثِ پاک میں کفارے کے طور پر دس (10) مرتبہ مدینہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ تعالٰی حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے طفیل ہمیں بھی بار بار پیارا پیارا مکہ اور میٹھا میٹھا مدینہ دکھائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی

اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئنہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پھول" سے سُرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: "تمام سُرموں میں بہتر سُرمہ "اِثْمِد" (اِث۔مِد) ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2] پتّھر کا سُرمہ اِستِعمال کرنے میں حَرَج نہیں اور سِیاہ سُرمہ یا کاجَل زینت کی نِیَّت سے مرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں۔[3] سُرمہ سوتے وقت اِستِعمال کرنا سُنَّت ہے۔[4] سُرمہ استعمال کرنے کے تین (3) منقول طریقوں کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1) کبھی دونوں آنکھوں میں تین تین سَلائیاں (2) کبھی دائیں (یعنی سیدھی) آنکھ میں تین اور بائیں (یعنی اُلٹی) میں دو، (3) تو کبھی دونوں آنکھوں میں دو دو اور پھر آخِر میں ایک سَلائی کو سُرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں

1...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2...ابن ماجہ، ۴/۱۱۵، حدیث: ۳۴۹۷

3...فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۳۵۹

4...مرآۃ المناجیح، ۶/۱۸۰

میں لگایئے۔[1] اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تینوں پر عمل ہوتا رہے گا۔ یاد رکھئے! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے سب ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سُرمہ لگایئے پھر اُلٹی آنکھ میں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۶۹-۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۲۱۸-۲۱۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا اِبنِ وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی خِدمت میں حاضِر ہوئے۔ لوگوں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تذکرہ کیا تو حضرت سَیِّدُنا کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہر دن ستّر (70) ہزار فِرِشتے اُترتے ہیں جو رسُولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبر شریف کو

گھیر لیتے ہیں، اپنے پَر بچھا دیتے ہیں اور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود شریف پڑھتے رہتے ہیں، حتّٰی کہ جب شام پاتے ہیں تو وہ (آسمانوں کی جانب) چڑھ جاتے ہیں اور ان کی طرح (دوسرے فِرِشتے) اُترتے ہیں، وہ بھی اِسی طرح کرتے ہیں، حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ستّر (70) ہزار فِرِشتوں (کے جُھرمٹ) میں نکلیں گے جو حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہنچائیں گے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/ ۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵)

بَیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ہمیشہ سارے فرشتے ہی حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُود بھیجتے ہیں مگر یہ ستر (70) ہزار فرشتے وہ ہیں جن کو عمر میں ایک بار حاضریِ دربار کی اجازت ہوتی ہے، یہ حضرات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی برکت حاصل کرنے کو حاضری دیتے ہیں۔ جو فرشتہ ایک بار حاضری دے جاتا ہے اسے دوبارہ حاضری کا شرف نہیں ملتا ساری عمر میں صرف چند گھنٹے یعنی آدھے دن کی حاضری نصیب ہوتی ہے۔ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"حتّٰی کہ جب زمین کھلے گی تو حُضُور ستّر (70) ہزار فِرِشتوں میں نکلیں گے جو حُضُور کو پہنچائیں گے۔"** کی وضاحت میں لکھتے ہیں:) یعنی قیامت کے اس دن کی ڈیوٹی والے فرشتے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی جُھرمٹ میں لے کر ربّ تعالٰی تک پہنچائیں گے دُولہا کی طرح۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۲۸۲ تا ۲۸۳)

امامِ عشق و مَحبَّت، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"حدائقِ بخشش"** میں اسی بات کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کیا خُوب ارشاد فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صُبح ہیں ستّر ہزار شام
یُوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

(حدائق بخشش، ص ۲۲۰)

مختصر وضاحت: یعنی صبح و شام مسلسل ستر (70)، ستر (70) ہزار فرشتے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حسین زلفوں اور چہرۂ انور کی آٹھوں پہر تعریف و توصیف کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ پُرانوار پر حاضری دیتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

درِ رسول پر حاضر ہونے والا بخشا گیا

دعوتِ اسلامی کی اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 413 صفحات پر مشتمل کتاب **"عیون الحکایات"** جلد2 صفحہ نمبر 308 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بَیان کیا کہ ایک مرتبہ میں روضۂ رسول پر حاضِر تھا کہ ایک اَعرابی (عَرب کے دِیہات کا رہنے والا) آیا اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اِس طرح عَرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر جو سچی کتاب نازِل فرمائی اُس میں (پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی) یہ آیت بھی ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النسآء: ۶۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے میرے آقا و مولیٰ! میں اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی مُعافی طلَب کرتے ہوئے حاضِرِ دربار ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شَفیع (شفاعت کرنے والا) بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ عاشقِ رسول رونے لگا اور اُس کی زَبان پر یہ اَشعار جاری تھے:

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ ... فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ

رُوْحِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ ... فِیْهِ الْعِفَافُ وَ فِیْهِ الْجُوْدُ وَ الْكَرَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین ذات! جس کا مُبارَک وُجُود اُس زمین میں دفن کیا گیا تو اِس کی عُمدگی اور

پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے مُعَطَّر (خوشبو دار) ہو گئے۔ میری جان فِدا ہو، اُس قبرِ انور پر جس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامَنی، سخاوت اور عَفْو و کَرَم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشقِ رسول کافی دیر تک اِن اَشعار کی تکرار کرتا رہا، پھر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگتا ہوا اَشکبار آنکھوں سے وہاں سے رُخصت ہو گیا۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن حَرْب ہِلَالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں سویا تو خواب میں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت سے شَرَف یاب ہوا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے مِلو، اُسے خوشخبری سُناؤ کہ اللہ پاک نے میری سِفارش کی وجہ سے اُس کی مغفِرت فرمادی ہے۔ (عُیون الحکایات، ۲/۳۷۸ ملخّصًا)

اِمامِ اہلسنّت، پروانۂ شمعِ رسالت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس ایمان افروز واقعے اور غلامانِ مُصطفےٰ کی بارگاہِ رِسالت میں **شفاعت کی بھیک** مانگنے کے لیے حاضری کو آیتِ قرآنی کی روشنی میں کتنے پیارے انداز میں منظر کشی فرما رہے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جَاءُوْكَ ہے گواہ　　پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دَین تھی　　دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے
اُف بے حیائیاں کہ یہ مُنہ اور ترے حضور　　ہاں تُو کریم ہے تِری خُو درگزر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۸، ۲۲۶، ۲۰۵)

اشعار کی مختصر وضاحت: (1) بارگاہِ مصطفےٰ میں مجرم گناہگاروں کو حاضری کی دعوت دی گئی ہے تو گناہگاروں کی توبہ ضرور مقبول ہو گی۔ کریموں کی یہ شان نہیں کہ وہ اپنے دروازے پر آئے ہوئے سائل کو انکار کر کے واپس کر دیں۔ (2) منگتا نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا تو آپ نے اس پر عطاؤں کی بارش فرمادی کیونکہ سوال بیان کرنے اور قبول ہونے میں صرف ایک ہاتھ کی

دُوری ہے۔(3)افسوس! مجھ جیسا بے حیا، کالے منہ اور سیاہ باطن والا آپ کے سامنے حاضر ہونے کی جُرأت کیسے کر سکتا ہے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کریم ہیں اور در گزر کرنا آپ کی عادتِ مبارکہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "جو روتا ہے اس کا کام ہوتا ہے" کی کھلی حقیقت بَیان کردہ حکایت سے ہمارے سامنے واضح ہوگئی کہ اُس اَعرابی (دیہاتی) کا گریہ وزاری کرنا، اُس کا رونا، آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار میں تڑپنا، نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارنا، حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ اَقدس میں آنسو بہانا کام آگیا اور غلاموں کے حال سے خبر دار آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے مغفرت کی خوشخبری عطا فرمادی۔ معلوم ہوا کہ بارگاہِ مُصْطَفٰے سے آج بھی مَغْفِرَت کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، آج بھی گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چُھپالیا جاتا ہے، آج بھی بے سہاروں کی بگڑیاں بنتی ہیں، آج بھی غم کے ماروں کی غمخواری کی جاتی ہے اور آج بھی خالی جھولیاں بھری جاتی ہیں۔ دنیا میں آج بہت سے ایسے کئی لوگ موجود ہوں گے جن کے پاس بے انتہا مال و دولت ہے، جنہوں نے دنیا بھر کی سیر بھی کی ہوگی مگر آہ! عاشقانِ رسول کے مرکزِ عقیدت "**مدینۂ منورہ**" اور اس کے حُسین و دِلکش مقامات کی زیارت سے مَحروم ہوں گے، جبکہ دوسری جانب وہ عاشقانِ رسول بھی ہوں گے جن کے پاس مدینے شریف جانے کے لئے نہ تو مال تھا اور نہ ہی جانے کے اسباب مگر زیارتِ مدینہ کے لئے اُن کا رونا، اُن کی سچی تڑپ، مسلسل دعائیں اور مُخْلِصانہ کوششیں رنگ لائیں، اَسباب بنتے چلے گئے اور بالآخر اُنہیں بھی مدینۂ پاک اور سبز سبز گنبد کی زیارت کا جام پینا نصیب ہوگیا۔ کسی شاعِر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کہاں کا مَنْصَب کہاں کی دَولت قسم خُدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بُلایا ہے مُصْطَفٰے نے وہی مدینے کو جارہے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! مدینۂ طیبہ ایسا بابرکت و عظمت والا مُقدس و محترم مقام ہے کہ جو وہاں جاتا ہے اس کا واپس آنے کو جی نہیں چاہتا کیونکہ مدینۂ طیبہ میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضۂ مبارک اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منسوب بے شمار یادیں موجود ہیں، مدینۂ طیبہ میں ایسا دِلی سکون ملتا ہے کہ جو دنیا کے کسی شہر اور کسی خوبصورت مقام پر بھی نہیں ملتا، لہٰذا اگر کبھی راہِ مدینہ میں کوئی پریشانی آجائے یا مدینۂ طیبہ میں کوئی تکلیف استقبال کرے تو صَبْر کرکے سعادت سمجھ کر اِسے قَبول کرلینا چاہئے کہ وہاں تکلیف پر صَبْر کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شفاعت کی بشارت (خوشخبری) عطا فرمائی ہے، چنانچہ

مدینۂ طیبہ کی تکالیف پر صَبْر کی فضیلت

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص اِرادۃً میری زیارت کو آیا وہ قِیامت کے دن میری حفاظت میں رہے گا، جو شخص مدینے میں رِہائش اِختیار کرے گا اور مدینے کی تکالیف پر صَبْر کرے گا تو میں قِیامت کے دن اُس کی گواہی دوں گا اور اُس کی شَفاعت کروں گا اور جو شخص حَرَمَین (یعنی مکے، مدینے) میں سے کسی ایک میں مرے گا، اللہ پاک اُس کو اِس حال میں قَبْر سے اُٹھائے گا کہ وہ قِیامت کے خَوْف سے اَمْن میں رہے گا۔ (مشکاۃ المصابیح، ۱/۵۱۲، حدیث ۲۷۵۵)

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر یہ تیری رہائی کی چِٹھی ملی ہے

شفاعت کرے حشر میں جو رضاؔ کی سِوا تیرے کس کو یہ قدرت ملی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۸۸)

مختصر وضاحت: یعنی میری یہ آرزو ہے کہ روزِ محشر آپ یہ ارشاد فرمائی کہ اے میرے اُمتی! تُو کیوں پریشان ہو رہا ہے تیری نجات کا پروانہ میرے پاس ہے یہ لے اور جنت میں داخل ہو جا۔ آپ کے علاوہ کس کی مجال ہے کہ میدانِ محشر میں رضاؔ کی شفاعت کرے کیونکہ وہاں شفاعت کے دُولہا تو آپ ہی ہوں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے لئے راہِ مدینہ کا ہر کانٹا بھی پھول کی طرح ہے لہٰذا سَفرِ مدینہ کے دوران اگر کوئی پریشانی آجائے، کوئی تنگ کرے، دھکّہ دے، خلافِ مزاج بات کہہ دے، اچانک کوئی زمینی یا آسمانی آفت آجائے تو اِس موقع پر بے صَبری کرنا، آہ و بُکا کرنا، اُلجھنا، بدلہ لینا اور شکوے شکایات کرنا بہت بڑی محرومی کا سبب بن سکتا ہے۔ یوں ہی جتنا عرصہ مدینۂ پاک کی فضاؤں میں گزرے تو کوشش کیجئے کہ ادب و تعظیم کا دامن ہاتھوں سے چُھوٹنے نہ پائے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اللہ والے مدینۂ پاک کا بہت زیادہ ادب واحترام بجالاتے ہیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحبَّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) مدینے سے مَحبَّت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینۂ مُنَوَّرہ کا بہت زیادہ ادب (Respect) کرنے والے تھے۔ آپ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور حُدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طبعی حاجت سے فارغ

ہوتے۔ (بستان المحدثین، ص ۱۹)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

(2) امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۱۱۴ ملخصاً)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ　　او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک　　حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۷)

مختصر وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جا رہا بلکہ مدینے کے سفر پر جا رہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اُس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت رکھتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر زبردست عاشقِ رسول، مدینے شریف سے مَحَبَّت اور اُس کا ادب کرنے والے تھے۔ چونکہ آپ عالِمِ مدینہ بھی تھے لہٰذا ادب آپ کی طبیعت میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا جبکہ آج ہمارے معاشَرے کو عِلْم و ادب دونوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، عِلْم کی دولت پاس ہوگی تو ادب کی سعادت بھی ملے گی اور عِلْم سے خالی ہوں گے تو خطرہ ہے کہ بے ادَبی کی گہری کھائی میں جا گریں۔ خُصوصاً سَفرِ مدینہ کے دوران تو زائرِ مدینہ کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور باادب رہنا بہت ہی زیادہ ضروری ہے کہ یہ وہ در ہے جس کا ادب ہمارے ربِّ کریم نے ہمیں سکھایا ہے، لہٰذا اِس معاملے میں تھوڑی سی سُستی و کوتاہی کا مظاہرہ کرنا بہت بڑے نقصان کا سبب ہے۔ آیئے! اِس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چنانچہ

مدینے کی دہی کی بے ادبی کا وبال

ایک شخص مدینۂ مُنَوَّرہ میں ہر وَقْت روتا اور معافی مانگتا رہتا، جب اُس سے اِس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے جواب دیا۔ ایک دن میں نے مدینۂ طیبہ کے دہی کو کھٹا اور خراب کہہ دیا، یہ کہتے ہی میری نسبت (معرفت) سَلْب ہوگئی اور مجھ پر عِتاب (غضب) ہوا کہ دیارِ محبوب کی دہی کو خراب کہنے والے! نگاہِ مَحَبَّت سے دیکھ! محبوب کی گلی کی ہر ہر چیز عمدہ ہے۔ (بہارِ مثنوی، ۱۲۸ ماخوذاً)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادَبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادَبی ہو

(وسائل بخشش مرمم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مدینے جانے والوں کی قسمت کا ستارہ عُروج پر ہوتا ہے، اُن کے نصیب چمک رہے ہوتے ہیں، وہ سعادتوں کی معراج کو پہنچ جاتے ہیں، اُن کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے ، اُن پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم بارشیں برستی ہیں اور ایسا کیوں نہ ہو کہ روضۂ اَنور کی زیارت کا جام پینے والے خوش نصیبوں کو تو نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زبانِ حقّ تَرجُمان سے شفاعت کا پروانہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ

شفاعت واجب ہو جاتی ہے

رسولِ اکرم، شفیعِ مُعظم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قَبْر کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ (دارقطنی، کتاب الحج، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۹)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ذرا سوچئے تو سہی! وہ کیسا عظمتوں اور برکتوں والا مقام ہے کہ جس کی زیارت کریں تو شفاعت کی خیرات ملے، وہاں رہیں تو برکتیں عطا ہوں اور اگر وہیں دم نکل جائے تو شفاعت کا وعدہ ہے۔ امامِ عشق و مَحبَّت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:

طیبہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

(حدائق بخشش، ص۲۲۲)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! طیبہ میں مر کے آنکھیں بند کئے ٹھنڈک بھرے راستے پر چلتے جاؤ کیونکہ یہ سیدھی سڑک ہے جو شفاعت نگر یعنی مدینۂ پاک کی جانب جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! مدینۂ منورہ وہ مقدس ترین مقام ہے جو بے شمار خوبیوں سے مالا مال ہے۔ آیئے! حُصولِ برکت اور نُزولِ رَحمت کے لئے مدینے شریف کی چند خُصوصیات کے بارے میں سنتے ہیں اور اپنے دل میں اس پاکیزہ شہر کی عظمت مزید بڑھانے کا سامان کرتے ہیں، چنانچہ

مدینۂ منورہ کی 14 خصوصیات

(1) رُوئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اسمائے گرامی یعنی مبارک نام اتنے زیادہ ہوں جتنے **مدینۃُ المنوّرہ** کے ہیں، حتّٰی کہ بعض عُلماء نے اس کے **100 نام** تحریر فرمائے ہیں۔ (2) مدینۃُ المنوّرہ ایسا شہر ہے جس کی مَحَبَّت اور یاد میں دنیا میں سب سے زیادہ زبانوں اور تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے۔ (3) اللہ پاک کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے (4) اللہ پاک نے اِس کا نام **طابہ** رکھا۔ (5) سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مدینۃُ المنوّرہ کے قریب پہنچ کر اس سے محبت اور شوق کی وجہ سے اپنی سُواری تیز کردیتے (6) مدینۃُ المنوّرہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ مبارک سُکون پاتا۔ (7) یہاں کا گرد و غبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اس سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ خاکِ مدینہ میں شفاء ہے۔ (جذب القلوب، ص ۲۲) (8) جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے

مدینۃُ المنوَّرہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔(جذب القلوب ص ۲۱۱)(9) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ منوَّرہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔ (10) یہاں مرنے والے کی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفاعت فرمائیں گے۔(11) جو وُضو کرکے آئے اور مسجِدِ نَبَوِی شریف میں نَماز ادا کرے اسے حج کا ثواب ملتا ہے۔(12) حجرۂ مُبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (یعنی جنّت کی کیاری) ہے۔(13) مسجِدِ نَبَوِی شریف میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار (50,000) نمازوں کے برابر ہے۔(ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۷۶ حدیث: ۱۴۱۳)(14) مدینۂ منوَّرہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح و شام ستّر ستّر ہزار (70,000) فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔(عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲ ملتقطاً)

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کھانا کھلایا

حضرت سَیِّدُنا امام یُوسُف بن اِسماعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نَقْل کرتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس تُونسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینۂ منوَّرہ میں سخت بھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مَزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوا، یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ

چلنے کی دعوت دی، چُنانچِہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندُم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھالیجئے! کیوں کہ مجھے میرے جَدِّ اَمجد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی مَیزبانی کا حکم دیا ہے۔ آیندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو، ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔ (حُجَّۃُ اللہ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۵۷۳)

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۵)

مختصر وضاحت: یعنی ہم اپنے اُس کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مانگ رہے ہیں اور مانگتے رہیں گے کیونکہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ کریم کی عطا سے منہ مانگی مرادیں عطا فرماتے ہیں، کیونکہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کلمۂ شہادت کے علاوہ کبھی "لا" نہیں فرمایا کہ میرے پاس نہیں ہے یا میں نہیں دے سکتا۔ اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی اگر کی شرط لگائی کہ اگر تم نے یہ کام کرلیا تو ہی ہم تمہیں دیں گے یا اگر ہمارے پاس فُلاں چیز آگئی تو ہی ملے گی بلکہ سائل نے جو سوال کیا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے عطا فرمایا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے زائرِ روضۂ اُنور! مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ

حضرت سَیِّدنا حاتِم اَصم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیارے آقا، رسولِ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اُنور پر حاضِری دے کر یہ دعا کی: یا اللہ! میں نے تیرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ انور

کی زیارت کی، اب تو مجھے نا مراد نہ لوٹا، آواز آئی! اے بندے ہم نے تمہیں اپنے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پاکیزہ تُربت (قبرِ انور) کی زیارت کی اجازت ہی تب دی، جب تمہیں پاک کرنا منظور کیا۔ اب تم اور تمہارے ساتھ زیارت کرنے والے، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ، بے شک اللہ پاک تم سے اور اُن سے راضی ہو گیا جنہوں نے پیارے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کا دیدار کیا۔ (الروض الفائق، ص ۳۰۶)

روضۂ پاک کے سائے میں بُلا کر آقا آنکھ دے دیجئے میں آپ کا جلوہ دیکھوں
چوم لُوں کاش! نگاھوں سے سنہری جالی اَشکبار آنکھ سے منبر کا بھی جلوہ دیکھوں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے! سرکارِ دوعالم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور کی زیارت کرنا کس قدر باعثِ سعادت و باعثِ برکت ہے کہ روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کو بارگاہِ الٰہی سے مغفرت کے پروانے تقسیم کئے جاتے ہیں، تو کتنے خوش نصیب ہیں وہ عاشقانِ رسول جو مدینۂ پاک کی حاضِری کا شرف پا چکے، جنہوں نے سبز سبز گنبد کے حَسین جلووں کو دیکھ کر اپنے کلیجے ٹھنڈے کئے، جنہوں نے مسجدِ نبوی کے دلکش مناروں کی زیارت کا جام پیا۔ جنہوں نے آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منبر و محراب کو اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھنے کا اِعزاز حاصِل کیا۔ یقیناً یادِ مدینہ اُنہیں اب بھی بے قرار رکھتی ہو گی، جب وہ تصاویر میں اُن مناظر کو دیکھتے ہوں گے تو اُن کی آنکھیں اَشکبار ہو جاتی ہوں گی، دل بے قابو ہونے لگتا ہو گا۔ اے کاش! ربِّ کریم اُن عاشقانِ رسول کے طفیل ہم گناہگاروں کو بھی حاضِریِ مدینہ کی سعادت عطا فرما دے، اے کاش! آقا کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں بھی اپنے قدموں میں بُلالیں، اے کاش! ہمیں بھی سبز سبز گنبد کے پُرنُور جلوے دیکھنا نصیب ہو جائیں، اے کاش! ہمیں بھی سنہری جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر دُرُود و سلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے — سلام کے لئے حاضر غلام ہو جائے
میں صرف دیکھ لوں ایک بار سبز گنبد کو — بلا سے پھر میری دنیا میں شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے کاش! ہمیں بھی اِیمان و عافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں موت اور جنّتُ البقیع میں دو گز زمین نصیب ہو جائے۔ یاد رہے! مدینے شریف میں مرنا اور جنّتُ البقیع میں دفن ہونا بہت بڑی سعادت مندی کی بات ہے، جیسا کہ

مدینے میں مرنے کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مرے تو مدینے ہی میں مرے، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَمُوْتُ بِھَا کیونکہ میں مدینے میں مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳)

ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: (قِیامت میں جب سب کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا) سب سے پہلے میری پھر ابُوبکر و عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا) کی قبریں کھلیں گی، پھر میں جنّتُ البقیع والوں کے پاس جاؤں گا، تو وہ میرے ساتھ اِکٹھے ہوں گے، پھر میں اَہلِ مکہ کا اِنتظار کروں گا حتّٰی کہ حَرَمَینِ شَرِیفَین کے درمیان اُنہیں بھی اپنے ساتھ کر لوں گا۔ (ترمذی، ابواب المناقب، باب (م: تابع ۱۷، ت: ۵۶)... الخ، ۵/۳۸۸، حدیث: ۳۷۱۲)

عاشقِ مدینہ، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے شریف میں مرنے اور بقیع پاک میں دفن ہونے کے جذبات کا اِظہار کرتے ہوئے اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں لکھتے ہیں کہ

میں ہوں سُنّی رہوں سُنّی مروں سُنّی مدینے میں
بقیع پاک میں بن جائے تُربت یا رسولَ اللہ

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"

اے عاشقانِ رسول! مدینے کی یادوں میں گم رہنے، اپنے دل کو مَحَبَّتِ مدینہ سے شاد و آباد رکھنے اور عشقِ مدینے میں مچلنے کا سلیقہ پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں شمولیت اِختیار کر لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام **"بعدِ فجر مَدَنی حلقہ"** بھی ہے۔ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے تِلاوتِ قُرآن کرنے اور سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقہ قُرآنِ کریم کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ سمجھنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے مَدَنی اِنْعامات پر عمل ہوتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے کی بَرَکت سے اِشراق و چاشت کے نوافِل پڑھنے کا موقع مِلتا ہے، ❁ بعدِ فجر مَدَنی حلقے میں بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ذِکْرِ خَیر پر مُشْتَمِل شَجَرَہ شریف پڑھنے سُنّنے کا شَرَف حاصِل ہوتا ہے اور بُزُرگانِ دِین کا تذکِرہ کرنا باعثِ رَحمت ہے چُنانچہ حضرت سَیِّدُنا سُفْیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نیک لوگوں کے ذِکر کے وَقْت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء، ۷/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بُزُرگانِ دِین کے ذِکرِ خَیر پر مُشْتَمِل اِس مُبارَک شَجَرے کی بَرَکت سے کئی عاشِقانِ رسول کے رُکے ہوئے کام بَن جاتے ہیں۔ آیئے !بطورِ تَرْغِیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

ویزے مل گئے

ایک اسلامی بھائی تقریباً 14 سال سے بیرونِ ملک میں مُقیم اور 6 سال سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہیں۔ جہاں اُن کا اپنا کاروبار (Business) ہے۔ اُنہیں ایک بار اپنے کارخانے میں کام کرنے والوں کی ضَرورت پڑی۔ اُنہوں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگر کافی کوششوں کے باوُجود ویزے نہ مِل سکے۔ کئی سال یُونہی گزر گئے، وہ بہت پریشان تھے کیونکہ مُلازمین نہ ہونے کی وجہ سے اُنہیں نقصان اُٹھانا پڑ رہا تھا۔ خیر اُنہوں نے ہِمَّت کرکے ایک مَرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ اِسی دوران ایک اسلامی بھائی نے اُنہیں **"شَجَرَۂ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ ضِیائِیَّہ عَطّارِیَّہ"** سے شَجَرَۂ عَالِیَہ کے دُعائیہ اَشعار پڑھنے کا مَشْوَرہ دِیا۔ اُنہوں نے شَجَرے شریف سے دُعائیہ اَشعار کو بِلاناغہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَجَرَۂ عَالِیَہ قادِرِیَّہ رَضَوِیَّہ عَطّارِیَّہ پڑھنے کی بَرَکت سے اُن کا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حَیرت اَنگیز طور پر چند دنوں میں ہو گیا یعنی اُنہیں مَطْلُوبہ تعداد میں ویزے مِل گئے۔

مُشْکِلیں حَل کر شَہِ مُشکِل کُشا کے واسطے　　کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

(شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص ۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم مدینۂ پاک کے فضائل وخصائص اور وہاں کے مقاماتِ مُقدّسہ کا ذِکرِ خَیر سُن رہے ہیں۔ یاد رہے! ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل و جان ہے، دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدَر قصیدے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قَرار دیتا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاشقانِ مدینہ اِس کی فُرقَت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارَت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ مدینہ کیا ہے اور مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے لائقِ تقلید ہے۔ چنانچہ

میں چھوڑ کر مدینہ نہیں جاتا نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ تو اُس نے آپ کی خدمت میں 3 ہزار (Three Thousand) دِینار پیش کرتے ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنَوَّرَہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ میں نے عَزم (اِرادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور

کتاب) **"مُؤَطَّا"** پر جمع کروں، جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔" آپ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **"مُؤَطَّا"** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ "میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔"[1] اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ "مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔"[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔"[3] پھر آپ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: "یہ رہے تمہارے دِینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔" یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینۂ مُنَوَّرہ پر دُنیا کو ترجیح نہیں دیتا۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۱۱۳)

مدینہ اِس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرْوَر مدینے میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۸۳)

1... جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمة، الامام مالک، ج ۱، ص ۱۲۱

2... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینة، حدیث: ۱۳۶۳، ص ۷۱۰

3... مسلم، کتاب الحج، باب المدینة تنفی شرارها، حدیث: ۱۳۸۱، ص ۷۱۶۔ حلیة الاولیاء، مالک بن انس، ، حدیث: ۸۹۴۲، ج ۶، ص ۳۶۱

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیْفِیَّت رہی اُسے پوری طرح تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچِہ

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفرِ مدینہ

جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ (Airport) پر عاشقانِ رسول آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھے، مدینے کے دیوانوں نے آپ کو حلقے (یعنی دائرے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ سوز و گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ اَمیرِ اَہلسنّت کی کَیْفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جَھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشْعار کے مِصْداق نَظر آرہے تھے کہ

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پَھٹتا ہو سینہ
وردِ لَب ہو "مدینہ مدینہ" جب چَلے سُوئے طیبہ سفینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۸۸)

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً خوش ہوتے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں اور یہ کوئی ناجائز بھی نہیں

البتہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے کلام میں ایسے زائرینِ مدینہ کا مَدَنی ذِہن بناتے ہوئے فرماتے ہیں:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے دلِ غمزدہ جو لاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بالآخر اِسی مدینے کے خیال میں گم ہوجانے کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سَرزمین پر پَہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدَر جان پہچان رکھنے والے کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے! محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۰۲)

اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدَر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر اَدا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص۳۲ تا ۳۴ ملتقطاً) الغرض اس مبارک سفر میں گویا آپ اِن اَشعار کی عَمَلی تصویر بنے رہے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"مجلسِ تراجم"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غمِ مدینہ میں بے قرار رہنے اور مدینے کی یادوں کا اَسیر بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور عَمَلی طور پر خدمتِ دِین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کم و بیش 104 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ تراجم"** بھی ہے، جس نے اِنتہائی کم عرصے میں اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب و رَسائل کا دنیا کی مختلف زَبانوں مَثَلاً انگلش، عَرَبی، فارِسی، فرِنچ، جَرمن، چائنیز، اَٹالین، رَشین، ہِندی، گُجراتی اور سِندھی کے علاوہ کم و بیش 37 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی خدمت سَرانجام دے رہی ہے تاکہ اُردو پڑھنے والوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی دیگر زبانیں بولنے والے کروڑوں لوگ بھی فیضیاب ہوسکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجلسِ تراجم کی تمام کُتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں، اِس کے عِلاوہ **"مَدَنی مجلس لائبریری"** کے نام سے موبائل ایپلی کیشن بھی ہے، جس کی مدد سے آپ کُتب و رسائل کا نہ صِرف خود مطالَعہ کرسکتے ہیں بلکہ اپنے دوست و اَحباب کو اِس ایپلی کیشن کا لِنک (Link) شَیئر کرکے ثوابِ جاریہ کا سامان بھی کرسکتے ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینۂ طیبہ کے بابَرَکت مقامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرکزِ عُشّاق یعنی میٹھا میٹھا مدینہ سارے کا سارا نور بار ہے اور آج بھی

جگہ بہ جگہ مختلف دل کُشاں مساجد اور ضیابار مقاماتِ مُقدّسہ اپنی برکتیں لُٹا رہے ہیں۔ مشہور مُحدِّث حضرت علّامہ شَیْخ عبدُالحق مُحدِّث دِہْلَوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عشق و مَستی میں ڈُوب کر کتنی پیاری بات کہی ہے کہ دل کی نظر رکھنے والے یہ جانتے ہیں کہ مکّے مدینے کے پہاڑوں اور وادِیوں میں کس قدر نورانیّت ظاہِر ہو رہی ہے! بے شک اِس کا سبب یہی ہے کہ اِن تمام جگہوں (Places) میں کوئی بھی ایسا ذرّہ نہیں جس پر نَظرِ مُبارَک نہ پڑی ہو اور وہ دیدارِ رسالت مآب سے فیضیاب نہ ہوا ہو۔ (جذب القلوب ص ۱۴۸)

آ کہ میں روح کی ہر تہ میں سَمولوں تجھ کو اے ہوا تُو نے تو سرکار کو دیکھا ہو گا

آیئے! حُصولِ بَرَکت کے لئے مدینۂ طیبہ کی **چند مساجد اور محترم و بابرکت مقامات** کا مُختَصر ذِکر سُنتے ہیں۔

(1) مسجدِ قُبا شریف

مدینہ طیبہ سے تقریباً 3 کلو میٹر جُنوب مغرِب کی طرف "قُبا" نامی ایک قدیمی گاؤں ہے، جہاں یہ مُتبَرَّک مسجِد (یعنی مسجدِ قُبا) بنی ہوئی ہے، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ صحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتِمام سے بَیان فرمائے گئے ہیں۔ مسجِد نَبَوِی شریف سے درمِیانی چال سے چل کر تقریباً 40 منٹ میں عاشقانِ رسول مسجِد قُبا پہنچ سکتے ہیں۔ حُضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر ہفتے کو کبھی پَیدل تو کبھی سُواری پر مسجِد قُبا تشریف لے جاتے تھے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۳) آیئے! مسجدِ قُبا میں حاضِر ہو کر نماز پڑھنے کے فضائل پر مُشْتَمِل دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

مسجدِ قُبا میں نماز پڑھنے کے فضائل

حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: مسجِدِ قُبا میں نَماز پڑھنا "**عُمرے**" کے برابر ہے۔ (ترمذی، ۱/۳۴۸، حدیث: ۳۲۴) ایک اور مقام پر فرمایا: جس شخص نے اپنے گھر میں وُضو کیا پھر مسجِدِ قُبا میں جاکر نَماز پڑھی تو اُسے "**عمرے**" کا ثواب ملے گا۔ (ابنِ ماجہ، ۲/۱۷۵، حدیث: ۱۴۱۲)

(2) مسجِدِ غَمامہ

مَکَّۂ مُکَرَّمَہ یا جَدَّہ شریف سے جب مدینۂ مُنوَّرہ آتے ہیں تو مسجِدِ نَبَوِی شریف آنے سے قَبل اُونچے قُبّوں (گنبدوں) والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجِد آتی ہے یہی "**مسجِدِ غَمامہ**" ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے 2 ہجری میں پہلی بار عِیْدُ الْفِطْر اور عِیْدُ الْاَضْحٰی کی نَماز اِس مَقام پر کُھلے میدان میں ادا فرمائی۔ یہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بارِش (Rain) کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادَل آئے اور بارِش برسنی شُروع ہوگئی۔ "بادَل" کو عَرَبی زَبان میں غَمامَہ کہتے ہیں، اِسی نِسبَت سے اِسے اب "**مسجِدِ غَمامہ**" کہتے ہیں۔ یہاں کُھلا میدان تھا، پہلی صدی کے مجدِّد، امیرُ الْمُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہاں مسجِد تعمیر کروائی۔

آیئے! اب چند مزید مُقَدَّس مقامات کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

(3) جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُجرۂ مُبارَکہ (جس میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مزارِ پُر انوار ہے) اور مِنبرِ نُور بار (جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کا درمِیانی حصّہ جس کا طُول (یعنی جس کی لمبائی) 22 میٹر اور عَرض (یعنی چوڑائی) 15 میٹر ہے۔ رَوْضَۃُ الْجَنَّہ یعنی "**جنّت کی کیاری**" ہے، چُنانچہ

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ یعنی میرے گھر اور منبر کی دَرمیانی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بُخاری، ۱/۴۰۲، حدیث: ۱۱۹۵) عام بول چال میں لوگ اِسے **"رِیَاضُ الْجَنَّۃ"** کہتے ہیں مگر اصل لفظ **"رَوْضَۃُ الْجَنَّہ"** ہے۔

یہ پیاری پیاری کیاری ترے خانہ باغ کی
سرد اِس کی آب و تاب سے آتش سَقَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۱)

مختصر وضاحت: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ کے روضۂ انور اور منبر شریف کے درمیان کا وہ حصہ جس کو آپ نے جنت کی کیاری قرار دیا ہے وہ آپ کے روضۂ انور کا ایسا پیارا باغیچہ ہے جس کی شان و شوکت سے دوزخ کی آگ ٹھنڈی ہو رہی ہے۔

مزارِ سَیِّدُنا حمزہ

حضرت سَیِّدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضورِ اکرم، رحمتِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا اور رضاعی بھائی ہیں، اعلانِ نبوّت کے دُوسرے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور 15 شوال المکرم (3 ہجری) غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے، آپ کا مزارِ فائضُ الانوار اُحد شریف کے قریب واقع ہے۔ ساتھ ہی حضرت سَیِّدُنا مُصْعَب بن عُمَیر اور حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بن جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کے مزارات بھی ہیں۔ غزوۂ اُحد میں 70 (Seventy) صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جامِ شہادت نوش کیا تھا اُن میں سے اکثر شُہدائے اُحد بھی ساتھ ہی بنی ہوئی چار دیواری میں آرام فرما ہیں۔

کاش! ہمیں بھی زیارتِ مدینۂ پاک کا شرف حاصل ہو جاتا!!!

لے رضا سب مدینے کو چلے
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

(حدائق بخشش، ص142)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کا مبارک مہینا شروع ہونے والا ہے، 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الْحَرَام کو صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! اِسی مُناسَبَت سے صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارَکہ ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

حیاتِ مُفتی امجد علی اعظمی اِک نظر میں

ولادتِ باسعادت

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت 1300 ہجری بمطابق 1882 عیسوی میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مَدِیْنَۃُ الْعُلَمَاء گھوسی سابقہ ضلع اعظم گڑھ حال ضلع مئو میں ہوئی۔

نام و نسب

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام محمد امجد علی، والد کا نام حکیم جمال الدین اور دادا کا نام مولانا خدا بخش ہے۔

القابات

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ اور فقیہِ اعظم ہند آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشہور القابات ہیں۔

تاریخِ وصال

1367 ہجری کی دوسری شب 12 بج کر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو وصالِ ظاہری ہوا، مدینۃُ العُلَماء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) میں آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

تدریس

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دورانِ طالب علمی سے ہی درس و تدریس کے شعبے کو اختیار فرمایا اور علم کے پیاسوں کو سیر اب فرمایا۔

بہارِ شریعت

دِینِ متین کی خدمت سے سرشار اس عظیم ہستی نے 27 سال کے عرصے میں آیات و احادیث سے مالامال، کتبِ فقہ سے چُن چُن کر فقہی مسائل کو یکجا کر کے ایک عظیم الشان تصنیف بنام **"بہارِ شریعت"** کو مرتب فرمایا۔

کنزُالایمان

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمۂ قرآن **"کنز الایمان"** لکھوانے کا شرف حاصل کیا۔

فتاویٰ امجدیہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک اور کارنامہ فتاویٰ امجدیہ بھی ہے۔ 4 جلدوں پر مشتمل یہ کتاب صدرالشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہترین فتاویٰ کا مجموعہ ہے جنہیں آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کے وصال کے بعد تحریر فرمایا تھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ❁ ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت جلد اوّل ص۸۴۶، عالمگیری ج۱ص۱۶۶) ❁ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُستَحَب ہے تاکہ میِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۸۴۴) ❁ حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قَوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عَورَت کی میِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔ (عالمگیری ج۱ص۱۶۶) ❁ عَورَت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔ ❁ قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ۔ (تنویر الابصار ج۳ص۱۶۶) ❁ میّت کو سیدھی کروٹ پر لِٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔ (عالمگیری ج۱ص۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰) ❁ کفن کی گرہ کھولنے والا یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اِس کے اَجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اِس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۶۰۹) ❁ قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زَمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص۸۴۴) ❁ اب مِٹّی دی جائے، مُستَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ۔ دوسری بار وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ۔ تیسری بار وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی کہیں۔ اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں۔ (جوھرہ ص ۱۴۱) ❁ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۱۶۶) قَبْر چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہار شریعت، ۱/۸۴۶ مُلَخَّصاً) ❁ دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۰ ماخوذاً) ❁ مُستَحَب یہ ہے کہ دفن کے بعد قَبْر پر سُورۂ بَقَرہ کا اوّل و آخِر پڑھیں، سِرہانے (یعنی سَر کی جانب) الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن تک اور پائنتی (یعنی پاؤں کی طرف) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (بہار شریعت، ۱/۸۴۶) ❁ شَجَرَہ یا عَہد نامہ قَبْر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اُس میں رکھیں، بلکہ ”دُرِّ مختار“ میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اِس سے مَغْفِرَت کی اُمّید ہے، ❁ میّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھنا جائز ہے۔ یُوں بھی ہو سکتا ہے کہ پیشانی پر

بِسْمِ اللہ شریف لکھیں اور سینے پر کَلِمۂ طیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمے کی اُنگلی سے لکھیں روشنائی (INK) سے نہ لکھیں۔ (بہار شریعت ۱/۸۴۸) ❁ قبر سے میِّت کی ہڈّیاں باہَر نکل پڑیں تو اُن ہڈّیوں کو دَفن کرنا واجِب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۰۶ ماخوذاً)

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت**، حصّہ 16 (312 صَفحات) 120 صَفحات پر مشتمل کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا جو اُمّتی اِخلاص کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے گا، اللہ پاک اُس پر دس(10) رَحمتیں نازِل فرمائے گا، اُس کے دس(10) دَرَجات بلند فرمائے گا، اُس کے لئے دس(10) نیکیاں لکھے گا اور اُس کے دس(10) گناہ مٹا دے گا۔[1]

---

1 ... سنن کبریٰ، کتاب عمل الیوم... الخ، باب ثواب الصلاۃ... الخ، ۲/۶، ۲۱، حدیث: ۹۸۹۲

میری زبان تَر رہے ذِکْر و دُرُود سے بے جا ہنسوں کبھی نہ کروں گفتگو فُضول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کا موضوع ایک عاشقِ مدینہ کے لیے بہت ہی پیارا موضوع ہے، آج ہم جس موضوع سے مُتَعَلِّق بیان سُنیں گے اس موضوع پر جب بات کی جاتی ہے تو عاشقانِ رسول، مدینے کے عاشقوں کے دل خوشی سے جھُوم اُٹھتے ہیں، چہرے پر مسکراہٹ آجاتی

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

ہے، مسرت وخوشی کی کیفیت بن جاتی ہے، جبکہ کچھ کی تو آنکھیں یادِ مدینہ میں نَم ہو جاتی ہیں، ہجر و فراق میں آہ وزاری کی جاتی ہے، وارفتگی اور شوق کے عالم میں زبان پر بے اختیار مدینہ مدینہ کی رَٹ لگ جاتی ہے۔ جی ہاں! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"محبتِ مدینہ"** یقیناً سچا عاشق اپنے محبوب کی ہر ایک چیز سے محبت کرتا ہے اور جس شہر میں محبوب خود جلوہ گر ہو، سچے عاشق کو تو اس شہر کے کانٹے بھی عزیز ہوتے ہیں، شہرِ مدینہ وہ شہر ہے جہاں **اللہ** پاک کے پیارے نبی، اُمّت کے سہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ گر ہیں، یہی وجہ ہے کہ عاشقانِ رسول اس شہر سے قلبی لگاؤ رکھتے ہیں اور اپنے دلوں میں شہرِ مدینہ کے لیے خاص اُلفت و محبت پاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی شہرِ حبیب کی محبت نصیب فرمائے۔ آج ہم مَحبّتِ مدینہ کے واقعات، شہرِ مدینہ کے فضائل اور دیگر کئی مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اللہ کرے کہ سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے ہم امامِ عشق و مَحبّت، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مدینے سے محبت سے مُتَعلِّق ایک واقعہ سنتے ہیں:

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور مَحبّتِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرکانِ حج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار ہو گئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیماری کے طَوِیل ہو جانے میں مجھے زِیادہ فِکْر، حاضِرِیِ سَرکارِ اَعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تھی۔ جب بُخار کو طُول پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصدِ حاضِری کِیا، (عرب شریف کے) عُلَماء

روکنے لگے۔ اَوّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سَفَرِ طَوِیل! میں نے عَرض کی: ”اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) نہیں۔“ اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعَار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قَبْر کی) زِیارَت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی“ (عرب شریف کے علماء نے) فرمایا: تم ایک بار تو زِیارَت کَر چکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تک پَہُنچ لُوں۔ رَوضۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص ۱۴۵ ملخّصاً)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے ایک کلام میں اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اُس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیئے
اَصلِ مُراد حاضِری اُس پاک دَر کی ہے

(حدائقِ بخشش ص ۲۰۲)

مختصر وضاحت: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ حج اصل ہے یا روضۂ رسول کی حاضری؟ تو میں کہوں گا کہ روضۂ رسول کی حاضری اصل ہے، اسی کے صدقے اللہ پاک حج بھی کروا دیتا ہے۔

1... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ پُر انوار کی حاضِری کے لئے کِس قدَر بے قَرار رَہا کرتے تھے، آپ چاہتے تو کچھ مُدّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر **محبتِ مدینہ** چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور **حاضِریِ مدینہ** آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا سَخت بیماری بھی آپ کو درِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سکی، الغَرَض آپ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضۂ رسول کی ایک جَھلک دیکھ لُوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لُوں، پھر بھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروانہ ہو گی۔

مری خاک یاربّ نہ برباد جائے پَسِ مَرگ کر دے غُبارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شَب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
رہیں اُن کے جلوے بَسیں اُن کے جلوے مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص ۲۱۳، ۲۱۲)

عاشِقِ رسول خاتون نے روتے روتے جان دیدی

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو کر ایک خاتون نے عَرض کی: مجھے تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **مبارَک قبر** کی زیارت کروا دیجئے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حُجرۂ شریفہ کھولا اور **اُس عاشِقِ رسول خاتون نے قبرِ انور کی زیارت کر کے روتے روتے جان دیدی۔** (الشفاء، جزء:۲، ص ۲۳ از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ۱۴۰)

آپ کے عشق میں اے کاش کہ روتے روتے
یہ نکل جائے مِری جان مدینے والے
دولتِ عشق سے آقا مِری جھولی بھر دو
بَس یہی ہو مِرا سامان مدینے والے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکان کی اہمیت مکین سے ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم محبتِ مدینہ سے متعلق سُن رہے تھے، اس میں شک نہیں کہ مکان کی اہمیت اس کے مکین سے ہوتی ہے، مکان خالی ہو تو ویران رہتا ہے، اور اگر اس میں رہنے والا کوئی معمولی بندہ ہو تب بھی اس کی کوئی عظمت نہیں ہوتی، لیکن اگر کسی مکان میں شہر کا کوئی معزز افسر رہنے لگ جائے، اگر کوئی بڑا آدمی کسی مکان میں بسیرا کر لے، اگر کوئی وزیر اور امیر کسی مکان کا مکین ہو جائے تو ایسے مکانات کی اہمیت بھی زِیادہ ہو جاتی ہے، اس مکان کی اہمیت تو بڑھ ہی جاتی ہے وہ محلہ اور علاقہ بھی لوگوں کا مرکز بننے لگتا ہے، یہ دنیا کے معمولی مکانات اور معمولی اہمیت کے لوگوں کا حال ہے، غور کیجئے! کہ جہاں مکینِ لامکاں، سَرورِ اِنس و جاں، تاجدارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہوں اس جگہ اور مکان کی اہمیت کا کیا عالم ہو گا؟۔

پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی آیت نمبر 1 اور 2 میں اِرشادِ باری ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) ترجَمۂ کنزالایمان: مجھے اِس شہر کی قسم کہ اے محبوب

بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پ۳۰،البلد:۱تا۲) تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِین کِرام کا اِس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اِس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ پاک نے جس شہر کی قسم ذِکْر فرمائی ہے وہ **مَکَّۂ مُکَرَّمہ** ہے، اور اس کی قسم ارشاد فرمانے کی وجہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اس میں تشریف فرما ہونا ہے۔ تفسیر صِراطُ الْجِنَان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو کچھ ہے، اس کا خلاصہ مدنی پھولوں کی صورت میں کچھ یوں ہے:

(1) اس قسم سے رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انتہائی تعظیم و تکریم کا بیان ہے۔

(2) اللہ پاک نے وہ شہر جو "بلدِ حرام" اور "بلدِ امین" ہے اس کی قسم فرمائی ہے، جب سے حُضورِ اکرم، سَرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس مبارک شہر میں جلوہ فرما ہوئے، تب سے اللہ پاک کے نزدیک وہ شہر معزز و مکرم ہو گیا۔

(3) اسی مقام سے یہ مثال مشہور ہوئی کہ "شَرَفُ الْمَکَانِ بِالْمَکِیْنِ" یعنی مکان کی بزرگی اس میں رہنے والے سے ہوتی ہے۔ (صراط الجنان، ۱۰/۶۷۹ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزّت والے شہر کی قسم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مکہ شریف کے تمام تر فضائل اپنی جگہ مُسَلَّم ہیں، مگر اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں بیت اللہ ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں آبِ زم زم کا کنواں ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مَطاف (یعنی طواف کرنے

کی جگہ) ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں حَطِیم (خانۂ کعبہ کی بیرونی دِیوار جہاں میزابِ رحمت (پرنالہ) ہے اوراس کے ساتھ نیم دائرے کی شکل میں تھوڑی سی احاطہ کی ہوئی جگہ) ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں رُکنِ شامی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں رکنِ یمانی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُسْتَجَاب ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُسْتَجار ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مقامِ ابراہیم ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں حجرِ اسود ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں صفا پہاڑی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مَروَہ پہاڑی ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں جبلِ ابی قُبَیس ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مِنٰی کا میدان ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں مُزْدَلِفَہ ہے، اُس کی قسم اس لیے نہیں فرمائی گئی کہ اس میں عرفات کا میدان ہے، بلکہ شہر مکہ کی قسم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ اس شہر کی گلیوں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس نعلین کے بوسے لیے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کیا خوب فرماتے ہیں:

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم
(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

مختصر وضاحت: اے ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک نے آپ کو وہ مرتبہ عطا فرمایا ہے جو نہ کسی اور کو نصیب ہوا ہے اور نہ قیامت تک کسی کو نصیب ہو گا۔ آپ کی شان یہ ہے کہ اللہ پاک نے اپنے پاک کلام میں آپ کے مبارک شہر، آپ کی مبارک گفتگو اور آپ کی مبارک زندگی

کی قسم ارشاد فرمائی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے یہ مدنی پھول بھی حاصل ہوتا ہے کہ جس شہر میں رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کچھ عرصہ قیام فرمائیں، اس شہر کا مقام یہ ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک اس کی قسمیں ارشاد فرماتا ہے جبکہ مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ تو اس سے بڑھ کر بزرگی اور عظمت کا مستحق ہو گا کیونکہ جب سے ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہاں تشریف لے گئے اب تک جدائی ہی نہیں ہوئی ہے، ہمارے آقا وہیں جلوہ فرما ہیں۔ امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

عَرشِ عُلٰی سے اعلٰی میٹھے نبی کا روضہ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
فردوس کی بلندی بھی چھُو سکے نہ اس کو خُلدِ بریں سے اونچا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ
مکے سے اس لئے بھی افضل ہوا مدینہ حصے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
جس وقت روح تن سے عطار کی جدا ہو ہو سامنے خدایا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ۳۲۰، ۳۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ مدینہ پر احادیثِ مبارکہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سُنا کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ وہ مبارک شہر

ہے، جسے ہمارے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَرَفِ قیام بخشا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں کی برکت سے اس شہر کے وارے ہی نیارے ہو گئے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدموں کی برکت سے شہرِ مدینہ نے وہ عظمت پائی کہ اب اس شہر میں رہنا عافیت کی علامت اور اس میں مرنا شفاعت کی ضمانت قرار پایا، آیئے! حاضریِ مدینہ کا شوق اور تڑپ بڑھانے اور دل میں مَحَبَّتِ مدینہ میں اِضافے کی نیّت سے **عظمتِ مدینہ** سے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فِرِشتے ہیں، اس میں طاعُون اور دَجَّال داخل نہ ہوں گے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ مگر اُس پر دو فِرِشتے ہیں جو اِس کی حفاظت کر رہے ہیں۔"[2] امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مدینۂ مُنَوَّرَہ کی فَضیلت کا بیان ہے اور جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس کی حفاظت کی جاتی تھی، کثرت سے فِرِشتے حفاظت کرتے اور اُنہوں نے تمام گھاٹیوں کو سرکارِ مدینہ، والیِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزَّت اَفزائی کے لئے گھیرا ہوا ہے۔[3]

مدینہ مدینہ ہمارا مدینہ ہمیں جان و دل سے ہے پیارا مدینہ
سُہانا سُہانا دل آرا مدینہ دِیوانوں کی آنکھوں کا تارا مدینہ
مدینے کے جلوؤں کے قربان جاؤں خدا نے ہے کیسا سَنوارا مدینہ

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل مدینہ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، ۱/۶۱۹، حدیث: ۱۸۸۰
2 ... مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی... الخ، ص ۵۴۸، حدیث: ۱۳۷۴ ملتقطاً
3 ... شرح مسلم للنووی، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ... الخ، ۵/۱۴۸، تحت الحدیث: ۱۳۷۴

پہاڑوں میں بھی حُسن کانٹے بھی دِلکش بَہاروں نے کیسا نِکھارا مدینہ
بُلالیجئے اپنے قدموں میں آقا دکھا دیجئے اب تو پیارا مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۵)

3. والیِ مدینہ، والیِ مکہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے، کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔[1]

طَیْبَہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سِیدھی سَڑک یہ شَہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۲)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! یہیں مدینے میں رہتے رہو اور یہیں اپنی جان دے دو، اگر ایسا ہو اتو آنکھیں بند کر کے سیدھے جنت چلے جاؤ گے کیونکہ یہ وہ سیدھی سڑک ہے جو گناہگار اُمّتیوں کی شفاعت فرمانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک شہر کی طرف جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یادِ مدینہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم مدینہ پاک کی محبت کے بارے میں سُن رہے تھے، یقیناً ایک سچے عاشق کو اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر ایک شے سے محبت ہوتی ہے، شہرِ مدینہ ہمارے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری آرامگاہ ہے، اس لیے ہر عاشقِ رسول کے دل میں مدینے کی محبت ضرور موجیں مارتی رہتی ہے۔ کئی اس کے ہجر میں بے قرار نظر آتے ہیں، کئی اس

[1] ... ترمذی، کتاب المناقب، باب في فضل المدینہ، ۵/۴۸۳، حدیث: ۳۹۴۳

کے لیے آہ و زاریاں کرتے نظر آتے ہیں، کئی اس کے لیے روتے نظر آتے ہیں اور کئی اس کے لیے تڑپتے نظر آتے ہیں۔ حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کتنی پیاری بات ارشاد فرمائی ہے:

نہیں روتے عُشّاق دنیا کی خاطِر
رُلاتی ہے ان کو تو یادِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۷۱)

اللہ کرے کہ ہم بھی مدینے کی محبت میں رونے والے بن جائیں۔ آیئے! ایک زبردست عاشقِ رسول بزرگ کی مدینے سے مَحَبَّت اور وہاں کے ادب کے بارے میں 2 دلنشین واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

(1) مدینے سے مَحَبَّت کا انداز

مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زبردست عاشقِ رسول اور مدینہ مُنَوَّرہ کا بہت زیادہ ادب(Respect) کرنے والے تھے۔ آپ مدینے میں رہنے کے باوجود قضائے حاجت کے لیے حرمِ مدینہ سے باہر تشریف لے جاتے اور حُدودِ حرم سے باہر جا کر اپنی طبعی حاجت سے فارغ ہوتے۔

(بستان المحدثین، ص۱۹)

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اِس وقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

(2) امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تعظیمِ خاکِ مدینہ

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے

دروازے پر خُراسَان یا مِصر کے گھوڑے بندھے ہوئے دیکھے۔ اُن سے زیادہ عمدہ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ کتنے عمدہ گھوڑے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے (Gift) میں دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: ایک گھوڑا آپ اپنے لئے رکھ لیجئے۔ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارَک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے روندوں، جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہیں۔ (احیاء العلوم، ۱/ ۱۱۴ ملخصًا)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ — او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
اللہُ اکبر! اپنے قدم اور یہ خاکِ پاک — حسرت ملائکہ کو جہاں وَضْعِ سَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۷)

مختصر وضاحت: پہلے شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زائرِ مدینہ کو نصیحت کے مدنی پھول دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے عاشقِ مدینہ! یاد رکھ! تُو کسی معمولی جگہ پر نہیں جارہا بلکہ مدینے کے سفر پر جارہا ہے، لہٰذا غفلت کو چھوڑ اور عشقِ رسول سے سرشار ہو کر چل اور یاد رکھ کہ راہِ مدینہ کی عظمت تو یہ ہے کہ اس پر پاؤں رکھ کر چلنے کے بجائے آنکھوں اور سر کے بل چلا جائے۔

دوسرے شعر میں سرزمینِ مدینہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر! ہمارے قدم اُس خاکِ پاک پر ہیں کہ جسے نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدمین شریفین کا بوسہ لینے کی سعادت ملی اور جہاں پر فرشتے بھی اپنے سر رکھنے کی حسرت کرتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی جہاں اور بے شمار

برکتیں ہیں وہیں ایک برکت یہ بھی ہے کہ یہ مدنی ماحول غمِ مدینہ عطا کرتا ہے، مدینے کے غم میں رونا، تڑپنا اور اس میں آنسو بہانا یہ بھی اسی مدنی ماحول کی خصوصیات میں سے ہے، کئی اسلامی بھائی جو پہلے لندن اور پیرس کے سپنے دیکھا کرتے تھے، جو رنگین ماحول اور رنگین فضاؤں کے تصور میں مست رہتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسی مدنی ماحول نے انہیں مدینے کی خوشبودار فضاؤں کی محبت عطا کی ہے اور آج وہ لندن، پیرس اور نیویارک کو چھوڑ کر دیارِ حبیب کے جلووں میں گم رہتے ہیں۔ ہم سب بھی اسی مدنی ماحول سے وابستہ رہیں اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جائیں۔ یہ 12 مدنی کام کرنے کی برکت سے بھی **محبتِ مدینہ** میں اِضافہ ہو گا، 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"مدنی قافلہ"** بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆**مَدَنی قافِلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆**مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر واَذکار، دَرْس وبَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆**مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر ونماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب

المساجد... الخ،باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، حدیث: ۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

زم زم نگر حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں شدید درد (Pain) رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا تھا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ باب الاسلام سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو اس نے اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مدنی قافلے میں سفر کی برکات بتاتے ہوئے کہا کہ آپ نے اتنا علاج کروایا ہے، اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھیں، ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مدنی قافلے کے لئے تیار ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جب انہوں نے مدنی قافلے میں سفر کیا تو وہاں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی، ان کی دعا قبول ہوئی اور مدنی قافلے کی برکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

گرچہ بیماریاں، ہوں کہیں پتھریاں پاؤ گے صحّتیں ، قافِلے میں چلو
ہے شفا ہی شفا، مرحبا! مرحبا! آکے خود دیکھ لیں، قافِلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافِلے میں چلو
سُن لے عطّارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا ”سب چلیں“! قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۷۳ تا ۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذکرِ مدینہ کے فوائد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! مدینے کی محبت سے متعلق ہم سُن رہے تھے، مدینے کے دیوانوں کے لیے ذکرِ مدینہ بھی ایک نعمت سے کم نہیں ہے، کیونکہ **ذِکرِ مدینہ** دل وجان کو تسکین دیتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** روح کو قرار دیتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** ایمان کو حرارت دیتا ہے۔ **ذِکرِ مدینہ** محبتِ رسول میں اضافہ کرتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** مدینے کی اُلفت کو مزید بڑھاتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** شوقِ دیدارِ طیبہ کو اُبھارتا ہے، **ذِکرِ مدینہ** ایمان کو جِلا (یعنی نئی زندگی) بخشتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا کی جتنی زبانوں میں جس قدر قصیدے مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ کے ہجر وفِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے ہیں، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔

وہ مدینہ جو کونین کا تاج ہے جس کا دِیدار مومن کی معراج ہے
زندگی میں خدا ہر مسلمان کو وہ مدینہ دکھادے تو کیا بات ہے

مدینے سے عشق کیسا ہونا چاہئے؟ مدینے سے جدائی کے وَقْت ہمارے جذبات کیسے ہونے چاہئیں؟ اِس کے لئے بزرگانِ دِین کی سیرت اور اُن کا کردار ہمارے لئے مثالی نمونہ ہے۔ چنانچہ

میں چھوڑ کے آقا کا مدینہ نہیں جاتا

خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا: ”کیا آپ کا کوئی گھر ہے؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ تو اُس نے آپ کی خدمت میں 3 ہزار (Three Thousand) دِینار پیش کرتے

ہوئے کہا کہ ”اِن سے گھر خرید لیجئے!“ حضرت امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دِینار لے کر رکھ لئے اور انہیں خرچ نہ کیا۔ جب خلیفہ ہارونُ الرَّشید مدینۂ مُنَوَّرَہ سے جانے لگا تو اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: ”آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا کیونکہ میں نے عَزم (اِرادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو (حدیثِ پاک کی مشہور کتاب) **”مُوَطَّا“** پر جمع کروں، جس طرح امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عَفَّان رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے لوگوں کو ایک قرآن پر جمع کیا تھا۔“ آپ نے فرمایا: لوگوں کو صرف **”مُوَطَّا“** پر اِکٹھا کرنے کا تو کوئی جواز نہیں کیونکہ اللہ پاک کے محبوب، دوجہاں کے مطلوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مختلف شہروں میں چلے گئے، وہاں انہوں نے اَحادیث بَیان فرمائیں جس کی وجہ سے اَب مصر کے ہر شخص کے پاس اَحادیث کا عِلْم ہے اور مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اِرْشاد فرمایا کہ ”میری اُمّت کا اِختلاف رحمت ہے۔“[1] اور رہا (مدینہ چھوڑ کر) تمہارے ساتھ جانا تو اِس کی بھی کوئی صورت نہیں کیونکہ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ ”مدینہ اُن کے لئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں۔“[2] ایک روایت میں ہے: مدینہ (گناہوں کے) میل کو ایسے چُھڑاتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا زنگ دُور کرتی ہے۔“[3] پھر آپ نے خلیفہ ہارونُ الرَّشید سے فرمایا: ”یہ رہے تمہارے دِینار چاہو تو اِنہیں لے لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔“ یعنی تم مجھے اِسی وجہ سے مدینہ چھوڑنے پر پابند کرتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ اچھا سُلوک کیا ہے تو (سُنو!) میں مدینۂ مُنَوَّرَہ پر دُنیا کو

---

1 ... جامع الاصول فی احادیث الرسول لابن اثیر، الباب الرابع فی ذکر الائمۃ، الامام مالک، ۱/ ۱۲۱

2 ... مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ ... الخ، ص ۵۴۵، حدیث: ۱۳۶۳

3 ... مسلم، کتاب الحج، باب المدینۃ تنفی شرارھا، ص ۵۵۰، حدیث: ۱۳۸۱۔ حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ۶/ ۳۶۲، حدیث: ۸۹۴۲

ترجیح نہیں دیتا۔(احیاء العلوم،۱/۱۱۳)

مدینہ اِس لیے عطارؔ جان و دل سے ہے پیارا
کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے سَرور مدینے میں

(وسائل بخشش مرمم،ص۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس خُدّامُ المساجد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہمیں بھی مدینے کی سچی محبت عطا فرمائے۔ بار بار وہاں کی باادب حاضری ہمارا مقدر فرمائے اور جب ہماری روح بدن کو چھوڑ رہی ہو تو گنبدِ خضرا کا سایہ ہو، رخِ وَالضُّحیٰ، جلوۂ مصطفےٰ ہمارے سامنے ہو اور بقیع پاک میں مدفن بن جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی 107 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، ان میں ایک شعبہ "**مجلس خدام المساجد**" بھی ہے۔ اس مجلس کے تحت جن علاقوں میں مساجد کی حاجت ہوتی ہے وہاں مساجد قائم کی جاتی ہیں، یہ مجلس دراصل امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مساجد سے اُلفت و محبت کا نتیجہ ہے، آپ کا یہ درد ہے کہ مساجد کو آباد کیا جائے، اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے "دعوتِ اسلامی" کو مسجد بھرو تحریک قرار دیا ہے۔ آپ وقتاً فوقتاً ہفتہ وار اجتماعات و مدنی مذاکروں میں مساجد کو آباد کرنے کی ترغیب دلاتے ہی رہتے ہیں۔ کاش ہم بھی امیر اہلسنت کی مدنی سوچ کے مطابق مساجد بنانے اور لوگوں پر انفرادی کوشش کرکے مساجد کو آباد کرنے والے بن جائیں۔

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب
سب کو نمازی دے بنا یا ربِّ مصطفٰے

(وسائل بخشش مرمم، ص۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**وضو کا طریقہ**" سے پانی میں اِسراف (یعنی پانی کو ضائع کرنے) سے بچنے کے مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پانی میں اِسراف سے بچنے کے مدنی پھول

☆ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف (یعنی پانی کو ضائع) کیا ہے، اُس سے توبہ کرکے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆ غور و فکر کیجئے کہ ایسی صورت مُتَعَیَّن (یعنی مقرّر) ہو جائے کہ وُضو اور غسل بھی سنّت کے مطابِق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قِیامت میں ایک ایک ذرّے اور قطرے قطرے کا حساب ہونا ہے۔ ☆ وُضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دَورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

رہئے۔ ☆مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے۔☆بالخصوص سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصُول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنایئے۔☆پی چکنے کے بعد گلاس میں بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے دوسرے کو پِلا دیجئے یا کسی اور استعمال میں لیجئے۔☆استنجا خانے میں لوٹا استعمال کیجئے کہ فوارے سے طہارت کرنے میں پانی بھی زِیادہ خرچ ہوتا ہے اور پاؤں بھی اکثر آلودہ ہو جاتے ہیں۔☆نل سے قطرے ٹپکتے رہتے ہوں تو فوراً اِسکا حل نکالئے ورنہ پانی ضائع ہوتا رہے گا۔بسا اوقات مساجِد و مدارِس کے نل ٹپکتے رَہتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا! اِنتظامیہ کو اپنی ذِمّہ داری سمجھتے ہوئے اپنی آخِرت کی بہتری کیلئے فوراً کوئی ترکیب کرنی چاہئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کتب ”**بہارِ شریعت**“ حِصّہ 16(304صفحات) نیز 120 صفحات پر مُشتمل کتاب ”**سُنّتیں اور آداب**“ ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار　　سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافِلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کِیا کرو کیونکہ یہ حاضِری کا دن ہے کہ اِس میں فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں اور جو شَخْص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کِیا جاتا ہے۔ راوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی: کِیا وِصالِ ظاہری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام) کے جِسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، اُنہیں روزی دی جاتی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل

1 . . . ابن ماجه، كتاب ماجاء في الجنائز، باب ذكر وفاته و دفنه، ۲/۲۹۱، حديث: ۱۶۳۷

سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ؟ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ؟ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث: 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً"[2] یعنی

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

2 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما نکر عن بنی اسرائیل، ۴۶۲/۲، حدیث: ۳۴۶۱

پہنچا دو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا۔ ؟ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا۔ ؟ اَشعار پڑھتے نیز عَربی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوجّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلمِیَّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ؟ مَدَنی قافِلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَورَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغبت دِلاؤں گا۔ ؟ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ؟ نَظر کی حِفاظت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام اپنی بَرَکتیں لُٹا رہا ہے، یہ وہ مُبارَک اَیّام ہیں کہ جن میں لاکھوں خُوش قسمت عازِمینِ حج، حج کی سعادَت پا کر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کی زِیارَت سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، یقیناً ذِکرِ مدینہ عاشِقانِ رسول کے لئے باعِثِ تسکینِ دل و جان ہے، عُشّاقِ مدینہ اِس کی فُرقت (جُدائی) میں تڑپتے اور زِیارَت کے بے حد مُشتاق رہتے ہیں۔ دُنیا کی جِتنی زبانوں میں جس قدَر قصیدے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا کے ہِجر و فِراق (جُدائی) اور اِس کے دیدار کی تمنّا میں پڑھے گئے، اُتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خِطّے (سرزمین) کے لئے نہیں پڑھے گئے، جسے ایک بار بھی مدینے کا دِیدار ہو جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بَخت بیدار (خُوش قسمت) سمجھتا اور مدینے میں گُزرے ہوئے حَسین لمحات کو ہمیشہ کے لئے یادگار قرار دیتا ہے۔ کسی عاشقِ رسول نے مدینے کی پُرنُور فضاؤں میں گُزری ہوئی ساعتوں کو یاد کرتے ہوئے کیا خُوب کہا ہے کہ

وُہی ساعتیں تھیں سُرور کی، وُہی دن تھے حاصِلِ زِندگی
بحُضورِ شافِعِ اُمّتاں مِری جِن دِنوں طَلَبی رہی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سَفَرِ مدینہ

عاشقِ ماہِ رِسالت، اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مَولانا شاہ امام اَحمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں مَناسکِ حج (اَرکانِ حَج) ادا کرنے کے بعد شدید عَلیل (یعنی سخت بیمار) ہوگئے مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِمْتِدَادِ مَرَض (یعنی بیماری کے طَوِیل ہوجانے) میں مجھے زِیادہ فِکْر، حاضِرِیِ سَرکارِ اَعظم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی تھی۔ جب بُخار کو اِمْتِدَاد (یعنی طُول) پکڑتا دیکھا، میں نے اُسی حالت میں قَصْدِ حاضِری کِیا، یہ عُلَماء مانِع ہوئے (یعنی روکنے لگے)۔ اَوَّل تو یہ فرمایا کہ حالت تو تمہاری یہ ہے اور سَفَرِ طَوِیل! میں نے عَرْض کی: ”اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) نہیں۔“ اُنہوں نے پھر اِصرار اور میری حالت کا اِشْعَار کیا (یعنی مجھے میری حالت یاد دِلائی)۔ میں نے حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کِیا اور میری (قَبْر کی) زِیارَت نہ کی اُس نے مجھ پر جَفا کی“ فرمایا: تم ایک بار تو زِیارَت کَرچکے ہو۔ میں نے کہا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمْر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (یعنی لازمی) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تک پَہُنچ لُوں۔ رَوضۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑجائے اگرچہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

اُس کے طُفیل حج بھی خُدا نے کرا دِیے اَصلِ مُراد حاضِری اُس پاک دَر کی ہے

1...کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

2...عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص ۱۴۵

(حدائقِ بخشش ص 202)

چلوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یا اللہ شہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ
سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو نکل جائے رسولِ پاک کے جلوؤں میں دَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش ص 98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربارِ فائِضُ الاَنْوار کی حاضِری کے لئے کِس قدَر بے قَرار رَہا کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاہتے تو کچھ مُدّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور حاضِریِ بارگاہِ رسول آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا سَخْت عَلالَت (بیماری) بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو درِ رسول کی حاضِری سے نہ روک سَکی، الغَرَض آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضۂ رسول کی ایک جَھلک دیکھ لُوں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلُوں، پھر بھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروانہ ہوگی نیز آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ جُملہ بھی تاریخ میں سُنہری حُروف سے لکھنے کے قابِل ہے کہ **"اگر سچ پوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارَتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نِیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَ اللّٰہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف نہیں۔"**

اے کاش! ہمیں بھی حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا حقیقی عشق اور مدینے کی سچّی تڑپ نصیب ہو جائے، یقیناً جن کے دِل میں مدینے جانے کا شوق رہتا ہے، اُن پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ضرور کرم ہوتا ہے اور اَسباب و وسائل نہ ہونے کے باوُجود بھی اُنہیں حَیرت اَنگیز طور پر حاضِری کی سَعادَت نصیب ہوجاتی ہے، بلکہ اگر یُوں کہا جائے تو شاید غَلَط نہ ہوگا کہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ و مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا وہ مُقَدَّس مقامات ہیں جہاں لوگ خُود نہیں جاتے بلکہ بُلائے جاتے ہیں، آیئے اب مدینے کی تڑپ دِل میں پیدا کرنے کے لئے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور رَوْضَۂ اَقْدَس کی حاضِری کے فضائل سے مُتَعَلِّق تین (3) فَرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں:

مدینہ لوگوں کو پاک وصاف کردیتا ہے

﴿1﴾ اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِی النَّاسَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ یعنی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) لوگوں کو یُوں پاک وصاف کردیتا ہے جیسے بَھٹّی لوہے کا زنگ صاف کردیتی ہے۔ (1)

شفاعت کا پَروانہ

﴿2﴾ جو شَخْص میری (قَبْر کی) زِیارَت کے لئے آئے اور میری زِیارَت کے سِوا اُس کا کوئی مَقصَد نہ ہو تو مجھ پر حق ہے کہ میں قِیامت کے روز اُس کی شفاعت کروں۔ (2)

میری قَبْر کی زِیارت کرنا میری ہی زِیارت کرنا ہے

﴿3﴾ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جس نے میری وَفاتِ ظاہری کے بعد حج کیا پھر میری قَبْرِ مبارَک کی زِیارَت کی تو گویا اُس نے میری حیات ہی میں میری زِیارَت کی۔ (3)

---

1 ... مسلم، کتاب الحج، باب المدینہ تنفی شرارھا، ص۷۱۷، حدیث: ۱۳۸۲

2 ... معجم کبیر، سالم عن ابنِ عمر، ۱۲/۲۲۵، حدیث: ۱۳۱۴۹

3 ... دارِقُطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۵۱، حدیث: ۲۶۶۷

زِیارتِ رَوضہ اَقدس کے دس(10) فوائد

مُبَلِّغِ اِسلام شیخ شُعَیب حَرِیفِیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قَبرِ اَقدَس کی زِیارَت کرنے والے کے لئے دس(10) کرامات یعنی عزّتیں ہیں: (۱) وہ بُلند مَرتبہ ہو گا (۲) حُصولِ مقصد میں کامیاب ہو گا (۳) اُس کی حاجت پُوری ہو گی (۴) اُسے عَطِیَّات خَرچ کرنے کی توفیق مِلے گی (۵) وہ ہلاکت و بَربادی سے اَمن میں رہے گا (۶) عُیوب ونَقائِص سے پاک ہو گا (۷) اُس کی مُشکِلات آسان ہوں گی (۸) حادِثات سے اُس کی حِفاظت ہو گی (۹) اُسے آخِرت میں اچّھا بدلہ مِلے گا اور (۱۰) مَشرِق و مَغرِب کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مِلے گی۔[1]

یارَبّ! تیرے مَحبوب کا جلوہ نظر آئے — اُس نُورِ مجسَّم کا سَراپا نظر آئے
اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے — ہُوں جس کی غُلامی میں وہ آقا نظر آئے
تابِندہ مُقدّر کا سِتارہ نظر آئے — جب آنکھ کُھلے گُنبدِ خَضرا نظر آئے
جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی — اُس دَر پہ کبھی کاش! یہ منگتا نظر آئے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا) کی حاضِری کس قدر باعِثِ سعادت ہے کہ اِس کی بَرَکت سے گُناہ دُھل جاتے ہیں، حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعت نصیب ہوتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس خُوش نصیب کو قَبرِ اَنور کی زِیارَت نصیب ہو جائے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اُسے خُود حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارَت

1 . . . الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارۃ النبی، ص ۳۰۷-۳۰۸ ملخصاً

نصیب ہوگئی، بَہرحال ہمیں مدینے کی یاد میں ہر دم تڑپتے ہوئے اپنے بُلاوے کا مُنْتَظِر رہنا چاہئے اور صلوٰۃ وسلام کی کثرت کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال حج کے پُر بَہار موسم میں عازِمینِ حج وزائرینِ مدینہ کے ذریعے خُصوصی طور پر اپنا سلام، بارگاہِ خَیْرُ الاَنام صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں پَہُنچانا چاہئے۔

سلام بھیجنے والوں کو جوابِ سلام

نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جو کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میری رُوح کو مجھ میں لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اُس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔[1]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں کہ یہاں رُوح سے مراد تَوَجّہ ہے نہ وہ جان جس سے زندگی قائم ہے، حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) تو بَحَیاتِ دائمی (ہمیشہ کی زندگی کے ساتھ) زندہ ہیں۔ اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ میں ویسے تو بے جان رہتا ہوں کسی کے دُرود پڑھنے پر زِندہ ہو کر جواب دیتا رہتا ہوں ورنہ ہر آن حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر لاکھوں دُرود پڑھے جاتے ہیں تو لازم آئے گا کہ ہر آن لاکھوں بار آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی رُوح نکلتی اور داخِل ہوتی رہے۔ خیال رہے کہ حُضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ایک آن میں بے شمار دُرود خوانوں کی طرف یکساں (برابر) تَوَجّہ رکھتے ہیں، سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں جیسے سُورج بیک وقت سارے عالَم پر تَوَجّہ کرلیتا ہے، ایسے (ہی) آسمانِ نُبُوَّت کے سورج ایک وقت میں سب کا دُرود و سَلام سُن بھی لیتے ہیں اور اُس کا جواب بھی دیتے ہیں، لیکن اِس میں آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو کوئی تکلیف بھی مَحسوس نہیں ہوتی، کیوں نہ ہو کہ مَظہرِ ذاتِ کِبْرِیا ہیں،

---

1 ... ابوداود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ۲/۳۱۵، حدیث: ۲۰۴۱

(جیسے) رَبِّ تعالیٰ بیک وقت سب کی دُعائیں سُنتا ہے (ویسے ہی اُس کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کی عطا سے ایک ہی وقت میں بے شُمار عاشقوں کا دُرود و سلام سُنتے ہیں۔)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب حاضِرِیِ مدینہ اور سفرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کے چند اِیمان اَفروز واقعات اور اُن سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چُنانچِہ،

صحابیِ رسول کا عقیدہ

مَرْوَان اپنے زمانہ تَسَلُّط (زمانہ حکومت) میں ایک دن کہیں چلا جارہا تھا کہ اُس نے کسی شَخْص کو دیکھا کہ وہ حُضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ اَنْور پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے ہے۔ مَرْوَان نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ جب وہ مَرْوَان کی طرف مُتَوَجّہ ہوئے تو پتا چلا کہ وہ تو حضرتِ سَیِّدُنا ابُو اَیّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں، اُنہوں نے فرمایا: ہاں، میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا، میں تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُضُور حاضِر ہوا ہوں میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے سُن رکھا ہے کہ دِین پر اُس وقت آنسو نہ بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری لائِق و اَہْل کے پاس ہو، دِین پر اُس وقت آنسو بہانا جب اُس کی ذِمَّہ داری نالائق و نااَہْل کے پاس ہو۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے معلوم ہوا کہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پیارے آقا صَلَّی

1... مرآۃ المناجیح ۲/۱۰۱

2... مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، ۹/۱۴۸، حدیث: ۲۳۶۴۶

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے پناہ مَحَبَّت کِیا کرتے تھے اور اُن کا یہ عقیدہ تھا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی قَبرِ اَنور میں زِندہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ابُو ایّوب اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مَروَان کو اِنتہائی کَھرا جواب دیا کہ میں کسی پتّھر کے پاس نہیں آیا جو کہ بے جان ہوتا ہے نہ سُن سکتا ہے نہ بول سکتا ہے بلکہ میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لَبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضِر ہوا ہوں جو آج بھی اپنی قَبرِ اَنور میں حَیاتِ باکمال کے ساتھ مُتَّصِف ہیں، لہٰذا ہمیں بھی شیطانی وَسْوَسوں سے بچتے ہوئے اِسی عقیدے پر ثابِت قدم رہنا چاہئے کہ نہ صِرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بلکہ تمام کے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قَبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ

رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ یعنی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی قبروں میں زِندہ ہیں (اور) نمازیں (بھی) ادا فرماتے ہیں۔“[1] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا، زمین پر حرام کر دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، روزی دِیے جاتے ہیں۔[2]

تُو زِندہ ہے واللہ تُو زِندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھُپ جانے والے

(حدائقِ بخشش ص 158)

---

1 ... مسند ابی یعلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۲۱۶، حدیث: ۳۴۱۲

2 ... ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب: ذکر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قطبِ وقت حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سفر مدینہ

اِمامُ العارِفین، غَوثِ زَماں حضرت سَیِّد احمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج سے فارِغ ہو کر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ (زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) روضۂ اَنور پر حاضِر ہوئے تو عَرَبی میں یہ دو اشعار پڑھے:

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ فَھِیَ نَائِبَتِیْ

وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

"یعنی دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خِدمتِ اَقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارَکہ کو چوما کرتی تھی اور اب بدن کے ساتھ حاضِر ہو کر مِلنے کی باری آئی ہے تو اپنا دَستِ مُبارَک دراز فرمایئے تاکہ میرے ہونٹ دَست بوسی کا شَرَف حاصِل کر سکیں۔" جونہی یہ اَشعار ختم ہوئے قَبرِ مُنَوَّر سے دستِ مُبارَک ظاہر ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَست بوسی کی سَعادت حاصل کرلی۔[1]

واہ کیا جُود و کَرَم ہے شہِ بَطحا تیرا "نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہمارے اَکابِر و بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن مدینے کی حاضِری کے لئے بَہُت بے چین رہا کرتے تھے جیسا کہ اِمامُ العارِفین حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں ہم نے سُنا کہ اُن پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غَلَبہ رہا کرتا تھا بلکہ

---

1 ... الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ۲/۳۱۴

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تسکینِ عشق کی خاطر جسمانی طور پر نہ سہی پر رُوحانی طور پر پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درِ اقدس کی چوکھٹ کو چُوم آیا کرتے تھے، مگر اِس کے باوُجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جسم ورُوح کے ساتھ دیارِ محبوب سے بُلاوے کے مُنْتَظِر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بارگاہِ رسالت سے اُنہیں بُلاوا آیا تو جسم ورُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانۂ عالیہ میں پہنچ کر عقیدت سے بھرپور اَشعار بارگاہِ اَقدس میں ہدیۃً پیش کئے، کرم بالائے کرم ہوا کہ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عاشقِ زار کے اَشعار دَرَجۂ قَبولیّت حاصِل کر گئے، رَحمتِ مُصْطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قَبرِ اَنور سے اپنا دَستِ اَطہر باہر نِکال کر اپنے سچّے عاشق کی دَست بوسی کی دیرینہ (دے۔رِی۔نہ یعنی پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پُورا فرمادِیا۔

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں — کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دَین تھی — دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ مِلَّت کا سفرِ مدینہ

پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزُرگ اَمیرِ مِلّت حضرت مولانا پیر سیّد جماعت علی شاہ مُحَدِّث علی پُوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ایک کُتّے کو اِتّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دِیا جس کی چوٹ سے کُتّا

چیخا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہہ دِیا کہ آپ کے فُلاں مُرید نے مدینے شریف کے ایک کُتّے کو مارا ہے۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے چین ہو گئے اور اپنے مُریدوں کو حُکم دِیا کہ فوراً اُس کتّے کو تلاش کر کے یہاں لاؤ چُنانچِہ کُتّا لایا گیا، حضرت اَمیرِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُٹھے اور روتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر کہنے لگے: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلطی) کو مُعاف کر دے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت و دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پِلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے جانوروں سے بھی کس قدر مَحَبَّت فرماتے تھے، اُنہیں ہر گز یہ گوارا (منظور) نہ تھا کہ کوئی دِیارِ مَحبوب کے کُتّوں کے ساتھ بھی نارَوا (نامُناسِب) سُلوک کرے اور اُنہیں اَذِیّت پَہُنچائے۔ یہی وجہ ہے کہ اَمیرِ مِلّت پیر سیِّد جماعت علی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جیسے ہی یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقدّس شہر کے ایک کُتّے کو ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چین و قَرار جاتا رہا، بے قَراری کے عالَم میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً حُکم صَادِر (جاری) فرمایا کہ کسی بھی صُورت میں اُس کُتّے کو ڈُھونڈو اور میرے پاس لاؤ چنانچِہ جب اُس کُتّے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامِل نے گِریہ و زاری کرتے ہوئے اُس کُتّے سے نہ صِرف اپنے مُرید کی لَغزِش (غَلطی) کی مُعافی مانگی بلکہ عُمدہ غِذاؤں سے اُس

---

1 . . . سنّی علماء کی حکایات نمبر: ۷۳، ص ۲۱۱ ملخصًا

کی خَیر خواہی اور دِلجُوئی بھی فرمائی نیز جب دل مُطْمَئِن نہ ہوا تو ایک بار پھر اُس سے مُعافی کی درخواست کرنے لگے۔

وسوسہ

ممکن ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ وَسْوَسہ آئے کہ کُتّا تو بَظاہر ایک معمولی جانور ہے، لہٰذا اُس کے ساتھ اُس طرح کا بَرتاؤ (سُلوک) کرنا اور اُس کے آگے گِڑگِڑاتے ہوئے مُعافی مانگنا ایک ولیِ کامِل کو اور وہ بھی سفرِ مدینہ جیسے پاکیزہ و مُقدّس لَمحات کے مَوقَع پر ہرگز زیب نہیں دیتا۔

جوابِ وسوسہ

یاد رکھئے! کُتّا اگرچہ بَظاہر ایک معمولی جانور ہے مگر اُسے یا کسی بھی جانور کو بِلاوَجہ مارنا مَنْع ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ”بہارِ شریعت“ جِلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: **”بِلاوجہ جانور کو نہ مارے اور سر یا چہرہ پر کسی حالت میں ہرگز نہ مارے کہ یہ بِالاِجماع ناجائز ہے۔“** رَہا ایک ولیِ کامِل کا ایک کُتّے کے ساتھ حُسنِ برتاؤ (اچّھے سُلوک) سے پیش آنا، تو یہاں یہ بات ذِہن نَشین رکھنا نِہایَت ضروری ہے کہ جب کسی معمولی چیز کو کسی نبی، ولی یا کسی مُقدّس چیز کی صُحبت یا اُن سے نِسبت حاصِل ہو جاتی ہے تو اُس صُحبت و نِسبت کی بَرَکت سے وہ معمولی چیز معمولی نہیں رہتی بلکہ غیر معمولی، اَہَم اور اَنمول ہو جایا کرتی ہے جیسا کہ قِطْمِیْر اگرچہ سگِ اَصحابِ کَہف (یعنی اَصحابِ کَہف کا کُتّا) تھا مگر اللہ والوں کی صُحبت و نِسبت کی بدولت، اَہَمِّیَّت حاصِل کر گیا نیز اِسی بِنا پر قرآنِ کریم میں اُس کا تذکِرہ بھی مَوجود ہے اور وہ جنّت میں بھی جائے گا جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: چند جانور جنّت میں جائیں گے، حُضور (عَلَیْہِ السَّلَام) کی اُونٹنی

قَصُوا، اَصحابِ کَہف کا کُتّا، حضرت صالِح عَلَیْہِ السَّلَام کی اُونٹنی (اور) حضرت عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) کا دراز گوش (یعنی گدھا۔)[1]

لہٰذا جس کُتّے کو اَمیرِ مِلَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُرید نے ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا تھا وہ بھی کوئی عام کُتّا نہ تھا بلکہ اُسے حبیبِ کِبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے شہر مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے نِسبت حاصِل تھی وہ دِیارِ مَحبوب کے گلی کُوچوں سے تَعَلُّق رکھنے والا تھا، اِسی وجہ سے اَمیرِ مِلَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُس کتے کا اَدَب و اِحترام بَجالائے اور اُس سے مُعافی کے طَلبگار ہوئے، بَہر حال یہ عشق و مَحبَّت کی باتیں ہیں اور عشق و مَحبَّت والے ہی اِنہیں سمجھ سکتے ہیں۔

آپ کی گلیوں کے کُتّوں پہ تَصَدُّق جاؤں — کہ مدینے کے وہ کُوچوں میں پِھرا کرتے ہیں
آپ کی گلیوں کے کُتّے مجھ سے تو اچّھے رہے — ہے سُکوں اُن کو مُیَسَّر سبز گُنبد دیکھ کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے دَرْد تیری جگہ تو میرے دل میں ہے

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۹۰ھ میں حج و زِیارَت کی سَعادَت حاصِل کی، اِس ضِمن میں سفرِ مدینہ کا ایک اِیمان اَفروز واقِعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں بِھسَل کر گر گیا، داہنے ہاتھ کی کلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی، دَرْد زِیادَہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تُو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۰۱

تِرا دَرْد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے مجھے دَرْد دینے والے تری بندہ پَروَری ہے

(فرماتے ہیں کہ) دَرْد تو اُسی وَقْت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، سترہ (17) دن کے بعد مُسْتَشْفٰی مَلِک یعنی شاہی اَسپتال میں ایکسرے لیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصِلہ ہے مگر ہم نے عِلاج نہیں کرایا، پھر آہِستہ آہِستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے اُس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشْمہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لحاظ سے حَرَکت بھی نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹُوٹی ہوئی ہے، اِس ٹُوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اِس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا عِلاج صِرْف یہ کِیا کہ آستانۂ عَالِیَہ پر کھڑے ہو کر عرْض کِیا کہ حُضور! میرا ہاتھ ٹُوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللہ بن عَتِیک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعَاذ بن عَفْرَاء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹُوٹا ہاتھ جوڑ دو۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا کیسا مَدَنی ذِہْن تھا کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں پیش آنے والے مَصائب و آلام کو نہ صِرْف خَندہ پیشانی سے سہہ لیا کرتے تھے بلکہ اُنہیں اپنے لئے باعِثِ سَعادَت تصوُّر کِیا کرتے تھے جیسا کہ بَیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مفتی صاحِب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی مگر آپ کے صَبْر و اِستِقْلال اور سعادت مَندی کا یہ حال تھا کہ آہ و بُکا اور چیخ و پُکار کرنے کے بجائے اُس کے سبب ہونے والے دَرْد کو اپنے لئے تَمْغا (اِنعامی عَلامت) سمجھ کر قبول کر لیا کہ یہ تو میرے لئے دِیارِ نبی کی ایک عُمدہ سوغات ہے۔ بَہر حال یہ اُنہی

1... تفسیرِ نعیمی، ۹/ ۳۸۸

مُبارَک ہستیوں کا خاصّہ تھا کہ اُنہیں راہِ مدینہ کا کانٹا بھی پُھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزُرگوں کا صَدَقہ نصیب ہو جائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مدینہ ہوں تو سفر ِ مدینہ کی خُوب خُوب بَرَکتیں پائیں اور اِس دَوران مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا اور مکّینِ گُنبدِ خضراء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مَحَبَّت میں اِس قدر فَنا ہو جائیں کہ اِس راہ میں آنے والے مَصائب و آلام ہمارے لئے نہ صِرْف رَاحت و اِطمینان کا ذریعہ ہوں بلکہ غمِ دنیا و غمِ مال سے نَجات اور ہمارے گُناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! اب شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفر مدینہ کے پُر کیف و نرالے انداز کے بارے میں سُنتے ہیں کیونکہ بِلاشُبہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی عشقِ رسول کے ایسے دَرَجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شُمار بھی عاشقانِ رسول کی صَفِ اَوّل میں ہوتا ہے، اَمیرِ اَہلسنّت کے سفر ِ مدینہ کے اَحوال سُن کر یقیناً ہمیں بہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا،

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سفر ِ مدینہ

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کئی مرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصِل ہوئی، جن میں مجموعی طور پر جو کَیفِیَّت رہی اُسے کَمَا حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جا سکتا البتّہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُخْتَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچہ جب مدینۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی طرف آپ دَامَتْ

بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی تو ائیر پورٹ پر عاشقانِ رسول کا ایک جَمِّ غَفِیر (بہُت بڑا ہُجوم) آپ کو اَلوَداع کہنے کے لئے مَوجود تھا، مدینے کے دیوانوں نے آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو جُھرمَٹ (حلقے) میں لے کر نعتیں پڑھنا شروع کردیں۔ سوزو گُداز میں ڈُوبی ہوئی نعتوں نے عُشّاق کی آتشِ عشق کو مزید بھڑکا دیا۔ غمِ مدینہ میں اُٹھنے والی آہوں اور سِسکیوں سے فَضا سوگوار ہوئی جارہی تھی، خود عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کَیفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اورآپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے اِن اَشْعار کے مِصْداق نَظر آرہے تھے

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے بھٹتا ہو سینہ
وِردِ لَب ہو مدینہ مدینہ جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق واُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک کلام میں اِس طرح سے مَدَنی ذِہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے! دلِ غمزَدہ جو پاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

بِالآخِر اِسی مَحْوِیَّت (مدینے کے خیال میں گم ہوجانے) کے عالَم میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عشق کی شِدّت بھی بڑھتی رہی۔ اُس پاک سَرزمین پر پہُنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رسول سے اِس قدَر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے مَحبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافل! مدینہ آگیا

اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخْت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر ادا سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دِلبر مدینے میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! دَرْدِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھے کہ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدینے شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وَقْت بھی آپ کے لَبوں پر ہر دم ذِکرِ مدینہ و ذِکرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سَفَرِ مدینہ کا مُژدہ مِلتا ہے تو آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دل کی دُنیا زیروزَبر ہو جاتی ہے، اَشکوں کا تھما ہوا طُوفان آنکھوں کے ذریعے اُمَنڈ آتا ہے اور گویا آپ اِن اَشعار کی عَملی تصویر بن جاتے ہیں:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صَدقے غمِ مدینہ کی

لازوال دَولَت سے سَرفَراز فرمائے اور بار بار اپنے مرشِدِ کریم کے ساتھ سَفَرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی بااَدَب حاضِری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں رَوْضۂ رسول کے رُوبرُو سَلام پیش کرنا بَہُت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارَک لَمحات آئیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ جسے اِس دَر کی حاضِری نصیب ہو اُس کے لئے ضروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَرا سی بے اِحتیاطی سَخْت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے۔ آیئے! اب خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی لکھی ہوئی عظیم الشان ومایہ ناز کتاب "بہارِ شریعت" کی روشنی میں سَفَرِ مدینہ اور رَوضۂ اَقْدَس کی حاضِری کے کچھ آداب سُنتے ہیں چنانچہ،

حاضریِ بارگاہ کے آداب

صَدرُالشَّریعہ، بَدرُالطَّریقہ حضرت علّامہ مَولانا مفتی محمد امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رَوضۂ رسول پر حاضِری کے آداب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❓ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدَس کی نِیَّت کرو ❓ حج اگر فرض ہے تو حج کرکے مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ حاضِر ہو۔ ہاں! اگر مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ راستہ میں ہو تو بغیر زِیارت حج کو جانا سَخْت مَحرومی و قَساوتِ قلبی (دل کی سختی) ہے اور اِس حاضِری کو قَبولِ حج وسَعادتِ دِینی ودُنیَوِی کے لیے ذریعہ ووسیلہ قرار دے اور اگر حج نَفْل ہو تو اِختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک صاف ہو کر مَحبوب کے دربار میں حاضِر ہو یا سرکار (یعنی بارگاہِ مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) میں پہلے حاضِری دے کر

(اُس حاضِری کو) حج کی مقبولیّت و نُورانیّت کے لیے وسیلہ کرے ؟ راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں ڈوب جاؤ اور جس قدر مَدِیْنَہ طَیِّبَہ قریب آتا جائے، شَوق وذَوق زِیادہ ہوتا جائے ؟ جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ پیادہ (پیدل) ہولو، روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی اَور کثرت کرو اور ہوسکے تو ننگے پاؤں چلو،

حَرَم کی زمین اور قدَم رکھ کے چلنا ارے سَر کا مَوقَع ہے او جانے والے!

؟ جب قُبّۂ اَنْوَر (یعنی نُورانی گُنبد) پر نِگاہ پڑے، دُرود و سلام کی خُوب کثرت کرو ؟ حاضریِ مسجد سے پہلے (اُن) تمام ضَرورِیات سے (کہ) جن کا لگاؤ دل بٹنے کا باعِث ہو، نہایت جلد فارغ ہو، ان کے سِوا کسی بیکار بات میں مَشْغُول نہ ہو معاً (فوراً) وُضُو و مِسواک کرو اور غُسل بہتر، سفید پاکیزہ کپڑے پہنو اور نئے بہتر، سُرمہ اور خُوشبُو لگاؤ اور مُشک اَفْضَل ؟ اب فوراً آستانۂ اَقْدَس کی طرف نہایت خُشُوع و خُضُوع سے مُتوجّہ ہو، رونا نہ آئے تو رونے کا مُونھ (مُنہ) بناؤ اور دل کو بَزور (کوشش کرکے) رونے پر لاؤ اور اپنی سنگ دِلی سے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف اِلتجا کرو ؟ جب درِ مسجد پر حاضر ہو، صلوٰۃ وسلام عرض کرکے تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار سے حاضری کی اِجازت مانگتے ہو، (پھر) بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھ کر ہمہ تَن اَدَب ہو کر داخِل ہو ؟ اُس وقت جو اَدَب و تَعْظِیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل سب خیالِ غیر سے پاک کرو، مسجد اَقْدَس کے نَقْش و نِگار نہ دیکھو ؟ اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام کلام ضرور ہو تو جہاں تک بنے کَتْرا جاؤ، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھو پھر بھی دل سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی کی طرف ہو ؟ ہرگز ہرگز مسجدِ اَقْدَس

میں کوئی حرف چِلّا کر نہ نکلے ؟ یقین جانو کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سچّی حقیقی دُنیاوی جِسْمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مَوْت صِرف وعدۂ خُدا کی تَصْدِیق کو ایک آن کے لیے تھی۔[1] ؟ اب اَدب و شوق میں ڈُوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لَرَزْتے کانپتے، گُناہوں کی نَدامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضْل وکَرَم کی اُمّید رکھتے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَدَمینِ شَریفَین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبرُو (یعنی سامنے) مُواجَہہ شریف میں حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بَقبلہ (رُوبہ قِبلہ یعنی قبلہ رُو) جلوہ اَفروز ہیں، لہٰذا مُبارَک قدموں کی طرف سے اگر آپ حاضِر ہوں گے تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نِگاہِ بے کس پناہ، براہِ راست آپ کی طرف ہو گی اور یہ بات بیحد (بے حد) ذَوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سَعادتِ دَارَین (یعنی دُنیا و آخرت کی سعادت) کا سبب بھی ہے ؟ قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں کہ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں یہی اَدب لکھا ہے کہ یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ، یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ یاد رکھیں! سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مزارِ پُر اَنوار میں عین حیاتِ ظاہری کی طرح زِندہ ہیں اور آپ کو یعنی حاضری دینے والے کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۶ / ۱۲۲۲ تا ۱۲۲۳ ملتقطاً

یعنی زائر کے دِل میں جو خَیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطّلع ہیں۔ خبر دار! جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے کہ ہمارے ہاتھ اِس قابِل ہی نہیں کہ جالی مُبارَک کو چُھو سکیں، لہٰذا چار (4) ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، (ذرا سوچئے کہ) یہ شَرَف کیا کم ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو یعنی زائر کو اپنے مُواجَہۂ اَقْدَس کے قریب بُلایا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نِگاہِ کَرَم اب خُصُوصِیَّت کے ساتھ آپ کی (یعنی زائر کی) طرف ہے ؟ اب (جبکہ) دل کی طرح آپ کا (یعنی زائر کا) مُونھ (مُنہ) بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوبِ عظیم الشّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آرام گاہ ہے، اَدَب اور شوق کے ساتھ دَرد بھری آواز میں اِن اَلفاظ کے ساتھ سلام عرض کیجئے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَيْرَ خَلْقِ اللهِ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاشَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ،اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِيْنَ، (1)

مگر خیال رہے کہ سلام عرض کرتے ہوئے آواز نہ تو بہت بُلند اور سخت ہو کہ تمام اَعْمال ہی ضائع ہو جائیں اور نہ ہی بہت آہستہ ہو بلکہ مُعْتَدِل (درمیانی) آواز ہونی چاہئے۔ (2)

1... یعنی اے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور بَرَکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ پر سلام۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر، آپ پر سلام۔ اے گُناہ گاروں کی شَفاعَت کرنے والے آپ پر سلام۔ آپ پر، آپ کی آل واَصحاب پر اور آپ کی تمام اُمَّت پر سلام۔

2... بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۲۲۵-۱۲۲۴، ملتقطاً مفہوماً

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدبوں سے اور مجھ سے بھی سرزَد نہ کبھی بے اَدبی ہو[1]

❣ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے اپنے اور اپنے ماں باپ، پیر، اُستاد، اَوْلاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگئے، بار بار عرض کیجئے: اَسْاَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔(یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ سے شفاعت مانگتا ہوں) ❣ پھر اگر کسی نے عرضِ سلام کی وصیّت کی ہو تو بجالایئے۔ شَرْعاً اس کا حکم ہے ❣ جب تک مدینہ طَیِّبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضَروریات کے سِوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں ❣ مدینہ طَیِّبہ میں روزہ نصیب ہو، خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے ❣ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہوسکے تَصَدُّق (صَدَقہ) کیجئے ❣ روضۂ اَنْور پر نظر عبادت ہے جیسے کَعْبۂ مُعَظَّمَہ یا قرآنِ کریم کا دیکھنا تو اَدَب کے ساتھ اِس کی کثرت کیجئے اور دُرود و سلام عرض کرتے رہئے ❣ پنجگانہ (دن میں 5 مرتبہ) یا کم از کم صبح و شام مُوَاجَہہ شریف میں عرضِ سلام کے لئے حاضر ہوں ❣ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنْبدِ مُبارَک پر نظر پڑے، فوراً دَسْت بَسْتَہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُونھ (مُنہ) کرکے صلوٰۃ وسلام عرض کیجئے، اِس کے بغیر ہرگز نہ گُزریے کہ خلافِ ادب ہے ❣ قبرِ کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کی جائے اور حتّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے ❣ روضۂ اَنْور کا نہ طواف کیجئے، نہ سجدہ، نہ اُس کے سامنے اتنا جھکئے کہ رُکوع کے برابر

1... وسائل بخشش، ص۱۹۳

ہو۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم اُن کی اطاعت میں ہے (اور روضۂ انور کا سجدہ و طواف کرنا یا اُس کے آگے رُکوع کی حد تک جھکنا اِطاعتِ رسول کے خِلاف ہے)۔[1]

کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفر مدینہ و حاضریِ مدینہ سے مُتَعَلِّق مزید دلچسپ حِکایات اور مکّہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات جاننے اور اپنے دل میں حاضریِ مدینہ کی سچّی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَوْلانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتّب کردہ کتاب بنام ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زِیارَتیں“ کا مُطالعہ نہایت مُفِید ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات کی 6، عُلمائے اہلسنّت کی 17، جِنّات کی 7 اور حَیَوانات کی 9 حِکمت سے بھرپُور حِکایات تحریر فرمائی ہیں نیز اِس کے علاوہ بھی اِس میں بہت سی مَعْلُومات فَراہم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتِجا ہے کہ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ حسبِ اِستِطاعت زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر سفر مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۶/ ۱۲۲۵ تا ۱۲۲۸ ملتقطاً بتغیر قلیل

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے عاشقانِ رسول کے سَفَرِ مدینہ سے مُتَعَلِّق دِل کُشاو دِلرُبا واقعات سُنے، اِن واقعات سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا کہ ہمارے اَسلاف دَرِ مَحْبُوب کی حاضری کے لئے بے چین رہا کرتے تھے، وہیں یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ گُنبدِ سبز اور روضۂ اقدس کی زیارت اُنہیں اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز تھی، ہمارے اکابر و بُزرگانِ دین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات، بارگاہِ عالی کا ایسا اِحْتِرام بجالاتے کہ جسے سُن کر عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں، اگر اِس مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آتی تو اُسے اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھ کر برداشت کر جاتے بلکہ اُس دَر سے ملنے والے دَرْد کی دَوا کرنے کے بجائے اُسے محبوب کی طرف سے ملنے والا عظیم تحفہ سمجھتے، محبوب کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نسبت رکھنے والی مَعْمُولی چیز کو بھی نہایت عزّت و مقام دیتے، اگر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے بُلاوے میں تاخیر ہوتی تو رُوحانی طور پر دَرِ اَقْدَس کے بوسے لے آتے اور جب حاضری نصیب ہوتی تو اَشکبار آنکھوں سے سَفَرِ مدینہ کی سعادت حاصل کرتے، نیز اُس پاک سر زمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سُوار ہونے بلکہ چَپّل یا جُوتے پہننے سے بھی گُریز کرتے۔ یقیناً اِن واقعات میں ہم سب کے لئے اور بالخُصوص اُن خُوش نصیبوں کے لئے بے شُمار مدنی پھول ہیں جنہیں عنقریب پیارے آقا، مکّی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اَنْور پر حاضری کی سعادت حاصل ہونے والی ہے، لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ زندگی میں جب بھی مدینۂ

مُنوَّرہ کی حاضری کی سعادت حاصل ہو ،ان مدنی پھولوں اور بہارِ شریعت کی روشنی میں بیان کئے گئے حاضریِ بارگاہ کے آداب کا خاص خیال رکھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو مُرشد کے ساتھ مدینے کی باادب حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت تادمِ تحریر 97 سے زیادہ شعبے قائم ہیں، اِنہی میں سے ایک شعبہ "مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ" بھی ہے جو کہ شب و روز پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُکھیاری اُمّت کی غمخواری کرنے میں مَصْرُوفِ عمل ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ غمخواریِ اُمّت کی خوشبوؤں سے لبریز اس مجلس کی طرف سے ہر ماہ تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار (1,25,000) بیماروں اور پریشان حال لوگوں میں کم و بیش 4 لاکھ سے زائد تعویذات و اَورادِ عطّاریّہ رِضائے الٰہی کے لئے بالکل مُفت تَقْسِیم کئے جاتے ہیں۔ یاد رہے! اِس مجلس کی برکتیں فقط کسی مَخْصُوص عَلاقے یا شہر تک ہی مَحْدُود نہیں بلکہ پاکستان کے سارے صُوبوں کے سینکڑوں شہروں میں سینکڑوں بستے لگائے جارہے ہیں نیز پاکستان کے علاوہ دِیگر مُمالک مَثَلاً ساؤتھ افریقہ، کینیڈا، ماریشس، امریکہ، اسپین، یونان، ہانگ کانگ، ساؤتھ کوریا، افریقہ کے شہر (ممباسا، تنزانیہ، یوگنڈا)، اِنگلینڈ (کے شہر بریڈ فورڈ، برمنگھم)، بنگلہ دیش اور ہند میں بھی تعویذاتِ عطّاریہ کے سینکڑوں بستوں کی ترکیب ہے۔ مجلسِ مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ سے وابستہ اسلامی بھائی دُکھی اِنسانیّت کی

خالِصَۃً غمخواری کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو عام کرنے میں مَصْرُوف ہیں۔ اے کاش! ہم سب کو مدنی کام کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں حصّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! گُناہوں سے بچنے، نیکیاں کرنے، اپنے دل میں مکّے مدینے کی تڑپ پیدا کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سَفَر کو اپنا مَعْمُول بنالیجئے نیز ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام روزانہ "صدائے مدینہ" لگانا بھی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں نمازِ فَجْر کے لئے مسلمانوں کو جگانا "صدائے مدینہ" کہلاتا ہے۔ نمازِ فَجْر کے لئے مُسلمانوں کو جگانا عظیم سعادت اور حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سُنّت ہے۔ مَنْقُول ہے کہ اَمِیْرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب نمازِ فَجْر کے لئے اپنے گھر سے تشریف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لئے جگاتے ہوئے آتے نیز اذانِ فَجْر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اُسے بھی جگادیتے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَمِیْرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدین

---

1 . . . طبقات کبری، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳

و مُتَعَلِّقِیْن و مُحِبِّیْن اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کو مدنی اِنعامات میں سے ایک مدنی اِنعام صدائے مدینہ لگانے کا بھی عطا فرمایا ہے، بِلاشُبہ روزانہ سینکڑوں اسلامی بھائی فَجر کے وَقْت مُسلمانوں کو نمازِ فَجر کے لئے جگاتے اور اَدائے فاروقی پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ آیئے اسی ضمن میں ایک مدنی بہار سُنتے ہیں۔

جُواری مزدور تائب ہو گیا

مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قَبْل میں مَرَضِ عِصْیاں (یعنی گُناہوں کی بیماری) میں اِنتہاء درجے تک مُبتلا ہو چُکا تھا۔ دن بھر مَزدوری کرنے کے بعد جو رَقَم حاصل ہوتی، رات کو اُسی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خُوب عَیّاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں تک بکتا اور والدین واَہْلِ مَحَلّہ کو خُوب تنگ کرتا، اِس کے عِلاوہ میں پرلے درجے کا جُواری و بے نمازی بھی تھا۔ اِسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی اَیّام ضائع ہوتے رہے آخرکار میری قسمت کا سِتارہ چمکا۔ ہُوا یوں کہ خُوش قسمتی سے میری مُلاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دِلائی۔ مجھ سے اِنکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ 3 دن کے مدنی قافلے کا مسافِر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشِقانِ رسول کی صحبت ملی اور بانیِ دعوتِ اسلامی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی برکت سے مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی و جُواری تائِب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے والا اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافِر بنانے والا بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری اِنفرادی کوشش سے اب تک 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافِر بن چکے ہیں۔ تادمِ

تحریر میں ایک مسجد میں مؤذّن ہوں اور خُوب مدنی کاموں کی دُھومیں مچا رہا ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَہ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پھول" سے پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❣ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مَت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قَبْل بِسْمِ اللّٰہ پڑھو اور فراغت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا کرو[2] ❣ نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

2 ... ترمذی، ۳/۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲

اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔[1] مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو)، گرم دُودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (تھوڑی) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔[2] البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ؟ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پیئں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ؟ پانی تین سانس میں پیئں ؟ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ؟ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نُقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے[3] ؟ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہیے ؟ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اُس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے ؟ گلاس میں بچے ہوئے مُسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ اِستِعمال ہونے کے باوُجود خوا مَخواہ پھینکنا نہ چاہئے ؟ منقُول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا

1...ابوداود، ۳/۴۷۴ حدیث: ۳۷۲۸

2...مرآۃ المناجیح، ۶/۷۷

3...اِتحافُ السّادَۃ للزّبیدی، ۵/۵۹۴

4...الفتاوی الفقھیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی، ۴/۱۱۷، کشف الخفاء، ۱/۳۸۴

ایک بہترین ذَرِیعَہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شَریف کی فضیلت

رسولِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کِیا کرو کیونکہ یہ حاضِری کا دن ہے کہ اِس میں فِرِشتے حاضِر ہوتے ہیں اور جو شَخْص بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کِیا جاتا ہے۔ راوِی فرماتے ہیں کہ میں نے عَرض کی: کیا وِصالِ ظاہری کے بعد بھی؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ہاں، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے جِسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی زِندہ ہیں، اُنہیں روزی دی جاتی ہے۔[1]

جِنّ و بَشَر سلام کو حاضِر ہیں اَلسَّلام
یہ بارگاہ مالکِ جِنّ و بَشَر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے دُرُود
بدلے ہیں پہرے بدلے میں بارش دُرَر کی ہے

1 . . . ابنِ ماجه، کتاب ماجاء في الجنائز، باب ذکر وفاته و دفنه، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۹۔۲۱۹)

مختصر وضاحت: یعنی جنّ ہوں یا انسان ہر کوئی حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ عالیہ میں باادب حاضر ہے کیونکہ یہ بارگاہ اس ذاتِ عالی مَرتَبت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہے جو تمام جنّوں اور انسانوں کے مالک ہیں اور روزانہ صبح ستّر(70) ہزار اور شام ستّر(70) ہزار فرشتے دربارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر دُرود پڑھتے ہیں اور ان کا دُرود پڑھنا گویا کہ سفید موتیوں کی بارش ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❣ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❣ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❣ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❣ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب،

---

1 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صَدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام ومُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کا حاضریٔ مدینہ کا ذوق وشوق

اعلیٰ حَضْرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دُوسرے سَفَرِ حج میں اَرْکانِ حَج ادا کرنے کے بعد سخت بیمار (Sick) ہوگئے مگر اس کے باوُجُود حاضریِ مدینہ کے ذَوق وشوق میں کوئی کمی نہ آئی۔ بُخار کی شدّت کی وجہ سے علمائے کرام آپ کو روکنے لگے تو اس موقع پر یہ ارشاد فرمایا: ”اگر سچ پُوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَاللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف (مزہ) (Enjoyment) نہیں۔“ جب آپ کی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے علمائے کرام کا اِصرار بڑھنے لگا تو آپ نے یہ حدیث پڑھی: ”مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ[1] یعنی جس نے حج کیا اور میری (قَبْر کی) زِیارَت نہ کی، اُس نے مجھ سے جَفا کی“ پھر فرمایا: میرے نزدیک حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ عُمْر میں کتنے ہی حج کرے زِیارَت ایک بار کافی ہے بلکہ ہر حج کے ساتھ زِیارَت ضرور (Compulsory) ہے، اب آپ دُعا فرمایئے کہ میں سَرکار (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔ رَوضۂ اَقدَس پر ایک نِگاہ پڑ جائے، اگرچِہ اُسی وَقت دَم نکل جائے۔[2]

عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے مجموعۂ کلام ”**وسائلِ بخشش**“ میں اپنے

---

1 ... کشف الخفاء، حرف المیم، ۲/۲۱۸، حدیث: ۲۴۵۸

2 ... عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص۱۴۶، ۱۴۵ بتصرف

عِشق بھرے جذبات کا اِظہار کرتے ہیں:

چلُوں دُنیا سے میں اِس شان سے اے کاش! یاالله شَہِ اَبرار کی چوکھٹ پہ سَر ہو میرا خَم مَولیٰ
سُنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو نکل جائے رسولِ پاک کے جلوؤں میں دَم مولیٰ

(وسائلِ بخشش ص98)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عاشقوں کے اِمام، اعلیٰ حضرت مَولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مدینے کی حاضِری کے لئے کِس قدَر بے قَرار رَہا کرتے، آپ چاہتے تو کچھ مُدَّت کے بعد اِس سَعادَت سے مُشَرَّف ہو جاتے مگر عشقِ رسول چُونکہ آپ کا سَرمایہ اور حاضِریِ مدینہ آپ کی منزلِ مقصود تھی، لہٰذا **سخت بیماری** بھی آپ کو **درِ رسول کی حاضِری** سے نہ روک سکی، الغَرَض آپ پر ایک ہی دُھن سُوار تھی کہ بس کسی طرح رَوْضۂ رسول کی ایک جَھلک (Glimpse) دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرلُوں، پھر بَھلے میری جان بھی چلی جائے تو مجھے کوئی پَروا نہ ہوگی، آپ کا یہ جُملہ بھی سُنہری حُروف سے لکھنے کے قابِل ہے کہ **"اگر سچ پوچھئے تو حاضِری کا اَصْلِ مقصود زِیارَتِ طَیْبَہ ہے، دونوں بار اِسی نِیّت سے گھر سے چلا، مَعَاذَاللّٰہ اگر یہ نہ ہو تو حج کا کچھ لُطف نہیں۔"**

ان کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیئے
اصلِ مُراد حاضری اُس پاک در کی ہے

وضاحت:۔ یعنی روضۂ رسولِ انام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ نے حج بھی ادا کرا دیئے کیونکہ اصل مقصد حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دربار کی حاضری ہے۔ اور

پھر اعلیٰ حضرت اپنے سفر حج کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب اس مبارک سفر کے بارے میں کسی نے بھی پوچھا کہ کہاں کی روانگی ہے تو چونکہ اصل مقصود حاضریِ مدینہ تھی لہٰذا ہر پوچھنے والے کو یہی بتایا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضے کی طرف روانگی ہے، جن کے دَم قدم سے کعبہ و منیٰ جیسی مقدس چیزیں ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضے کی حاضری بہت بڑی سَعادَت کی بات ہے، جس کی تمنا (Desire) ہر عاشقِ رسول کے دل میں مچلتی رہتی ہے اور وہ اسی اُمید پر اپنے شب و روز گُزارتا ہے کہ کبھی تو سبز گُنبد کا اُجالا ہم بھی دیکھیں گے اور جس عاشقِ رَسُول کا دربارِ نبی سے بُلاوا آجاتا ہے تو پھر وہ اپنے اس مُبارَک سَفر کی تیاریاں شروع کر دیتا ہے اور وہ گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہوتا ہے کہ

شُکرِ خُدا کہ آج گھڑی اُس سَفر کی ہے
جِس پَر نِثار جان فَلاح و ظَفَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۰۱)

مختصر وضاحت: یعنی یا اللہ! تیرا شکر ہے کہ تُو نے مجھے دیارِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وہ مبارک سفر کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی کہ جس پر صرف کامیابی ہی نہیں بلکہ کامیابیوں اور کامرانیوں کی جان بھی قربان ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عظمتِ مدینہ کے بارے میں احادیث مبارکہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ وہ مبارک شہر ہے، جسے ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَرَفِ قیام بخشا، سرزمینِ مدینہ کو اپنے قدموں کے بوسے لینے کی سعادت عطا فرمائی، ان سعادتوں سے فیضیاب ہو کر شہرِ مدینہ نے عظمت و رِفعت پائی، اسے رحمت و برکت مُیسّر آئی، جس کی بدولت یہ مُبارک شہر مُنور و مُعطّر ہوا اور مدینے میں رہنا **عافیت کی علامت** اور مدینے میں مرنا **شَفاعت کی ضمانت** قرار پایا۔ آیئے! حاضریِ مدینہ کا شوق اور تڑپ بڑھانے اور دل میں مَحَبَّتِ مدینہ میں اِضافے کی نیّت سے عظمتِ مدینہ سے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفےٰ سنتے ہیں:

1. ارشاد فرمایا: مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فِرِشتے ہیں، اس میں طاعُون اور دَجَّال داخل نہ ہوں گے۔ (1)
2. ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم! جس کے دَستِ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ مگر اُس پر دو فِرشتے ہیں جو اِس کی حفاظت کر رہے ہیں۔"(2) امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مدینۂ مُنَوَّرَہ کی فَضیلت کا بیان ہے اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں اس کی حفاظت کی جاتی تھی، کثرت سے فِرِشتے حفاظت کرتے اور اُنہوں نے تمام گھاٹیوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِزّت اَفزائی کے لئے گھیر اہوا ہے۔ (3)

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی

---

1 ... بُخاری، کتاب فضائل مدینہ، ۱/ ۶۱۹ حدیث ۱۸۸۰

2 ... مسلم، کتاب الحج، ص ۵۴۷، حدیث ۱۳۷۴

3 ... شرح صحیح مسلم للنووی ج ۵ جزء ۹ ص ۱۴۸

شَب و روز خاکِ مَزارِ مَدینہ
مِری خاک یارَبّ نہ برباد جائے
پسِ مرگ کردے غُبارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنّت کُھلا ہے
نظر میں ہے نقش و نِگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت ص۱۴۸)

3. والیٔ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے میں مر سکے وہ وَہیں مرے کیونکہ میں مدینے میں مرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔[1]

طَیْبَہ میں مَر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند سِیدھی سَڑک یہ شَہرِ شَفاعَت نگر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۲۲)

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی خُصُوصِیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے فضائل بے شمار ہیں ایسے ہی اس مبارک شہر کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار خصوصیات سے نوازا ہے، مثلاً؟ رُوئے زمین میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے علاوہ کسی شہر کے اتنے کثیر نام نہیں، بعض عُلما نے 100 تک نام تحریر فرمائے ہیں۔؟ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی مَحَبَّت اور ہِجر و فُرقت میں دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں میں لاتعداد (Uncountable) قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے۔؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

---

1 . . . ترمذی ج۵، ص۴۸۳ حدیث ۳۹۴۳

اِس کا نام **طَابَہ** (یعنی پاک وصاف اور خوشبو دار جگہ) رکھا۔ ؟ سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب سفر سے واپَس تشریف لاتے تو مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے قریب پہنچ کر زیادتیِ شوق سے اپنی سُواری تیز کر دیتے۔ ؟ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ؟ حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب غزوۂ تَبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو تبوک میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ملے، انہوں نے گرد اُڑائی، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی، آپ نے ان کی ناک سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے! مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (جامع الاصول، ۹/۲۹۷ حدیث: ۶۹۶۲)

اے خاکِ مدینہ ! ترا کہنا کیا تجھے قربِ شاہِ مدینہ ملا ہے
شرفِ مصطفٰے کے قدم چُومنے کا تجھے بارہا خاکِ طیبہ ملا ہے
معطّر ہے کتنی تُو خاکِ مدینہ کہ خوشبوؤں سے ذرّہ ذرّہ بسا ہے
لگاؤ تم آنکھوں میں خاکِ مدینہ کوئی اس سے بہتر بھی سُرمہ بھلا ہے!
مریضو! اُٹھا کر کے خاکِ مدینہ کو لے جاؤ! اس میں یقیناً شفا ہے
مدینے کی مٹی ذرا سی اُٹھا کر پیو گھول کر ہر مرض سے شفا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۶۵)

؟ جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔ (جذب القلوب ص ۲۱۱)

لاکھوں قدسی ہیں کامِ خدمت پر

لاکھوں گِردِ مزار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۰)

یہاں مرنے والے کی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت فرمائیں گے۔ حجرۂ مُبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (جنّت کی کیاری) ہے۔ مسجدِ نبوی شَریف میں ایک نماز پڑھنا 50 ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ، ج۲ ص۱۷۶ حدیث: ۱۴۱۳) مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صُبح وشام 70، 70 ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگیِ زُلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رُخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے
معصوموں کو ہے عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صَلا عمر بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۲۰)

وضاحت:۔ یعنی صبح وشام روزانہ ستّر (70) ہزار فرشتے روضۂ انور پر حاضر ہوکر حسین و جمیل آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ وَ الضُّحٰی اور زلفِ وَ اللَّیْل کی دن رات تعریف وتوصیف بیان کرتے ہیں اور جو فرشتہ روضۂ انور پر ایک بار حاضر ہو جائے پھر قیامت تک اسے دوبارہ حاضری نصیب نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ سے ایک ہی بار حاضری کی اجازت ہے۔ مگر قربان جائیں امّتِ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نصیب پر کہ ایک گناہ گار شخص کئی کئی بار روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حاضری سے مشرف ہوتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

؟ یہاں کی زمین کا وہ مبارک حصّہ جس پر رسولِ انور، مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جسمِ مُنوّر تشریف فرما ہے، وہ ہر مقام حتّٰی کہ خانۂ کعبہ، بیتُ المعمور، عرش و کرسی اور جنّت سے بھی افضل ہے۔

عرشِ عُلٰی سے اعلٰی میٹھے نبی کا روضہ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
کیسا ہے پیارا پیارا یہ سبز سبز گنبد کتنا ہے میٹھا میٹھا میٹھے نبی کا روضہ
مکّے سے اِس لئے بھی افضل ہوا مدینہ حصّے میں اس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا منکر نہیں ہوں لیکن کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ
ہوگی شفاعت اس کی جس نے مدینے آکر خواہ اک نظر بھی دیکھا میٹھے نبی کا روضہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

؟ دجّال مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ ؟ اہلِ مَدِینَہ سے بُرائی کا ارادہ کرنے والا عذاب میں گرفتار ہوگا۔ ؟ یہاں کا قبرستان (Graveyard) جنّتُ البقیع دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ہے، یہاں تقریباً 10 ہزار صحابۂ کرام و اَجِلَّہ اہلِ بیتِ اَطہار اور بے شُمار تابعینِ کرام واولیائے عِظام اور دیگر خوش نصیب مسلمان مدفُون ہیں۔ (1)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بقیعِ پاک میں جگہ ملنے کی تمنّا لیے بارگاہِ ربِّ مصطفٰے میں

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص ۲۶۲، ۲۶۱

سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا واسطہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

مجھ کو بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو
غوثُ الوریٰ کا واسطہ یا ربِّ مُصطفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرمّم ص133)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

محبوب کی بارگاہ میں حاضری کے نرالے انداز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بزرگوں کا بارگاہِ رسالت میں حاضری کا یہ انداز بھی تھا کہ کوئی کتنا ہی امیر و کبیر ہونے کے باوجود خُود کو دَرِ مُصطَفٰے کا فقیر سمجھنے میں خُوشی محسُوس کرتا اور ملنے والی تمام نعمتوں کو اِسی دَر کا صَدَقہ تصوُّر کرتا جیسا کہ کسی نے سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حاضِرِی مدینہ کے دَوران مسجِدِ نبَوِی شَرِیف میں فقیرانہ لباس پہنے، کندھے پر مشکیزہ اُٹھائے زائرینِ حرم کو پانی پِلاتے دیکھ کر کہا: آپ غزنی کے شَہَنْشاہ نہیں؟ یہ کیا حال بنا رکھا ہے! جواب دیا: میں شَہَنْشاہ ہوں مگر غزنی میں، اِس دربار میں تو شَہَنْشاہ بھی فقیر و گدا ہوتے ہیں۔ پوچھنے والے کو یہ دیوانگی بھرا جواب بَہُت ہی پیارا لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے دیکھا کہ مِصر کا شَہَنْشاہ شاہی کَرّوفَر اور رُعب داب کے ساتھ چلا آرہا ہے، اُس شخص نے بڑھ کر کہا: آپ نے اتنی بڑی جَسارَت کی! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضِری اور یہ شاہی دبدبہ! جو جواب (Answer) مِصری شَہَنْشاہ نے دیا وہ بھی سنہری حُروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ شاہِ مِصر بولا: اے سُوال کرنے والے! یہ بتاؤ یہ بادشاہی کس ہَستی نے عطا کی؟ یقیناً مدینے والے آقا نے ہی عنایت فرمائی ہے۔ لہٰذا شاہی تاج و لباس کے ساتھ حاضِر ہوا ہوں تاکہ دینے والا اپنی مبارَک آنکھوں سے دیکھ لے۔[1]

---

1 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زِیارَتیں، ص۵۱

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

وضاحت:۔یعنی میں اس عالیشان گلی کا بھکاری ہوں جس گلی میں بڑے بڑے بادشاہ اپنا خالی کاسا پھیلائے مانگتے پھرتے ہیں اور وہ گلی سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گلی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زِیارتِ رَوضۂ اَقدس کے دس(10) فوائد

مُبَلِّغِ اِسْلَام شَیْخ شُعَیْب حَرِیْفِیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ اَقدس کی زِیارت کرنے والے کے لئے دس(10) کرامات یعنی عزّتیں ہیں: (1) وہ بُلند مَرتبہ ہو گا۔ (2) حُصولِ مقصد میں کامیاب ہو گا۔ (3) اُس کی حاجت پُوری ہو گی۔ (4) اُسے عَطِیَّات خَرچ کرنے کی تَوفیق مِلے گی۔ (5) وہ ہلاکت و بَربادی سے اَمن میں رہے گا۔ (6) عُیوب و نَقائص سے پاک ہو گا۔ (7) اُس کی مُشکِلات آسان (Easy) ہوں گی۔ (8) حادِثات سے اُس کی حِفاظت ہو گی۔ (9) اُسے آخِرت میں اچّھا بدلہ مِلے گا اور (10) مَشرِق و مَغرِب کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مِلے گی۔[1]

رہیں ان کے جلوے بسیں ان کے جلوے مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

(ذوقِ نعت، ص۱۴۸)

---

1 . . . الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون: فی زیارۃ النبی، ص۳۰۷-۳۰۸ ملخصاً

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر فریاد کرتے اور منہ مانگی مُرادیں پاتے، چنانچہ اِمامُ العارِفین حضرت سَیِّد اَحمد کبیر رِفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر یادِ طیبہ اور عشقِ رسول کا غلَبہ رہا کرتا تھا بلکہ آپ تسکینِ عشق کی خاطِر جسمانی طور پر نہ سہی پر رُوحانی طور پر پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درِ اَقدس کی چوکھٹ کو چُوم آیا کرتے تھے، مگر اِس کے باوُجود آپ جِسْم ورُوح کے ساتھ دیارِ مَحبُوب سے بُلاوے کے مُنْتَظِر رہا کرتے تھے۔ پھر جب اُن کی قسمت چمکی، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور بارگاہِ رسالت سے اُنہیں بُلاوا آیا تو جِسْم ورُوح کے ساتھ جانبِ مدینہ روانہ ہوئے اور آستانۂ عالِیَہ میں پہنچ کر عقیدت سے بھرپُور اَشعار بارگاہِ اَقدس میں پیش کئے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے: ”دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو خِدمتِ اَقدس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارکہ کو چُوما کرتی تھی اور اب بدَن کے ساتھ حاضِر ہو کر ملنے کی باری آئی ہے تو اپنا دَستِ مُبارک دراز فرمایئے تاکہ میرے ہونٹ دَست بوسی کا شَرَف حاصِل کر سکیں۔“ کَرَم بالائے کَرَم ہُوا کہ بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں عاشقِ زار کے اَشعار دَرَجۂ قبولیّت حاصِل کر گئے، رَحمتِ مُصْطَفٰے کو جوش آیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قبرِ اَنور سے اپنا دَستِ اَطہر باہر نِکال کر اپنے سچّے عاشق کی دَست بوسی کی دِیرُ ینہ (پُرانی) خواہش کو ہاتھوں ہاتھ پُورا فرما دِیا۔[1]

یارَبّ! تیرے مَحبوب کا جلوہ نظر آئے اُس نُورِ مجسَّم کا سَراپا نظر آئے
اے کاش! کبھی ایسا بھی ہو خواب میں میرے ہُوں جس کی غُلامی میں وہ آقا نظر آئے
تابِندہ مُقدّر کا سِتارہ نظر آئے جب آنکھ کُھلے گُنبدِ خَضرا نظر آئے

1 ... الحاوی للفتاوی، کتاب البعث، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک، ۲/۳۱۴ ملخصاً

جس در کا بنایا ہے گدا مجھ کو الٰہی اُس دَر پہ کبھی کاش! یہ منگتا نظر آئے

اٰمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین جب زیارتِ مدینہ کی سعادت پاتے اور کسی آزمائش (Trial) میں مبتلا ہو جاتے تو زبان سے شکایت کرنے یا کسی اور کے در پر جانے کے بجائے بارگاہِ رسالت میں اپنی فریاد پیش کرتے چنانچہ

(1) حضرت سیدنا ابنُ الْجَلَاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں حاضر ہوا تو مجھ پر ایک دو فاقے گزرے۔ میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اَنَا ضَیْفُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی "یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آپ کا مہمان ہوں۔" پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا، والیِ دو جہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں تشریف لا کر مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی، میں خواب میں ہی کھانے لگا، ابھی آدھی ہی کھائی تھی کہ آنکھ کُھل گئی اور باقی آدھی ابھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔[1]

ہم بھکاری وہ کریم ان کا خدا ان سے فَرُوں اور نہ کہنا نہیں عادت رسولُ اللہ کی

مختصر وضاحت: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم اپنے آقا کے در کے بھکاری ہیں اور ہمیں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب کچھ عطا فرماتے ہیں کیونکہ وہ کریم ہیں اور ان کا خدا ان کو عطا فرماتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بڑا کریم ہے بلکہ خود ان کو کریم بنانے والا ہے اور ہمارے نبی کی شان یہ ہے کہ منگتے کو منع کرنا ان کی عادت ہی نہیں۔

---

1 ... مصباح الظلام، باب ما جاء فیمن استغاث بہ ... الخ، ص ۶۱

(2) حضرت سیّدنا شیخ ابو العبّاس احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مَدِیْنَۃُ مُنَوَّرَہ میں سخت بھوک وپیاس کے عالم میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر انوار پر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بھوکا (Hungry) ہوں۔ یکایک میری آنکھ لگ گئی، اسی دوران کسی نے مجھے جگا دیا اور ساتھ چلنے کی دعوت دی چنانچہ میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی، اور گندم کی روٹی پیش کر کے کہا: ”پیٹ بھر کر کھالیجئے کیونکہ مجھے میرے جَدِّامجد، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔“ آئندہ بھی جب کبھی بھوک محسوس ہو تو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔ (1)

عاشقِ ماہِ رِسالت، سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، **عطائے دربارِ مُصطفٰی کی انوکھی اداؤں** کو بہت ہی پیارے انداز میں اپنے ایک کلام میں لکھتے ہیں:

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں — کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی — دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۲۸، ۲۲۶)

مختصر وضاحت: یعنی ہونٹ دعا کیلئے کھلے ہوئے ہیں، آنکھیں شرم سے بند ہیں، آنکھ ملانے کے قابل نہیں اور جھولیاں پھیلی ہوئی ہیں، اے میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے دَر کی بھیک کتنی پُر لطف ہے کہ منگتے نے جیسے ہی اپنا ہاتھ آپ کے سامنے پھیلایا آپ نے عطاؤں کی بارش کر دی، گویا مانگنے میں اور مانگ پوری ہونے میں صرف ہاتھ اُٹھانے ہی کی دیر ہے۔

---

1 ... حجۃ اللّٰہ علی العالمین، الفصل الثالث فی ذکر من استغاث۔۔۔الخ، ص ۵۷۳

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حاضریِ مدینہ کے دوران صبر کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین راہِ مدینہ میں آنے والی تکلیف کو اپنے لئے باعِثِ سَعادَت تصوُّر کیا کرتے چنانچہ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے سفرِ مدینہ کا ایک اِیمان اَفروز واقِعہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں پھِسَل کر گر گیا، داہنے ہاتھ کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی، دَرْد زِیادَہ ہوا تو میں نے اُسے بوسہ دے کر کہا: اے مدینے کے درد! تیری جگہ میرے دل میں ہے تُو تو مجھے یار کے دروازے سے مِلا ہے۔

تِرا دَرْد میرا دَرماں تِرا غم مِری خوشی ہے مجھے دَرْد دینے والے تری بندہ پَروَری ہے

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ) دَرْد تو اُسی وَقْت سے غائب ہو گیا مگر ہاتھ کام نہیں کرتا تھا، سترہ (17) دن کے بعد اَسپتال میں ایکسرے لیا تو ہڈّی کے دو ٹکڑے آئے، جن میں قدرے فاصِلہ تھا، مگر ہم نے عِلاج نہیں کرایا، پھر آہِستہ آہِستہ ہاتھ کام بھی کرنے لگا، مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے اُس اَسپتال کے ڈاکٹر محمد اسمٰعیل نے کہا کہ یہ خاص کَرِشْمَہ ہوا ہے کہ یہ ہاتھ طِبّی لحاظ سے حَرَکت بھی نہیں کر سکتا، وہ ایکسرے (X-Ray) میرے پاس ہے، ہڈی اب تک ٹُوٹی ہوئی ہے، اِس ٹُوٹے ہاتھ سے تفسیر لکھ رہا ہوں، میں نے اپنے اِس ٹُوٹے ہوئے ہاتھ کا عِلاج صِرْف یہ کیا کہ آستانۂ عالِیَہ (روضۂ اقدس) پر کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حُضور! میرا ہاتھ ٹُوٹ گیا ہے، اے عبدُ اللہ بن عَتِیک (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کی ٹُوٹی پنڈلی جوڑنے والے! اے مُعاذ بن عَفْرَاء (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا ٹُوٹا بازو جوڑ دینے والے! میرا ٹُوٹا ہاتھ جوڑ دو۔[1]

1... تفسیرِ نعیمی، ۹/۳۸۸

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے صاف ظاہر ہے کہ مُفتی صاحِب کی کَلائی کی ہڈّی ٹُوٹ گئی مگر آپ کے صَبر واِستِقامت اور سَعادت مَندی کا یہ حال تھا کہ آہ وبُکا اور چیخ وپُکار کرنے کے بجائے اِس دَرْد کو اپنے لئے اِنعام سمجھ کر قَبول کرلیا کہ یہ تو میرے لئے دِیارِ نبی کی ایک عُمدہ سوغات ہے۔

مُفتی صاحِب کا درِ مُصطفےٰ سے مانگنے کا نِرالا انداز اور یقینِ کامل دیکھئے کہ آپ کو پتہ تھا کہ میں نے اُس ہستی کے سامنے دستِ سُوال دراز کیا ہے جہاں اِنکار نہیں ہے، جہاں مریضوں کو بھی شفائیں ملتی ہیں، جہاں دُکھ درد کے ماروں کو خوشیاں ملتی ہیں، جہاں صرف ایک بار مانگنے کے بعد دروازہ بند نہیں کیا جاتا بلکہ خالی جھولیوں کو مُرادوں سے بھرنے کے بعد بھی گویا کہ پھر اُمیدیں وہیں حاضری دیتی ہیں، **اے کاش!** ہمیں بھی درِ مُصطفےٰ سے مانگنے کا سلیقہ آجائے۔

بَہر حال یہ اُنہی مُبارَک ہستیوں کا خاصّہ تھا کہ اُنہیں راہِ مدینہ کا کانٹا (Thom) بھی پُھول محسوس ہوتا تھا، اے کاش! ہمیں بھی اِن بُزُرگوں کا صَدَقہ نصیب ہوجائے اور اے کاش! ہم بھی جب عازِمِ مدینہ ہوں تو سفرِ مدینہ کی خُوب خُوب بَرَکتیں پائیں اور اِس دَوران مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ اور مکینِ گُنبدِ خضراء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت میں اِس قدر فَنا ہوجائیں کہ اگر اِس راہ میں مشکلات اور پریشانیاں آئیں تو وہ ہمارے لئے نہ صِرْف رَاحت واِطمِینان کا ذَریعہ ہوں بلکہ غمِ دنیا وغمِ مال سے نَجات اور ہمارے گُناہوں کی بخشش کا سبب بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ مدینہ کو تکلیف دینے والے کے لئے وعید

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دِین جب حاضریِ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کا شرف پاتے تو ان

کا ایک انداز یہ بھی ہوتا کہ وہ مدینے کی ہر شے حتّٰی کہ جانوروں سے بھی کس قدر مَحَبَّت فرماتے، اُنہیں ہر گز یہ منظور نہ تھا کہ کوئی دِیارِ مَحبوب کے کُتّوں کے ساتھ بھی نامُناسب سُلوک (Behaviour) کرے اور اُنہیں اَذِیّت پَہُنچائے چنانچہ پنجاب (پاکستان) کے مشہور عاشقِ رسول بُزُرگ اَمیرِ مِلّت حضرت مَولانا پیر سیّد جماعت علی شاہ مُحَدِّث علی پُوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مَرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا گئے تو اُن کے کسی مُرید نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے ایک کُتّے کو اِتّفاقاً ڈھیلا (ڈھے۔لا) مار دیا، جس کی چوٹ سے کُتّا چیخا، جیسے ہی آپ کو یہ معلوم ہوا کہ میرے کسی مُرید نے اِس مُقدّس شہر کے ایک کُتّے کو ڈھیلا (ڈھے۔لا) مارا ہے تو آپ کا چین و قَرار جاتا رہا، بے قَراری کے عالَم میں آپ نے فوراً حُکم جاری فرمایا کہ کسی بھی صُورت میں اُس کُتّے کو ڈُھونڈ کر میرے پاس لاؤ چنانچہ جب اُس کُتّے کو لایا گیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مشہورِ زمانہ عاشقِ رسول، لاکھوں مریدین کے پیشوا اور ایک ولیِ کامِل گریہ و زاری کرتے ہوئے اُس کتّے سے مُخاطِب ہو کر یوں کہہ رہے ہیں: اے دِیارِ حبیب کے رہنے والے! لِلّٰہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واسطے) میرے مُرید کی اِس لَغزِش (غَلَطی) (Mistake) کو مُعاف کر دے۔ پھر بُھنا ہوا گوشت اور دُودھ منگوایا اور اُسے کِھلایا پِلایا، پھر اُس سے کہا: جماعت علی شاہ تجھ سے مُعافی چاہتا ہے، خُدارا! اِسے مُعاف کر دینا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں خوب خرچ کیجئے

ہمارے بُزُرگانِ دِین کا مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری کے وقت ایک انداز یہ بھی تھا کہ اہلِ مدینہ کے

1 . . . سنّی علماء کی حکایات، ص ۲۱۱ ملخصاً

ساتھ نہایت شفقت و محبت سے پیش آتے اوران پر خوب خرچ فرماتے چنانچہ جب مدینۂ طیبہ قریب آتا تو امیر ملت پیر جماعت شاہ نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا چہرہ ہشاش بشاش نظر آنے لگتا اور یہ ارشاد فرماتے: ”**اب وقت آگیا ہے، خوب تقسیم کرو! بہت اجر ملے گا۔ یہ لوگ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمسائے ہیں، یہ بہت مستحق ہیں، ہم ان کی خدمت کرنے کے لیے تو یہاں آتے ہیں، ہر روز یہ موقع کہاں نصیب ہوتا ہے۔**“ خود بھی اتنا دیتے کہ لوگ لیتے لیتے تھک جاتے، حضرت امیر ملت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اِتّباع میں ہمراہی (آپ کے ساتھ والے) بھی کھُلے دل سے خرچ کرتے تو آپ بہت خوش ہوتے۔ جو کوئی جتنا زیادہ خرچ کرتا اسے اتنا ہی زیادہ شاباشی دیتے اور فرماتے: ڈرو مت، کھلے دل سے خرچ کرو، مجھے یہاں سے قرض مل جاتا ہے میں یہاں سے لے کر دوں گا۔[1]

اے زائرِ مدینہ! آپ بھی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کے حاجت مندوں کی دادرسی اور مسلمانوں کی دلجوئی کے لیے خرچ کرنے کی نیت کر لیجئے۔ مسلمانوں کی حاجتیں پوری کرنا دنیا و آخرت میں آسانی کا سبب ہے جیسا کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے:

نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو تنگدست پر آسانی کرے گا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔[2] ظاہر ہے کہ جو شخص تنگدستی کا شکار اور رنج و غم میں گرفتار ہو اور اس مشکل وقت میں ہم نے اس کی مدد کر دی تو وہ ضرور ہمارے لیے دعا کرے گا اور دُکھیاروں کی دُعا قبول (Accept) ہوتی ہے جیسا کہ والدِ اعلیٰ حضرت رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی کتابِ بے مثال جس کو مکتبۃ المدینہ نے **فضائلِ دُعا** کے نام سے شائع کیا

---

1 . . . سیرت امیر ملت، ص ۱۲۳ ملتقطاً

2 . . . مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، ص ۱۱۱۰، حدیث: ۲۶۹۹ ملتقطا

ہے، اس کتاب کے صفحہ 111 پر ہے، جن لوگوں کی دعائیں قَبول ہوتی ہیں، اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے: اوّل: مُضطَر (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار و ناشاد کی دعا کی قَبولیّت کی طرف تو خود قرآنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ۲۰، النمل ۶۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سُنتا ہے جب اُسے پُکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔

لہٰذا حاضریٔ مدینہ یا جب کبھی موقع ملے، تنگدست و مجبور کی مدد کیجیے اور دعائیں لیجئے، دنیا میں بھی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ مظلوم کی دادرسی مغفرت کی خوشخبری کا سبب بنے گی جیسا کہ ایک شخص (زمانۂ گزشتہ میں) لوگوں کو اُدھار دیا کرتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا: ”جب کسی تنگدست مقروض کے پاس جانا اُس کو معاف کر دینا اس اُمّید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے۔“ جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مُعاف فرما دیا۔[1]

12 مَدَنی کاموں میں حِصّہ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشکلات و مصائب میں لوگوں کی مدد (Help) کرنے، تنگدست و محتاج افراد کا ساتھ دینے کا جذبہ پانے، اچھی اچھی عادتیں اپنانے اور بُری عادتوں سے نجات پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت عام کیجئے اور 12 مَدَنی کاموں میں عملی طور پر

---

1 . . . بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار، ۲/ ۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۰، بہارِ شریعت، ۲/ ۷۶۲

حصہ لیجئے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام بعدِ فجر مَدَنی حَلْقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع تَرْجَمَۂ کنز الایمان و تفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ بعدِ فجر مدنی حلقے کی برکت سے مسجد آباد رہتی ہے، تلاوتِ قرآن سُننے کا موقع ملتا ہے، مختلف موضوعات پر علمِ دِین کے رنگ برنگے مدنی پھول چُننے کو ملتے ہیں، قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے چنانچہ

نبیِّ مکرّم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم بُخاری شریف میں ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ** یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سِکھایا۔ (1)

مَدَنی چینل سے مُتأثّر ہو کر 12 افراد کا قبولِ اسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" اسی طرح دیگر مدنی کاموں کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں میں نیکی کی دعوت پھیلانے میں مصروفِ عمل ہے بلکہ مدنی کاموں اور مدنی چینل کی برکت سے اب تک کئی غیر مسلم، مسلمان ہو گئے ہیں، چُنانچِہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک مرتبہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں بروز جُمُعۃ المبارک (۲ جُمادَی الاُخریٰ ۱۴۳۲ھ بمطابق 6 مئی 2011ء) کم و بیش 4 بجے دن سبز عمامے والے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا: میں بمبئی (ہند) کا رہنے والا ہوں، مجھ سمیت ہمارے گھر کے تمام یعنی 12 افراد نے) اسلام قَبول کیا ہے۔ قبولِ اسلام کی وُجُوہات بتاتے ہوئے انہوں نے کچھ یوں کہا: ہمارے گھر والے کچھ عرصے سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل دیکھنے

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم ... الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

لگے تھے۔اس کے سلسلوں میں مسلمانوں کا اسلامی حُلیہ،اُن کے مسکراتے چہرے اور بیان کی سادَگی ہمیں بہُت اچّھی لگتی تھی۔حالانکہ اس سے پہلے ہم لوگ بے عمل مسلمانوں کی حرکتیں دیکھ کر انتہائی بد ظن تھے مگر اب "مَدَنی چینل" پر اسلام کی حقیقی تصویر دیکھ کر ہم اسلام سے مُتَاثِّر ہونے لگے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کا بار بار نگاہیں جُھکانے کی ترغیب دینا ہمیں بہُت بھاتا اور آنکھوں کے قفلِ مدینہ کے فوائد کا تذکرہ سُن کر ہم بہُت خوش ہوتے،میری والِدَہ(Mother)سب سے کہتیں:اِس گئے گزرے زمانے میں بھی یہ لوگ نگاہیں نیچی رکھنے کا درس دیتے ہیں،واقعی نِگاہیں جھکا کر ہی رکھنی چاہئیں۔مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھتے دیکھتے ہمارے دل میں اسلام کی مَحَبَّت اتنی بڑھ گئی کہ گھر میں اسلام قَبول کرنے کی باتیں ہونے لگیں مگر ہم خوفزدہ تھے کہ لوگ کیا کہیں گے؟اس سُوال کا جواب بھی ہمیں مَدَنی چینل سے ہی ملا،ہُوا یوں کہ نگرانِ شوریٰ و مبلِّغِ دعوتِ اسلامی حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے جب "لوگ کیا کہیں گے؟" کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان فرمایا تو سب گھر والوں کا ذِہن بن گیا کہ اب ہمیں لوگوں کی پروا نہیں کرنی چاہئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم کلمہ پڑھ کر اسلام کے دامن میں آگئے۔اُنہوں نے گُنبدِ خضرا کے سائے میں اپنے عزم کا اظہار کیا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب میں دیگر غیر مسلموں کو بھی دامنِ اسلام سے وابَستہ کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔[1]

مدنی چینل سے جسے بھی والہانہ پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دوجہاں میں اس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . نیکی کی دعوت،ص۳۱۸

مدینے میں سُواری سے پرہیز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی حاضری کے وقت ہمارے بُزُرگانِ دِین کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ اس دوران اس مبارک شہر کا خوب ادب فرماتے چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں حضرتِ سیِّدنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دروازے پر خُراسان یا مصر کے گھوڑے بندھے دیکھے جو آپکو بطورِ ہدیہ (Gift) پیش کئے گئے تھے، اِس قَدَر اعلیٰ گھوڑے میں نے کبھی نہ دیکھے تھے۔ میں نے عرض کی: یہ گھوڑے کتنے عمدہ ہیں۔ فرمایا: میں یہ سب آپ کو تحفے میں دیتا ہوں، میں نے عرض کی: ایک گھوڑا اپنے لئے تو رکھ لیجئے فرمایا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا آتی ہے کہ اُس مبارک زمین کو اپنے گھوڑے کے قدموں تلے رَوندُوں جس میں بی بی آمنہ کے دلبر، مدینے کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ موجود ہیں یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا روضۂ انور ہے۔ (1)

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رَوْضَۂ رسول کے رُوبرُو سَلام پیش کرنا بَہُت بڑی سعادت ہے۔ اے کاش! ہماری زِندگی میں بھی وہ مُبارَک لَمحات آئیں مگر یہ بھی یاد رکھئے کہ جسے اِس دَر کی حاضِری نصیب ہو، اُس کے لئے ضروری ہے کہ اِس بارگاہِ عالی

1 . . . احیاء العلوم ج ۱ ص ۴۸، الروض الفائق ص ۲۱۷

کے آداب کا خاص خیال رکھے، کیونکہ ذَرا سی بے اِحتیاطی سَخت مَحرومی کا سبب بَن سکتی ہے۔ آیئے! **صدرُالشّریعہ** مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف سے عطا ہونے والے حاضریِ دربارِ مُصطفٰے کے چند آداب سُنتے ہیں:

❣ حاضِری میں خالص زِیارتِ اَقدَس کی نِیَّت (Intention) کیجئے۔ ❣ حج اگر فرض ہے تو حج کر کے مَدِیْنَۂ طَیِّبَہ حاضِر ہو۔ ❣ راستے بھر دُرود و ذِکر شریف میں مشغول رہئے۔ ❣ جب حَرَمِ مدینہ آئے بہتر یہ کہ روتے، سَر جُھکائے، آنکھیں نیچی کیے، دُرود شریف کی کثرت کرتے اور ہوسکے تو ننگے پاؤں چلئے۔ ❣ مسجدِ نبوی پر حاضر ہو کر پہلے صلوٰۃ و سلام عرض کیجئے، پھر تھوڑا ٹھہرو جیسے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے حاضری کی اِجازت مانگتے ہوں۔ ❣ نہایت خُشُوع و خُضُوع سے روضۂ اَقدَس پر حاضری دیجئے، رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنالیجئے۔ ❣ قبلہ کو پیٹھ کئے کم اَز کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ انور کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہوں ❣ اس دوران دل سرکار (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ہی کی طرف متوجہ رکھنے کی کوشش کیجئے۔ ❣ جب تک مدینہ طَیِّبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بھی بیکار نہ جانے دیجئے، ضَرورِیات کے سِوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہئے، نماز و تلاوت و دُرود میں وقت گزاریئے، دُنیا کی بات کسی بھی مسجد میں نہ چاہیے نہ کہ صرف یہاں۔ ❣ مدینہ طَیِّبہ میں روزہ نصیب ہو، خُصُوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔ ❣ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار (50,000) لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش (Effort) کیجئے، کھانے پینے کی کمی ضرور کیجئے اور جہاں تک ہو سکے صدقہ کیجئے۔ ❣ شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گُنبدِ مُبارک پر نظر پڑے، فوراً دَست بَستہ (ہاتھ باندھ کر) اُدھر مُنہ کر کے صلوٰۃ و

سلام عرض کیجئے، اِس کے بغیر ہر گز نہ گُزریے کہ خلافِ ادب ہے۔ ؟ قبرِ کریم کو ہر گز پیٹھ نہ کی جائے اور حتّی الاِمکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے۔ (1)

زائرو پاسِ ادب رکھو ہوس جانے دو آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ان کو ترس جانے دو

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۸)

مختصر وضاحت: اے زائرینِ مدینہ! اگرچہ مدینے کی محبت اور اب تک محبوب سے جدا رہنے کی تڑپ اس بات پر تمہیں اُبھار رہی ہے کہ بس اب روضے کی جالیوں سے چمٹ جائیں اور در و دیوار کو سینے سے لگا کر روئیں، مگر دیوانگی کا یہ انداز ادَب کے اعتبار سے بالکل مناسب نہیں کیونکہ یہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دربار ہے۔ خبر دار! ادب ملحوظ رکھا جائے۔

کتاب ”عاشقانِ رَسُول کی 130 حکایات“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کے سفر مدینہ و حاضریِ مدینہ سے مُتَعَلِّق مزید دلچسپ حِکایات اور مکّہ و مدینہ کے بارے میں حیرت انگیز واقعات کی معلومات حاصل کرنے اور اپنے دل میں حاضریِ مدینہ کی سچّی تڑپ پیدا کرنے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُرتّب کردہ کتاب بنام **”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکّے مدینے کی زیارتیں“** کا مُطالعہ نہایت مُفِید ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ آپ پڑھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکیں گے۔ امیرِ اہلسنّت نے اس کتاب میں زائرینِ مدینہ کی 51، مشہور عاشقِ رسول بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک کی 12، حاجیوں کی 42، صالحات

---

1 . . . بہارِ شریعت، ج۱، حصہ ۶، / ۱۲۲۲ تا ۱۲۲۸ ملتقطاً

کی 6، عُلمائے اہلسنّت کی 17، جِنّات کی 7 اور حَیوانات کی 9 حِکمت سے بھرپُور حِکایات تحریر فرمائی ہیں، اِس کے علاوہ بھی اِس میں بہت سی مَعلُومات فَراہم کی گئی ہیں۔ آپ تمام اسلامی بھائیوں سے مدنی اِلتِجا (Request) ہے کہ اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ سے ھَدِیّۃً طَلَب فرما کر نہ صرف خُود اِس کا مُطالعہ کیجئے بلکہ حَسبِ اِستِطاعت زیادہ تعداد میں حاصِل فرما کر سَفرِ مدینہ کی سعادت پانے والے خُوش نصیبوں میں ثواب کی نِیَّت سے مُفت تقسیم بھی فرمایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کِیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کِیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مبارک حیات بزرگانِ دین کی سیرت کی آئینہ دار ہے، حاضریِ مدینہ سے متعلق آپ کا شوق، تڑپ، لگن اور ادب کے نرالے انداز ہمیں بزرگانِ دین کی یاد دلاتے ہیں۔ بِلاشُبہ آپ بھی عشقِ رسول کے ایسے دَرَجے پر فائز ہیں کہ جس کی وجہ سے آپ کا شُمار بھی موجودہ دور کے عاشقانِ رسول کی صَفِ اَوّل میں ہوتا ہے۔ دَرْدِ مدینہ تو کوئی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سیکھے کہ جب آپ ظاہری طور پر مدینے شریف سے دُور ہوتے ہیں، اُس وَقْت بھی آپ کے لَبوں پر ہر دم ذِکرِ مدینہ و ذِکرِ شاہِ مدینہ جاری رہتا ہے، مگر جب بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے آپ کو سَفرِ مدینہ کا مُژدہ (Happy news) مِلتا تو آپ کے دل کی دُنیا زیر و زبر ہو جاتی، اَشکوں کا تھما ہوا طُوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آتا اور گویا آپ اِن اَشعار کی عَملی

تصویر بن جاتے:

مدینے کا سَفَر ہے اور میں نَمدیدہ نَمدیدہ جَبیں اَفسُردہ اَفسُردہ بدن لَرزیدہ لَرزیدہ

اَمیرِ اَہلسنّت کے سفرِ مدینہ کے اَحوال سُن کر یقیناً ہمیں بَہُت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ آیئے! اب شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سفرِ مدینہ کے پُر کیف و نِرالے انداز کے بارے میں سُنتے ہیں: آپ کو کئی مَرتبہ سَفَرِ حج و سَفَرِ مدینہ کی سَعادَت حاصِل ہُوئی، جن میں مَجمُوعی طور پر جو کَیفِیَّت رہی اُسے کَما حَقُّہٗ تو بَیان نہیں کِیا جاسکتا البتّہ آپ کے ایک سَفَرِ مدینہ کے مُختَصَر اَحوال سُنتے ہیں چنانچِہ جب مدینۂ پاک کی طرف آپ کی روانگی کی مبارَک گھڑی آئی، عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کَیفِیَّت بڑی عجیب تھی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور آپ اپنے اِن اَشعار کے مِصداق نَظر آرہے تھے:

آنسوؤں کی لَڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ

وِردِ لَب ہو مدینہ مدینہ جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ

عشق و اُلفت کا یہ نِرالا انداز ہر ایک کی سمجھ میں تو آنہیں سکتا کیونکہ حاضِریِ طیبہ کے لئے جانے والے تو عُموماً ہنستے ہوئے، مبارَکبادیاں وُصول کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ ایسے زائرینِ مدینہ کا آپنے اپنے ایک کلام میں اِس طرح سے مَدَنی ذِہن بنانے کی کوشش کی ہے:

ارے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے! دلِ غمزَدہ جو پاتا تو کچھ اَور بات ہوتی

بالآخر اِسی کیفیت (Condition) میں سَفَرِ مدینہ کا آغاز ہوا، جُوں جُوں منزل قریب آتی رہی، آپ کے عِشق کی شِدّت بھی بڑھتی گئی۔ اُس پاک سَرزمین پر پہنچتے ہی آپ نے جُوتے اُتار لئے۔ اللہ! اللہ! مِزاجِ عشقِ رَسُول سے اِس قدَر آشنا (جان پہچان رکھنے والے) کہ خُود ہی کلام میں فرماتے ہیں:

پاؤں میں جُوتا ارے محبوب کا کُوچہ ہے یہ ہوش کر تُو ہوش کر غافِل! مَدِینہ آگیا

اَمیرِ اَہلِسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُس پاک سَرزمین کے آداب کا اِس قدَر خیال رکھتے کہ ۱۴۰۶ھ کے سَفَرِ حج میں آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ سَخت نزلہ ہوگیا، ناک سے شِدّت کے ساتھ پانی بہہ رہا تھا۔ اِس کے باوُجود آپ نے کبھی بھی مدینۂ پاک کی سَرزمین پر ناک نہیں سِنکی بلکہ آپ کی ہر ادا (Expression) سے ادب کا ظُہور ہوتا۔ جب تک مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں رہے حتّی الاِمکان گُنبدِ خضرا کو پیٹھ نہ ہونے دی۔

مدینہ اس لئے عطّارؔ جان و دل سے ہے پیارا کہ رہتے ہیں مِرے آقا مِرے دِلبر مدینے میں

کبھی کبھی میٹھے مدینے کی گلیوں سے گزرتے ہوئے وہاں کے جاروب کشوں (صفائی کرنے والوں) کے ہاتھ سے جھاڑو لے کر آپ نے مدینے کی گلیوں میں جاروب کشی کی سعادت بھی حاصل کی ہے۔ اس کی تمنّا کرتے ہوئے ولی کامل، عاشقِ صادق حضور مفتی اعظم ہند مصطفی رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی عاشقِ مدینہ، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے صَدقے غمِ مدینہ کی لازوال دَولت سے سَرفراز فرمائے اور بار بار سَفَرِ مدینہ کی سعادت اور مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی باادب حاضِری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہمارا انداز!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین کی اِن حکایات کو سُن کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اِن کا سفر مدینہ نیکیوں کا خزینہ اورادب و احترام کا گنجینہ ہوا کرتا، یہ حضرات حاضریِ مدینہ کے لمحات کو قیمتی (Precious) اوران مبارک فضاؤں میں گزرنے والی ساعتوں کو رحمت بھری بنانے کے لئے خوب کوشش فرماتے **اے کاش!** ہمیں ان مبارک ہستیوں کے صدقے مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ کی با ادب حاضری نصیب ہو جائے، مدینے کی پُر بہار اور مُعَطَّر مُعَطَّر فضاؤں کے صدقے ہمارے سینے سے کینہ دور ہوجائے، آنکھوں میں حیا پیدا ہو اور دل حسد، تکبر اور ریاکاری جیسے باطنی امراض سے شفاء پا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مُقدَّس مَقامات کا اَدب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حاضری مدینہ کی سعادت پانے والے عاشقانِ رسول یقیناً خوش نصیب ہیں۔

- حاضری مدینہ کے لئے کیا جانے والا سفر کوئی عام سَفَر نہیں بلکہ یہ بہت مُبارَک سَفَر ہے۔
- ہمارے اکابر و بُزرگانِ دِین کو جب بھی مدینے شریف کی حاضری نصیب ہوتی تو وہ حضرات بارگاہِ عالی کا خُوب ادب واِحْتِرام بجالاتے۔
- اگر اِس مُبارک سَفَر میں کوئی تکلیف پیش آتی تو اُسے اپنے لئے باعثِ سَعادَت سمجھ کر بَرداشت کرتے۔

♣ اُس دَر سے ملنے والے دَرْد کی دَوا کرنے کے بَجائے اُسے محبوب کی طرف سے ملنے والا **عظیم تحفہ** سمجھتے۔

♣ مَحبُوب کی بارگاہ بلکہ گلی کُوچوں سے نِسبَت (Relation) رکھنے والی چیزوں کی بھی تعظیم و تکریم کرتے۔

♣ اُس پاک سرزمین پر پہنچ کر اَدَب کی وجہ سے سُواری پر سُوار ہونے بلکہ چَپّل یا جُوتے پہننے سے بھی گُریز کرتے۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی مدینے پاک کا خوب ادب کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو مُرشدِ کَرِیم کے سَاتھ بار بار مدینے شریف کی با اَدَب حاضری نصیب فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آسماں گر ترے تلوؤں کا نظارہ کرتا روز اک چاند تصدق میں اُتارا کرتا
دلِ حیراں کو کبھی ذوقِ تپش پر لاتا تپشِ دل کو کبھی حوصلہ فرسا کرتا
کبھی کہتا کہ یہ کیا جوشِ جنوں ہے ظالم کبھی پھر گر کے تڑپنے کی تمنّا کرتا
آہ کیا خوب تھا گر حاضرِ در ہوتا میں ان کے سایہ کے تلے چین سے سویا کرتا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

---

1 ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سینہ تری سنّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے مَدَنی پھول

آیئے! سر میں تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کے حوالے سے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سرِ اقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مُبارَک پر کپڑا (یعنی سر بند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا (اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ لِلتِّرمِذی ص ۴۰ حدیث ۳۲) معلوم ہوا "سر بند" کا استعمال سنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیا کریں، سر اور داڑھی کے بال صابن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو (Smell) ہو جاتی ہے خود کو اگرچہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دوسروں کو آتی ہے۔ منہ، بالوں، بدن اور لباس وغیرہ سے بدبو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اس سے لوگوں اور فرِشتوں کو ایذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبو ہو مگر چھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبو تو اِس میں حرج نہیں، حضرتِ سیِّدُنا نافِع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دِن میں دو مَرتبہ تیل لگاتے تھے (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ، ج ۶ ص ۱۱۷) بالوں میں تیل کا بکثرت استعمال خُصُوصاً اہلِ علم حَضرات کے لئے مُفِید ہے کہ اس سے سر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تر اور حافِظہ قوی (strong) ہوتا ہے، فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوؤں (یعنی اَبروؤں) سے شروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے۔" (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۲۸، حدیث: ۳۶۹) "کَنْزُ الْعُمّال" میں ہے: پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب تیل استعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے تھے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں

پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مبارک پر لگاتے تھے۔ (کَنْزُ الْعُمّال ج ۴، ص ۴۶، حدیث: ۱۸۲۹۵)

"طَبرانی" کی روایت میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب داڑھی مبارک کو تیل لگاتے تو "عَنْفَقَہ" (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِداء فرماتے تھے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ۵ ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۲۹) داڑھی میں کنگھی کرنا سنّت ہے (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۶۱۶) بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بالوں کو خشک اور پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں (عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ لابن السنی ص ۷۸ حدیث: ۱۷۵)۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تین دن ہر ماہ جو اپنائے مدنی قافلہ
بے حساب اس کا خُدایا! خُلد میں ہو داخِلہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرما لیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جسے کوئی مُشْکل پیش آئے تو اُسے چاہئے کہ وہ مجھ پر دُرُودِ پاک کی کَثْرت کرے، کیونکہ دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ... الخ، ص ۴۱۴، رقم: ۴۵)

شافی و نافی ہو تم کافی و وافی ہو تم درد کو کر دو دوا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے

ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ؟ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ؟ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ؟ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ؟ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ؟ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُوبلال محمّد اِلیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں"** کے صفحہ نمبر 96 پر ایک اِیمان اَفروز حِکایت نقل کرتے ہوئے اِرْشاد فرماتے ہیں:

---

1 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسلسل چودہ (14) سال تک حج کی عظیم سعادت سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَرویش کو خانۂ کعبہ کا دَروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ "لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ" کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی "لَا لَبَّیْكَ" میں نے چودھویں سال اس شخص سے پوچھا: اے دَرویش! تُو بَہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اس نے کہا: یا شیخ! میں قسم کھاکر یہ کہتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ (14) سال کے چودہ ہزار (14000) سال میری عُمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار (1000) بار یہ جواب "لَا لَبَّیْكَ" سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگُو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گرا۔ اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: اے مالک (بن دینار)! تُو میرے بندے کو مجھ سے جُدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے چودہ (14) سال کے حج قَبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِس کی پکار ہی کی بَرَکت سے قَبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے محروم نہ جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۹۶)

مَغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے دوران خانۂ کعبہ کے مبارک دروازے کو تھامے بظاہر ایک عام مگر حقیقتاً بارگاہِ ربُّ الاَنام میں مَقبُول بندے کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر یقین اور اس کی ذات سے حُسنِ ظن تو ملاحظہ فرمایئے کہ جو رِضائے الٰہی اور قُربِ خُداوَندی پانے، ارکانِ حج بجالانے، خانۂ کعبہ کا طواف کرنے اور اِس مُقدّس گھر کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی تڑپ لئے مسلسل 14 سال سے یہاں آکر رحم و کرم کی امید لگائے **"لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ،"** کی صدائیں بلند کرتا اور جواباً **"لَا لَبَّیْک"** کی آواز سنتا رہا، مگر رَحمتِ خُداوَندی سے مایُوس ہوجانے کے بجائے صبر و رِضا کا پیکر بن کر ایک قَدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔ بالآخر آزمائش کی اِس گھڑی سے وہ بہت اچھی طرح کامیابی سے ہمکنار ہوا اور اللہ تعالٰی کو اپنے اُس مخلص بندے کی عاجزی، اِنکساری اور اِستقامت کے ساتھ حَرَمِ کعبہ میں **"لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ،"** کی صدائیں بلند کرنا پسند آگیا، تو خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ نے اُسے ایسی بے مِثال مَقبُولیّت سے سَرفراز فرمایا کہ اُس کی مُخلِصانہ صَداؤں کو حاجیوں کے حج کی قَبولیّت کا ذَرِیعہ بنادیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج، ارکانِ اِسلام میں سے ایک بُنیادی رُکن اور اَہم عِبادت ہے، اِس فَرِیضے کی ادائیگی کی غَرَض سے ہر سال لاکھوں مُسلمان ایک ہی لباس میں رنگ و نَسل کے

فرق کو مٹا کر اور آپس کی ناچاقیاں بُھلا کر سَرزمینِ حَرَم پر اِکٹّھے ہوتے ہیں، جن کے اِتّفاق و اِتّحاد کا دِلکش نَظّارہ دیکھ کر دنیا حیرت زَدہ ہو جاتی ہے۔ یہ لمحہ حاجیوں کے لیے کسی عظیم نعمت سے کم نہیں ہوتا ،کیونکہ بارگاہِ الٰہی سے اِن خُوش نصیبوں پر خُصُوصی کرم نوازیاں ہوتی ہیں اور اِن کو حج کے بدلے میں ایسے عظیمُ الشّان انعامات سے نوازا جاتا ہے کہ جن کے بارے میں سننے کے بعد حج کی طاقت و قدرت نہ رکھنے والے مُسلمانوں کے دل و دماغ میں بھی اُس مُقدّس مقام کی زِیارت کا اَرمان مچلنے لگتا ہے۔ آیئے! اب حج کے فَضائل اور حاجیوں کو ملنے والے اِنعامات کے بارے میں 4 فرامینِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُنتے ہیں، تاکہ ہمارے اندر بھی حج کی سَعادت پانے کا جذبہ مزید اُجاگر ہو:

﴿1﴾ حاجی اپنے گھر والوں میں سے 400 (مُسلمانوں) کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نِکل جائے گا، جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (کنزالعمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول فی فضائل الحج، الجزء۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۷)

﴿2﴾ حج کیا کرو، کیونکہ حج گُناہوں کو اِس طرح دھو دیتا ہے، جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ القاسم، ۴۱۶/۳، رقم: ۴۹۹۷)

﴿3﴾ جب تم کسی حاجی سے مُلاقات کرو تو اُس سے سلام و مُصافحہ کرو اور اس سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تمہارے لیے مَغْفِرت کی دعا کرے، کیونکہ اُس کی مَغْفِرت ہو چکی ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ۴۷۲/۱، حدیث: ۲۵۳۸)

﴿4﴾ جو حج کے اِرادے سے نکلا، پھر مَر گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا

ثَواب لکھ دے گا اور جو عُمرے کے اِرادے سے نکلا، پھر مر گیا تو اُس کے لئے قِیامَت تک عُمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی ھریرۃ، ۵/۴۴۱، حدیث: ۶۳۲۷)

پھر عطا کر دیجئے حج کی سَعادت یارسول ہو مدینے کی اجازت بھی عِنایت یارسول
حج کا موسِم آگیا حُجّاج نے باندھی کمر میرے حج کی بھی کوئی ہو جائے صورت یارسول

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کے حاجیوں کو کس کس طریقے سے نوازتا ہے کہ نہ صرف اُن کے حج کو قَبول فرماتا ہے بلکہ بروزِ قیامت انہیں شَفاعت کا اِختیار بھی عطا فرمائے گا، چُونکہ یہ حضرات مَغْفِرت کی سَند لے کر پلٹتے ہیں، لہٰذا مُسلمانوں کو اِن کی دعاؤں سے حصّہ لینے کی تَرْغِیب اِرْشاد فرمائی گئی ہے۔ جب ہمیں کسی اِسْلامی بھائی کے حج سے واپسی کی اِطّلاع ملے، تو اپنی مَصْرُوفیات میں سے کچھ وقت نکال کر اُس کی زِیارت کے لئے جانا چاہئے، اُسے مُبارکباد دینی چاہئے اور اپنے حق میں سلامتیٔ اِیمان، گُناہوں سے نَجات، زِیارتِ مکّہ و مدینہ وغیرہ جیسی اچھی اچھی دُعائیں بھی کروانی چاہئیں، کیا مَعْلوم کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس پیارے کی دعاؤں کے طُفَیل آئندہ سال ہمیں بھی خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول کی حاضری و زِیارت کا شَرَف عطا فرمادے۔ بَیان کَردہ آخری حدیثِ پاک سے یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ حج کے اِرادے سے نکلنے کے بعد اِنتقال کر جانے والوں کے تَوَارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں کیونکہ اُن کے لئے قِیامَت تک حج کرنے کا

ثواب لکھا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس پر نماز پڑھنا فَرْض ہے، اُس کو نہ صِرْف نماز کے ضروری اَحْکام سیکھنا فَرْض ہے بلکہ دَورانِ نماز اُن اَحْکام کا لحاظ کرنا بھی ضروری ولازِم ہے تاکہ اُس کی نماز بارگاہِ الٰہی میں مَقْبول بھی ہوجائے اور اُسے نماز پڑھنے کے دُنیاوی واُخروی فوائد و فضائل بھی حاصل ہوں، اسی طرح جس پر حج فَرْض ہے اُسے حج کے ضروری اَحْکام سیکھنا اور دورانِ حج ان کی رِعایت کرنا بھی بے حد ضروری ہے تاکہ اُسے اپنے مقصد میں کامیابی نصیب ہو اور بارگاہِ خُداوَندی میں اُس کے حج کو قَبُولیّت کا دَرَجہ بھی حاصل ہو، بدقسمتی سے بعض نادان مُسلمان نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے میں جان بُوجھ کر سُستی کرتے ہیں، جس کی وجہ سے عَیْن ممکن ہے کہ اُن کی عِبادات میں کوئی ایسی غلطی ہوجاتی ہو، جس سے وہ عِبادت ہی ضائع ہوجاتی ہو، بلکہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی دَرْد مَند اِسلامی بھائی ایسے نادانوں کی اِصلاح کرتے ہوئے اُنہیں بتائے کہ فُلاں غلطی کی وجہ سے آپ کی یہ عِبادت ضائع ہوسکتی ہے، تو وہ کہتے ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ قَبول کرنے والا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس میں کوئی شک نہیں کہ اَعْمال کو قَبُول کرنے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ہے، مگر ان سے متعلق شریعت کے احکام بھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہی کی جانب سے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے شَرْعی مسائل اچھی طرح سیکھیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بتائے ہوئے

طریقے کے مطابق ہی اعمال بجالائیں اور یوں اپنی طرف سے تمام تَراحتیاط بَرتتے اور مکمّل ذِمّہ داری اَدا کرنے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اِن اعمال کی قَبُولیّت کی قوی اُمید رکھیں اور قَبُولیّتِ اَعْمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمۂ کرم پر چھوڑ دیں، یاد رکھئے! جان بُوجھ کر مسائل سیکھنے کے مُعاملے میں سُستی کرنے اور عِبادات کو ناقِص طریقے سے اَدا کرنے کے بعد قَبُولیّت کی اُمید رکھنا عقلمندی نہیں۔ عِبادات کو دُرست طریقے سے اَدا کرنے کے لئے شَرعی مسائل سیکھنا کس قدر ضروری ہے، اِس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حج کی اَہمیّت بَیان کرتے ہوئے اس کے مسائل سیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

دین کا حصہ

حضرت سَیِّدُنا ابو سَعید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حج کے مسائل سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دِین کا حصہ ہے۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الثالث... الخ، الجزء ۵، ۱۲/۳، حدیث: ۱۱۸۹۳)

آیئے! پہلے ہم ادائیگیِ حج کی شرائط کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

حج فرض ہونے کی شرائط

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ حج فَرض ہونے کی آٹھ (8) شرطیں ہیں جب یہ تمام شرائط پائی جائیں گی، تب ہی حج

فرض ہو گا ورنہ نہیں اور وہ آٹھ (8) شرائط یہ ہیں: (1) اِسلام (2) تندُرست ہونا (یعنی اس کے اعضاء سلامت ہوں، اندھا نہ ہو، کیونکہ اپاہج اور فالِج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں ہے) (3) عاقل ہونا (یعنی عقلمند ہو کہ مجنون پر حج فرض نہیں) (4) بالغ ہونا (5) آزاد ہونا (یعنی لونڈی اور غلام پر حج فرض نہیں) (6) سفر پر آنے والے اخراجات کا مالک ہو اور سواری پر بھی قادر ہو (7) دَارُ الْحَرب میں نہ ہو یا (دَارُ الْحرب میں) ہو مگر یہ بھی جانتا ہو کہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فرض حج کی ادائیگی بھی ہے اگر اسے اس کا علم نہیں تو اِس پر حج فرض نہیں ہو گا۔ (8) وقت کا ہونا (یعنی حج کے مہینوں میں تمام شرائط پائے جائیں)۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/ ۱۰۳۶ تا ۱۰۴۳، ملتقطاً بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج ایک عظیم عِبادت ہونے کے ساتھ ساتھ دُعاؤں کی قَبُولیّت کے بَہُت سے مقامات پر حاضری کا سبب بھی ہے، حطیمِ کعبہ ہو یا میزابِ رحمت، مقامِ ابراہیم ہو یا عَرَفات کا میدان، مِنٰی ہو یا مُزْدَلفہ، غارِ حراء ہو یا مکۂ مکرّمہ کی حَسین و دِلکش وادِیاں، اَلْغرض ہر جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چھما چھم رحمتوں کا نزول جاری و ساری رہتا ہے، حاجیوں کے لئے دن رات قبولیتِ دعا اور رحمت و رِضْوان کے دروازے کھُلے رہتے ہیں اور مغفرت و بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں لہٰذا حاجی کو چاہئے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے، اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے رو رو کر گِڑگِڑاتے ہوئے دُعائیں مانگے، بالخصوص یہ دُعا کرنا نہ بھُولے کہ الٰہی عَزَّوَجَلَّ! اس حج کو ہمارے لئے حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج بنادے کیونکہ حجِ مَبْرُور کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے، اسی لیے دورانِ حج بھی بار بار

یہ دعا پڑھی جاتی ہے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (یعنی) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حجِ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) نصیب کر، ہمارے گناہ بخش دے، ہماری کوشش مقبول فرما اور ہمیں ایسی تجارت نصیب کر جس میں ہرگز نقصان نہ ہو۔ (بہشت کی کنجیاں، ص ۱۰۷)

دِکھا ہر برس تُو حرم کی بہاریں تُو مکّہ مدینہ دِکھا یا اِلٰہی
شَرف ہر برس حج کا پاؤں خدایا چلے طَیْبَہ پھر قافلہ یا اِلٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص 100)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حجِ مقبول کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں حجِ مَبْرُور یعنی مقبول حج کے فضائل اور اِس حج سے کیا مراد ہے؟ اِس کا بیان بھی موجود ہے۔ آیئے! اب **مقبول حج** کے فضائل پر مشتمل مزید 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور جھومئے: چنانچہ

1. نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حجِ مقبول کا ثواب جنت سے کم نہیں۔ عرض کی گئی: مقبول سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔ (معجم اوسط، من اسمہ موسی، ۶/۱۷۳، حدیث: ۸۴۰۵)
2. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حجِ مَقْبُول کی جزا جَنّت ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حجِ مقبول کیا ہے؟ اِرشاد

فرمایا: ایسا حج جس میں (بھوکے کو) کھانا کِھلانا ہو اور سَلام کو عام کرنا۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول... الخ، الجزء ۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۰)

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے اَفْضَل عمل وہ ایمان ہے، جس میں شک نہ ہو، وہ جنگ ہے جس میں خیانت نہ ہو اور حجِ مقبول۔ (ابن حبان، کتاب السیر، ذکر البیان بان الجھاد... الخ، ۷/۵۹، حدیث: ۴۵۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرمائے ہیں، بِلا شُبہ یہ سب اُس کا فضل و کرم ہی تو ہے کہ لاکھوں لاکھ عُشّاق ہر سال اُس کی پاک بارگاہ کی حاضری کا شرف پاتے ہیں، نیز مقاماتِ مُقَدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور حج کی قبولیت کی اُمید لگائے دِیوانہ وار "لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ" کی صدائیں بلند کرتے اور دعا و اِستِغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ تو اے حج کے فارم بھرنے والے عاشقانِ رسول! اے حج کی تیاریاں کرنے والے عاشقانِ رسول! آپ سب کو مبارک ہو کہ وہی خانۂ کعبہ کہ جسے صرف تصویروں میں دیکھ دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈا کر لیا کرتے، ٹھنڈی آہیں بھرتے اور دیدار کی تڑپ میں آنسو بہالیا کرتے تھے، جس کے دیدار کے شوق میں ایک بڑی رقم جمع کی ہے، ساری زندگی جس پاک در کی حاضری کے لئے نہ صرف خود، آپ نے دعائیں مانگیں بلکہ دوسروں سے بھی کروائیں نیز اِسی حسرت میں دن کٹے تھے کہ ہمیں بھی کبھی اس پاک دَر کی حاضری نصیب ہوگی، ہم بھی بیداری کے عالَم میں سر کی آنکھوں سے خانۂ کعبہ

کی زیارت کریں گے، وہاں جاکر آبِ زم زم پینا نصیب ہو گا، مُلتَزم سے چِمٹ کر اپنا اَفسانہ سنائیں گے، مقاماتِ مُقدّسہ پر جاکر رو رو کر، گڑگڑا کر مَغْفِرَت و رِضْوان کی بھیک طلب کریں گے، مبارَک صد ہزار مُبارَک کہ کچھ ہی دنوں بعد اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اُسی عظمت والے شہر کی پُر کیف فَضاؤں کی بَرَکتیں لُوٹیں گے اور اپنی جاگتی آنکھوں سے خانۂ کعبہ کے اَنوار و تجلّیات کا نَظارہ کرکے اپنی پیاس بجھائیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے حج کو حجِ مقبول بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ زائرینِ حج کی مدنی تربیت فرماتے ہوئے مختلف مدنی مذاکروں میں مدنی پھول عطا فرماتے ہیں:

♣ حاجی جب اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر کا اِرادہ کرے، اُس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا چراغ ہو اور اُس کا سِینہ، عشقِ رسول کا مدینہ ہو تو بات ہی کچھ اور ہو گی!

♣ حاجی کے ساتھ سفر میں کم از کم ایک سُنّی مُتَصَلِّب (مسلک میں پکا)، یارسول اللہ کہنے والا عالمِ دین ہونا چاہئے کہ وہاں قدم قدم پر شرعی رہنمائی ہو گی اور ایمان کی حفاظت کا بھی سامان ہو گا۔

♣ کاش! حج کرنے والے "**حاجی**" کہلانے کی نیت سے نہیں بلکہ رِضائے الٰہی کے لیے حاجی بنیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری

رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حَرَمَینِ طَیِّبَیْن کے پُر نور مناظر کی یادوں سے مالامال حسرت دِل میں لیے اپنے ایک کلام میں فرماتے ہیں:

حج کا سفر پھر اے مِرے مولیٰ نصیب ہو عَرَفات کا مِنٰی کا نظارہ نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دِلِ مُضطر ہو کاش! شاد لطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو
مکّے میں اُن کی جائے وِلادت پہ یا خدا پھر چشمِ اشکبار جمانا نصیب ہو
ہم جا کے خوب لوٹیں مدینے کی دُھول پر آنکھوں میں خاکِ طَیْبَہ لگانا نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص90، 89)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُعاشرے میں پائی جانے والی طرح طرح کی ناجائز رُسُومات سے بچنے کا ذِہن پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 12 مدنی کاموں میں خُوب خُوب حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ہفتہ وار ایک مدنی کام "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" میں بھرپُور شرکت کیجئے۔ نیکی کی دعوت دینا ایک ایسا اَہم کام ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور خود سیّدُ الْانبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مقصد کیلئے دنیا میں بھیجا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مُشکلات و تکالیف برداشت کرنے کے بعد بھی اَمْرِبِالْمَعْرُوْف وَنَھْی عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اِس عظیم

کام کو بَحُسن وخوبی سر اَنجام دیا۔ ہمیں بھی وقت نکال کر اِس عظیم مدنی کام میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا چاہیے۔اس کے علاوہ ہر جمعرات کو ہونے والے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کے ساتھ ساتھ ہر ہفتے کو بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کو بھی اپنا معمول بنایئے اور ہر ماہ تین (3) دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت بھی حاصل کیجئے ،اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے ترغیب کیلئے میں آپ کو ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

19 سال پرانا مرض

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ناظم آباد کے مقیم ایک عمر رسیدہ اسلامی بھائی مدنی قافلے سے حاصل ہونے والی برکات کا کچھ اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مُبتلا تھا۔ بسا اَوقات مرض کی شِدّت کی وجہ سے مجھے شدید اَذِیّت کا سامنا کرنا پڑتا۔ کبھی آدھی رات کو طبیعت بگڑ جاتی تو اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا، الغرض میں بے حد پریشان رہتا تھا۔ علاج مُعالَجہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ ہر روز کم و بیش 150 روپے دوائیوں پر خرچ ہوتے، جس سے وقتی طور پر تو آرام ہو جاتا، مگر مجھے مُستقل سُکون میسر نہ تھا۔ ہر وَقْت اسی فکر و پریشانی میں رہتا کہ اس مرض سے کیونکر شِفا ملے گی۔ میری خُوش قسمتی کہ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدنی قافلے کی برکت سے جہاں میرے روز و شب عبادتِ الٰہی میں گزرے اور علمِ دین حاصل کرنے کا موقع ملا۔ وہیں مجھے دیگر برکات بھی نصیب ہوئیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان 3 دن میں مجھے نہ انجکشن کی حاجت پیش آئی، نہ ہی کسی ڈاکٹر کے پاس جانا پڑا، بلکہ مدنی قافلے میں ایسا اطمینان اور سکون ملا کہ جو اس سے پہلے کبھی نہ ملا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے

کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نُمایاں کمی آئی۔ اب میں نے نِیَّت کرلی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔

دِل میں گر دَرد ہو دَر سے رُخ زرد ہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو
آفتوں سے نہ ڈَر، رکھ کرم پر نظر لینے آسائشیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات بھی ذِہن نشین رہے کہ مقبول حج کا مفہوم بَہُت وسیع ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ بعض عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنی کتابوں میں مقبول حج کی قَبولِیَّت کی شرائط تحریر فرمائیں نیز حجِ مقبول کے فَضائل پر مُشتمل احادیثِ طَیِّبہ کی شُرُوحات کے تحت بڑے واضح انداز میں اِس کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! مقبول حج کی شرائط اور اِس کی نِشانیوں کو سُنتے ہیں تاکہ حج کی سعادت ملنے پر ہم سب بھی اور بالخُصُوص اِس سال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان بننے والے مُسلمان اِن سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجا کر حجِ مقبول کی خُوشخبری پانے والوں میں اپنا نام لکھوانے میں کامیاب ہو سکیں چنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: قبولِ حج کے لیے تین (3) شرطیں ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔

تو اِن باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غُصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی گناہ کا خیال آئے، فوراً سَر جُھکا کر دل کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر اِس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لَاحَوْل شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی، یہی نہیں کہ اُسی کی طرف سے اِبتِدا ہو یا اُس کے ساتھی ہی کے ساتھ جھگڑا بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ گالی گلوچ اور لَعنت و مَلامت کرنے کو تیار ہوتے ہیں، لہٰذا حاجی کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، خدا نہ کرے ایک دو کلمے میں ساری محنت اور رُوپیہ برباد ہو جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۶۱-۱۰۶۰ بتغیر قلیل)

یاد رہے کہ گناہ کا کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مُقدّس عِبادت ہے، اِسی لئے اِس عِبادت کے دوران اِن سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ (صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۷، ۱/ ۳۱۴ بتغیر قلیل)

چُوموں عَرَب کی وادیاں اے کاش! جا کے پھر صَحرا میں اُن کے گھومنا پھرنا نصیب ہو
کعبے کے جلووں سے دلِ مُضطَر ہو کاش! شاد لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۹)

آیئے! اب ہم حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولیّتِ حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے

دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکْر و فِکْر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔(احیاء العلوم، ۱/ ۸۰۳)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبْرُور (حجِ مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمْجَد علی اعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/ ۱۰۵۱ بتغیر قلیل)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک و شُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔(بہشت کی کنجیاں، ص ۱۰۷ بتغیر قلیل) (ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: حج کے لئے روانہ ہوتے وقت) رقم یا زادِ راہ جو کچھ ساتھ لے چلے مالِ حَلال سے لے ورنہ حج، مقبول ہونے کی اُمید نہیں اگرچہ فَرْض ادا ہو جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ ہو تو چاہئے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے، رقم اور زادِ راہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ اپنے ساتھیوں کی مدد کرے اور فقیروں کو صَدَقہ دیتا چلے کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔(جنتی زیور، ص ۳۶۷ بتغیر قلیل)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھی مختلف مقامات پر مقبول

حج کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے چنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ؟حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۸۷ بتغیر قلیل) ؟حجِ مقبول ہوتا ہی وہ ہے جو نمازیں وغیرہ ادا کر کے کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۱۴۶) ؟حجِ مقبول سے مراد وہ حج ہے، جس میں گناہ سے بچا جائے یا وہ حج جس میں دِکھلاوا اور شُہرت سے پرہیز ہو یا ؟حجِ مقبول وہ حج ہے جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔

حضرت سَیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ؟حجِ مقبول وہ ہے جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخِرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا ؟حجِ مقبول وہ ہے جو حاجی کا دل نَرم کر دے کہ اُس کے دل میں سَوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۴۴۱ بتغیر قلیل) ؟حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جو حَلال کمائی اور صحیح طریقے سے ادا کیا جائے، اِخلاص کے ساتھ ہو اور مرتے دم تک کوئی ایسی حَرکت نہ ہو، جس سے حج باطِل ہو جائے یعنی مقبول کا بدلہ صرف دُنیاوی غذا اور گناہوں کی معافی یا دوزخ سے نجات یا عذاب میں کمی کی صورت میں نہ ہو گا بلکہ جَنّت ضرور ملے گی۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/۹۶ بتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطَفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطَفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطَفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص۱۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حجِ مقبول کی نعمت پانے کے لئے اِخلاص کا ہونا اور رِیاکاری سے بچنا کس قدر ضروری ہے، یاد رہے! اِخلاص قَبولیَّت کی چابی ہے، اِخلاص کے بغیر کئے جانے والے بڑے بڑے اَعمال بھی بارگاہِ الٰہی میں نامقبول قرار پاتے ہیں، لہٰذا حاجی اگر اِخلاص کی دولت سے مالا مال ہے تو یہی حجِ مقبول کی نِشانی ہے جبکہ دِکھلاوا، حُبِّ جاہ اور طلبِ شُہرت دیگر نیک اعمال کی قَبولیَّت کے ساتھ ساتھ حج کی قبولیت کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** میں فرماتے ہیں: یاد رکھئے! ہر عِبادت کی قَبولیَّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب عِلمِ دین اور اَچّھی صحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہوجاتی ہیں۔ جس طرح اب عُمُوماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے کسی حکمت وضَرورت کے بغیر **"حاجی"** کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پکاریں مگر آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتہا ہوگئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت روشنیوں سے سجاتے اور گھر پر **"حج مُبارَک"** کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ

توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرم کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لَرَزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔

غالباً نَماز، روزہ وغیرہ کے مقابلے میں حج میں بَہُت زیادہ بلکہ قدم قدم پر **"رِیاکاری"** کے خطرات پیش آتے ہیں، حج ایک ایسی عِبادت ہے جو ایک تو کُھلم کُھلّا کی جاتی ہے اور دوسرے ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی، اِس لئے لوگ حاجی سے عاجِزی سے ملتے، خوب اِحترام بجا لاتے، ہاتھ چُومتے، گُجرے پَہناتے اور دُعاؤں کی دَرخواستیں کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر حاجی سخت امتحان میں پڑ جاتا ہے کیوں کہ لوگوں کے عَقِیدت مَنْدَانہ سُلُوک میں کچھ ایسی لذّت ہوتی ہے کہ اِس کی وجہ سے عبادت کی بڑی سے بڑی مَشَقَّت بھی پُھول معلوم ہوتی اور بسا اوقات بندہ حُبِّ جاہ اور رِیاکاری کی تباہ کاری کی گہرائی میں گِر چکا ہوتا ہے، مگر اُسے کانوں کان اِس کی خبر تک نہیں ہوتی! اُس کا جی چاہتا ہے کہ سب لوگوں کو میرے حج پر جانے کی اِطّلاع ہو جائے، تاکہ مجھ سے آ آ کر ملیں، مبارکبادیاں پیش کریں، تحفے دیں، میرے گلے میں پُھولوں کے ہار ڈالیں، مجھ سے دعاؤں کیلئے عَرض کریں، مدینے میں سَلام عَرض کرنے کی گِڑگِڑا کر دَرخواست کریں اور مجھے رُخصت کرنے ائیر پورٹ تک آئیں وغیرہ وغیرہ خُواہِشات کے ہُجوم اور عِلْمِ دین کی کمی کے سبب حاجی بعض اوقات **"شیطان کا کِھلونا"** بن کر رہ جاتا ہے لہٰذا شیطان کے وار سے خبردار رہتے ہوئے، اپنے دل کے اندر خوب عاجِزی پیدا کیجئے، نُمائشی انداز سے خود کو بچائیے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رِیاکاری کا عذاب کسی سے بھی برداشت نہیں ہو سکے گا۔

(رفیق الحرمین، ص ۵۱ تا ۵۶ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 616 صَفْحات پر مشتمل کتاب **"نیکی کی دعوت (حصّہ اول)"** صَفْحَہ 79 پر فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: بے شک جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جَہَنَّم روزانہ چار سو (400) مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو کتابُ اللہ کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔ (معجم کبیر، الحسن عن ابن عباس، ۱۲/۱۳۶، حدیث: ۱۲۸۰۳)

عطا کردے اِخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے رِیا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ اللہ! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ رِیاکاری کا مُوذِی مرض اپنے اندر کس قدر ہلاکت خَیزِیاں رکھتا ہے کہ اِس کی نُحُوست سے نہ صرف حفظِ قرآن، صَدَقہ، حج اور راہِ خدا میں نکلنے جیسی بڑی بڑی نیکیاں کرنے والوں کو اپنی نیکیوں سے ہاتھ دھونے پڑجاتے ہیں بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جَہَنَّم کی ایک پُرخَطر وادی بھی اُن کا ٹھکانہ ہوگی۔ لہٰذا اگر شیطان مَردُود ہمیں حج یا کسی بھی عِبادت پر رِیاکاری کرنے، عزّت و شُہرت کی خواہش کرنے پر اُبھارے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے

نیازی سے ڈریں اور خود کو یوں سمجھائیں کہ لوگوں کا میری تعریف میں چند جُملے بَوُل دینا یا مجھے تعریف بھری نگاہوں سے دیکھنا، یا مجھے شُہرت مل جانا، نَفس کے لئے یقیناً باعثِ لذّت ہے مگر اُن کی تعریف نہ تو میرے ثواب میں اِضافہ کرواسکتی ہے اور نہ ہی میدانِ مَحشر میں مجھے کامیابی دِلواسکتی ہے، البتہ اگر میں لوگوں کے تعریف کرنے پر رِیاکاری کی آفت میں مبتلا ہوگیا تو میری عِبادت قَبُولیّت کا درجہ حاصل نہ کرسکے گی، لہٰذا ایسی تعریف کی خواہش رکھنے کا کیا فائدہ؟ میں لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کیوں کروں، مجھے صرف اور صرف اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عِبادت کرنی چاہئے۔ اگر رِیاکاری کے شیطانی وسوسے آنے پر ہم اس طرح خود کو سمجھائیں گے اور اپنے نفس کو آئینہ دکھائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری سے بچنے میں کافی حد تک کامیاب ہوجائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے فضائل و مسائل جاننے اور ریاکاری کی آفت سے پیچھا چُھڑانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **”رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن“** کا مطالعہ کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ نے اِس کتاب میں حج و عمرہ کرنے کی نیتیں، اِن کا طریقہ، سفر کے 26 مدنی پھول، اِحرام باندھنے کا طریقہ، مختلف دُعائیں، دِلچسپ حِکایات، ضروری احتیاطیں، بارگاہِ رسالت میں حاضری کے مدنی پھول، مکّے مدینے کے مُقدّس مقامات کی مفید مَعلُومات، حج سے مُتَعَلِّق اَہم سُوالات و جَوابات اور دیگر

کئی مدنی پھولوں کو بیان فرمایا ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرما کر خُود بھی اِس کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلایئے، بلکہ ہوسکے تو حُصُولِ ثَواب کی نِیَّت سے حسبِ توفیق زیادہ تعداد میں طَلَب فرما کر عازِمینِ حج کو بھی تحفۃً پیش کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں دِیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ حج جیسی اَہَم ترین عِبادت کے مَعامَلے میں بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا طرزِ عمل پیشِ نظر رکھنا چاہئے، اللہ والوں کا اندازِ حج بھی بڑا نرالہ ہوتا ہے، شب و روز اپنے مالک و مولیٰ کی یاد اور اس کی اِطاعت میں مشغول رہنے اور ارکانِ حج کی کامل طریقے سے ادائیگی کرنے اور حج کی قَبُولیّت میں رُکاوٹ بننے والی چیزوں سے دُور رہنے کے باوجود بھی اُن پر یہی خوف طارِی رہتا ہے کہ کہیں ہمیں اِس دَرَجے سے دُھتکار نہ دیا جائے۔ حالانکہ بارگاہِ الٰہی میں اِن مبارک ہَستِیوں کی زَبردَست مَقبُولیّت کے باعث ہی بعض اوقات تمام حاجیوں کا حج قبول کرلیا جاتا ہے۔ آیئے! حج کی دو (2) ایمان افروز حکایات سُنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چنئے چنانچہ

لَبَّیْک کہتے ہی بے ہوش ہوگئے

خاندانِ اَہلِ بَیت کے چَشم و چَراغ حضرت امام زَیْنُ العابدین عَلِی بِنْ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حج کا شَرَف حاصل کیا، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِحرام باندھا اور سُواری پر سُوار ہوئے تو چہرۂ مُبارَکہ

پِیلا ہو گیا، تھَر تھَر کانپنے لگے اور لَبَّیْك نہ کہہ پائے۔ عرض کی گئی: آپ لَبَّیْك کیوں نہیں پڑھتے ؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں لَبَّیْك کہوں اور جواباً "لَالَبَّیْك" نہ کہہ دیا جائے! آپ سے کہا گیا کہ (حُضُور!) اِحرام باندھ کر (نِیَّتِ حج کر لینے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ) لَبَّیْك کہنا تو ضَروری ہے، لہٰذا جُوں ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے لَبَّیْك پڑھی تو بے ہوش ہو کر سُواری سے گِر پڑے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر یہی کَیفِیّت طاری رہی حتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا حج مکمل کیا۔ (تهذيب التهذيب، حرف العين: من اسمه علی، علی بن حسين... الخ، ۵/ ۶۷۰، رقم: ۴۸۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کا حج

حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ننگے پاؤں پیدل حج کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جو بھی کھانا عطا فرماتا، اِیثار کر دیا کرتیں۔ جب آپ کَعبۂ مُشَرَّفہ کے قریب پہنچیں تو بے ہوش ہو کر گِر پڑیں۔ جب ہوش میں آئیں تو اپنا رُخسار بیتُ اللہ شریف (کی چوکھٹ) پر رکھ کر عرض کی: یا اللہ! یہ تیرے بندوں کی پناہ گاہ ہے اور تُو اُن سے مَحَبَّت فرماتا ہے، مولیٰ! اب تو آنکھوں میں آنسو بھی ختم ہو چکے ہیں۔ پھر طواف کیا اور سعی کی، جب وُقوفِ عَرَفہ کا ارادہ کیا تو باری کے دن شُروع ہو گئے، روتے ہوئے عرض گزار ہوئیں: اے میرے مالِک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ مُعاملہ تیرے سِوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو میں ضَرور تیری بارگاہ میں شِکایت کرتی، مگر یہ تو تیری ہی مرضی سے ہوا ہے، لہٰذا شِکْوَہ کیوں کر سکتی ہوں! یہ کہتے ہی اُنہیں غیب کی آواز دینے والے فرشتے کی جانب سے آواز آئی: اے

رابِعہ! ہم نے تیرے سبب تمام حاجیوں کا حج قَبول کرلیا اور تیری اِس کمی کی وجہ سے ان کی کَمیاں بھی پوری کر دِیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج ... الخ، ص ۶۰)

یاخدا! حج پہ بُلا آکے میں کعبہ دیکھوں کاش! اِکبار میں پھر میٹھا مدینہ دیکھوں
پھر مُیَسَّر ہو مجھے کاش! وُقُوفِ عَرَفات جَلْوَہ میں مُزدَلِفہ اور مِنیٰ کا دیکھوں

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص ۲۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں حکایات کو سُن کر اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ والوں اور اللہ والیوں کا حج، بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کے کس اعلیٰ مرتبے پر ہوتا ہے، دورانِ حج حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے اِیثار کا جذبہ بھی لائقِ تحسین تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا اپنا کھانا بھی راہِ خدا میں ایثار کر دیا کرتیں، مگر خود بھوکی رہتیں، ارکانِ حج کے دوران باری کے ایّام آنے کے باوجود زبان پر شکوۂ رنج و اَلَم لانے کے بجائے صَبر و شُکر کا مُظاہَرہ کیا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی یہ ادا اِس قدر پسند آئی کہ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے طُفَیل سارے حاجیوں کا حج قبول فرمالیا۔ بَیان کَردَہ حِکایت میں ہم سب ہی کے لئے نَصِیحت کے مَدَنی پھول موجود ہیں کہ اگر مُقدّر نے ساتھ دیا اور ہم میں سے کسی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حج کی سعادت مِلی اور اِس مبارک سفر میں ہمیں کوئی تکلیف پہنچی مثلاً دورانِ حج اگر گرمی کی شِدَّت زیادہ ہوئی، بیماری آئی، سامان یا رقم وغیرہ چوری ہوا، مُناسِب رِہائش گاہ نہ مِلی یا اِس کے علاوہ کوئی اور صَدَمہ پہنچا تو پیشگی

ذہن بنالینا چاہئے کہ اِن تکالیف پر صبر کر کے اَجر و ثواب کا خزانہ لُوٹنے کی کوشش کروں گا، عُشّاق کے لئے اِس مبارک سفر کا تو کانٹا بھی پھول کی طرح ہوتا ہے جبکہ مَخلُوق کے آگے اپنی پریشانی کا اِظہار کرنا ہرگز عقلمندوں اور عِشق والوں کا شیوہ نہیں۔

مکّہ بھی ہو نصیب مدینہ نصیب ہو　　دشتِ عَرَب نصیب ہو صَحرا نصیب ہو
کعبے کے جلوؤں سے دلِ مُضطَر ہو کاش! شاد　　لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش، مرمم، ص۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں دعوتِ اِسلامی کا مدَنی ماحول عطا فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی تبلیغِ دین کے 103 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعبہ **"مجلس حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کی باقاعدہ تَربِیَت کرنے، اُنہیں بارگاہِ خُداوَندی اور بارگاہِ مُصطَفوِی کے آداب اور ضروری مسائل سکھانے کے لیے قائم گئی ہے۔ اِس مجلس میں شامل تَربِیَت یافتہ مُبلّغین اِسلامی بھائی ہر سال حج کے مَوسمِ بہار میں حاجی کَیمپوں میں جاکر حاجیوں کی تَربِیَت کرتے ہیں جبکہ مُبلّغات اِسلامی بہنیں حَجّنوں کی تَربِیَت کرتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس مجلس کے تحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے

والوں کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَین"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسَن طریقے سے بَجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکیوں کے خود بھی حریص ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو بھی نیکیوں کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں، آپ نے **"برائے حج وسفر مدینہ" 19 مدنی انعامات** بصورتِ سوالات عطا فرمائے ہیں۔ان مدنی انعامات کو اپنانے والوں کو جو آپ نے دُعا دی ہے وہ سُن لیجئے:

"یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی عمرہ شریف کے سفر میں ان مدنی انعامات کے مطابق اپنے اوقات گزارے، اُسے **مرتے وقت جلوۂ محبوب دِکھا**"۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بِلاشُبہ ہر حاجی کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ حج کی بَرَکات اور اِس سے حاصل ہونے والے اُخْرَوِی فَوائد و ثَمَرات سمیٹ کر ہی واپس پلٹے اور اُس کا شُمار بھی اُن خُوش نصیبوں میں ہو، جن کے حج بارگاہِ خُداوَندی میں قَبُولیّت کا شَرَف پاتے ہیں، لہٰذا جن خُوش نصیبوں کو حج و عُمرہ کی سَعادت حاصل ہو، اُنہیں چاہئے کہ اچھی طرح غور کرلیں کہ جس مال سے وہ حج و عُمرہ کرنے جارہے ہیں وہ حلال و طیّب بھی ہے یا نہیں، کیونکہ حج کی قَبُولیّت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی بَیان کی گئی ہے کہ وہ حج حلال مال سے کیا گیا ہو، یاد رہے! کہ صرف حج ہی نہیں بلکہ ہر قِسم کی مالی عِبادت کے

لئے ضروری ہے کہ وہ پاک و حلال مال سے ادا کی جائے۔ آیئے! اِس ضمن میں 2 عِبرت آموز حدیثیں سنیئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے چنانچہ

﴿1﴾ جب کوئی حاجی حلال مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کرکے) لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حلال ہے، تیری سُواری حلال ہے، تیرا حج، مَقبُول اور تُو گناہوں سے پاک ہے اور جب کوئی حاجی حَرَام مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنی سُواری کی رِکاب میں پاؤں رکھ کر (یعنی سفر کا ارادہ کرکے) لَبَّیْكَ کہتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ تیرا زادِ راہ حرام ہے اور بال بچّوں کا خَرچ حرام ہے اور تیرا حج، مَقبُول نہیں ہے۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۴/۶۵، حدیث: ۵۲۲۸)

﴿2﴾ جو بندہ مالِ حرام حاصل کرے پھر اُسے خَرچ کرے تو اُس میں بَرَکت نہیں دی جائے گی، صَدَقہ کرے تو مقبول نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جَہَنَّم میں جانے کا سامان ہے۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۲/۳۴، حدیث: ۳۶۷۲)

مالِ حرام سے حج کرنے والے کی شامت

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 541 پر فرماتے ہیں: سُود کے رُوپیے سے جو نیک کام کیا جائے، اِس میں ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ حدیث شَریف میں ہے: جو مالِ حرام سے حج کو جاتا ہے جب لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ

اِرْشاد فرماتا ہے: نہ تیری لَبَّیْكَ قبول ہے اور نہ ہی تیری خدمت مقبول اور تیرا حج مَرْدود ہے۔ (اتحاف السادۃ، کتاب اسرار الحج، الباب الثالث فی آداب الدقیقۃ... الخ، ۴/۴۲۷) یہاں تک کہ تُو یہ مالِ حرام جو کہ تیرے قبضے میں ہے، اُس کے مُستَحِقّوں کو واپس دے۔ حدیث میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا اے لوگو! بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، پاک چیز کو ہی قَبول فرماتا ہے۔

(مُسلِم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ... الخ، ص ۵۰۶، حدیث: ۱۰۱۵) (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۵۴۲-۵۴۶ بتغیر قلیل)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ، اپنے ایک کلام میں اُمّتِ مسلمہ کو مالِ حرام کی نحوستوں سے بچنے کے لیے گویا نصیحت کے مدنی پھول عطا فرما رہے ہیں:

نارِ دوزخ میں نہ لے جائے کہیں مالِ حرام کر لو توبہ چھوڑ دو اے بھائیو! سب ہَیرَ پھیر

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مالِ حرام کی نُحُوست کے نَتائج اِنْتہائی خَطرناک ہوتے ہیں کہ یہ حج اور صَدَقے جیسی بڑی بڑی عِبادتوں کو بھی نہ صرف ضائع کَروا دیتا ہے، بلکہ مالِ حرام مَرنے کے بعد مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جَہَنَّم میں لے جانے کا سامان بھی بن سکتا ہے، لہٰذا مالِ حرام سے حج کرنے والوں کو قَبُولیّتِ حج کی اُمید لگانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تَدْبِیر سے ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر مالِ حرام سے کئے ہوئے حج کے سبب ہی پکڑ ہو گئی تو ذِلّت و رُسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا جن

جن لوگوں نے مالِ حرام سے کبھی حج کیا تھا، اُن پر لازم ہے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مالِ حرام سے حج کرنے، حرام کمانے اور کھانے کھلانے سے سچّی پکّی توبہ کریں اور آئندہ حرام مال سے بچتے ہوئے رزقِ حلال ہی کمانے اور اسی سے صدقہ وحج وغیرہ نیکیاں بجالانے کا پختہ عزم کریں نیز جمع شدہ حرام مال سے مُتَعَلِّق دارُالاِفتا اہلسنت سے شَرعی رَہنُمائی بھی حاصل کرلیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بَیان میں ہم نے حج کی فَضِیلت اور حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں ہم نے سُنا کہ:

- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔
- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔
- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے۔
- **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک وشُبہ ہو، بلکہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے ہو۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ حج لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے، نمازیں وغیرہ ادا کر کے کیا جائے۔

❖ **مقبول حج** کی ایک نشانی یہ ہے کہ جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخِرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا حاجی کا دل نَرم کر دے کہ اُس کے دل میں سوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مدَنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صَدَقے ہم سب کو حجِ مقبول اور سفرِ مدینہ کی سَعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: ❣ دو(2) رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی ستّر(70) رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ❣ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صَفائی اور ربّ تعالٰی کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❣ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مِسواک میں دس(10) خُوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) مُنہ صاف کرتی، مَسُوڑھے مضبوط بناتی، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی، منہ کی بَدبُو ختم کرتی اور سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، ربّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے۔ ❣ حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار(4) چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے عِلم پر عمل کرنا۔[3] ❣ مسواک بِیْلو یا زَیْتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مِسواک کی موٹائی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❣ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنّت کی ادائیگی کا آلہ ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب، بہارِ شریعت حِصّہ 16(312 صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

1...اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک...الخ، ۱/۱۲۷، حدیث: ۳۳۷

2...مُسندِ احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

3...اِحیاء العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا...الخ، ۲/۲۷

سُنّتوں کی تَرْبِیَت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

تری سُنّتوں پہ چل کر میری روح جب نکل کر چلے تو گلے لگانا مدنی مدینے والے

(وسائل بخشش (مرمم)، ص۴۲۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، 3 قسم کے افراد اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (اَلبُدورُ السّافرۃ لِلسُّیُوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں اور ذکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہمارا مقدر اپنے عروج پر ہے، کہ ہم گناہگار، سیاہ کار، عصیاں شعار حرم کی مقدس زمیں پر موجود ہیں۔ حج کا موسم ہے۔ کچھ قافلے آچکے ہیں، کچھ آرہے ہیں، اللہ کرے کہ ہمارا یہ سفر مقبول ہو جائے اور ہمیں مقبول حج کی سعادت مل جائے۔ اور اس کے بدلے ہمارے گناہ بخشے جائیں اور مکے مدینے کی بابرکت فضاؤں کی رحمتوں میں سے ہمیں بھی حصہ مل جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مایوس نہ ہونے والا حاجی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا اَبُو بلال محمد اِلیاس عطّار قادری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں"** کے صفحہ نمبر 96 پر ایک اِیمان اَفروز حِکایت نقل کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں:

حضرت سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مسلسل چودہ (14) سال تک حج کی عظیم سعادت سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَرویش کو خانۂ کعبہ کا دَروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ **"لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ،"** کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی **"لَالَبَّیْکَ"** میں نے چودھویں سال اس شخص سے پوچھا: اے دَرویش! تُو بَہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اس نے کہا: یا شیخ! میں قسم کھاکر یہ کہتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ (14) سال کے چودہ ہزار (14000) سال میری عُمر ہو اور بجائے سال بھر کے، ہر روز ہزار (1000) بار یہ جواب **"لَالَبَّیْکَ"** سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اُٹھاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گرا۔ اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اس میں لکھا تھا: اے مالک (بن دینار)! تُو میرے بندے کو مجھ سے جُدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے چودہ (14) سال کے حج قبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِس کی پکار ہی کی بَرَکت سے قبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ

سے محروم نہ جائے۔ (عاشقانِ رسول کی 130 حکایات مع مکے مدینے کی زیارتیں، ص ۹۶)

مَغفِرت کا ہوں تجھ سے سُوالی پھیرنا اپنے در سے نہ خالی
مجھ گنہگار کی اِلتجا ہے یاخدا تجھ سے میری دعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حج کے دوران خانۂ کعبہ کے مبارک دروازے کو تھامے بظاہر ایک عام مگر حقیقتاً بارگاہِ ربُّ الاَنام میں مَقبُول بندے کا اپنے ربّ کریم کی رحمت پر یقین اور اس کی ذات سے حُسنِ ظن تو ملاحظہ فرمایئے کہ جو رِضائے الٰہی اور قُربِ خُداوَندی پانے، ارکانِ حج بجالانے، خانۂ کعبہ کا طواف کرنے اور اِس مُقدّس گھر کی زیارت سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کی تڑپ لئے مسلسل 14 سال سے یہاں آکر رحم و کرم کی امید لگائے **"لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ،"** کی صدائیں بلند کرتا اور جواباً **"لَالَبَّیْک"** کی آواز سنتا رہا، مگر رَحمتِ خُداوَندی سے مایُوس ہوجانے کے بجائے صبر و رِضا کا پیکر بن کر ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹا۔ بالآخر آزمائش کی اِس گھڑی سے وہ بہت اچھی طرح کامیابی سے ہمکنار ہوا اور اللہ پاک کو اپنے اُس مخلص بندے کی عاجزی، اِنکساری اور اِستقامت کے ساتھ حَرَمِ کعبہ میں **"لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ،"** کی صدائیں بلند کرنا پسند آگیا، تو خالق و مالک نے اُسے ایسی بے مِثال مَقبُولیّت سے سَرفراز فرمایا کہ اُس کی مُخلِصانہ صَداؤں کو حاجیوں کے حج کی قَبولیّت کا ذَرِیعہ بنادیا۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ سعادت عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ

النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! احادیثِ مبارکہ میں حجِ مَبرُور یعنی مقبول حج کے فضائل اور اِس حج سے کیا مراد ہے؟ اِس کا بیان بھی موجود ہے۔ آیئے! اب **مقبول حج** کے فضائل پر مشتمل مزید 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور جھومئے: چنانچہ

1. نبیِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حجِ مقبول کا ثواب جنت سے کم نہیں۔ عرض کی گئی: مقبول سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔ (معجم اوسط، من اسمہ موسی، ۶/۱۷۳، حدیث: ۸۴۰۵)

2. پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حجِ مَقْبُول کی جزا جَنّت ہی ہے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حجِ مقبول کیا ہے؟ اِرْشاد فرمایا: ایسا حج جس میں (بھوکے کو) کھانا کِھلانا ہو اور سَلام کو عام کرنا۔ (کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الفصل الاول... الخ، الجزء ۵، ۳/۷، حدیث: ۱۱۸۳۰)

3. اللہ پاک کے نزدیک سب سے اَفْضَل عمل وہ ایمان ہے، جس میں شک نہ ہو، وہ جنگ ہے جس میں خیانت نہ ہو اور حجِ مقبول۔ (ابن حبان، کتاب السیر، ذکر البیان بان الجہاد... الخ، ۷/۵۹، حدیث: ۴۵۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سُنا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نوازنے کے لئے کیسے کیسے اَسباب پیدا فرمائے ہیں، بِلاشُبہ یہ سب اُس کا فضل و کرم ہی تو ہے کہ لاکھوں لاکھ عُشّاق ہر سال اُس کی پاک بارگاہ کی حاضری کا شرف پاتے ہیں، نیز مقاماتِ مُقَدَّسہ پر جاکر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور حج کی

قبولیت کی اُمید لگائے دِیوانہ وار "لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ" کی صدائیں بلند کرتے اور دعا و اِستغفار میں مشغول رہتے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو!! یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ مقبول حج کا مفہوم بہُت وسیع ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ بعض عُلمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن نے اپنی کتابوں میں مقبول حج کی قَبولِیَّت کی شرائط تحریر فرمائیں نیز حجِ مقبول کے فَضائل پر مُشتمل احادیثِ طَیِّبہ کی شُرُوحات کے تحت بڑے واضح انداز میں اِس کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے۔ آیئے! مقبول حج کی شرائط اور اِس کی نِشانیوں کو سُنتے ہیں تاکہ حج کی سعادت ملنے پر ہم سب بھی اور بالخُصُوص اِس سال اللہ پاک کے گھر کے مہمان بننے والے مُسلمان اِن سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گُلدستے میں سجا کر حجِ مقبول کی خُوشخبری پانے والوں میں اپنا نام لکھوانے میں کامیاب ہو سکیں چنانچہ

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قبولِ حج کے لیے تین (3) شرطیں ہیں: اللہ پاک فرماتا ہے:

فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۷)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو نہ کوئی گناہ، نہ کسی سے جھگڑا۔

تو اِن باتوں سے نہایت ہی دُور رہنا چاہیے، جب غُصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی گناہ کا خیال آئے، فوراً سَر جُھکا کر دل کی طرف مُتوجّہ ہو کر اِس آیت کی تلاوت کرے اور دو ایک بار لَاحَوْل شریف (یعنی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم) پڑھے، یہ بات جاتی رہے گی، یہی نہیں کہ اُسی کی طرف سے اِبتدا ہو یا اُس

کے ساتھی ہی کے ساتھ جھگڑا بلکہ بعض اوقات امتحاناً راہ چلتوں کو پیش کر دیا جاتا ہے کہ بے سبب اُلجھتے بلکہ گالی گلوچ اور لَعنت و مَلامَت کرنے کو تیار ہوتے ہیں، لہٰذا حاجی کو ہر وقت ہوشیار رہنا چاہیے، خدانہ کرے ایک دو کلمے میں ساری محنت اور رُوپیہ برباد ہو جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/۱۰۶۱-۱۰۶۰ بتغیر قلیل)

یاد رہے کہ گناہ کا کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مُقدّس عِبادت ہے، اِسی لئے اِس عِبادت کے دوران اِن سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ (صراط الجنان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۷، ۱/۳۱۴ بتغیر قلیل)

چُوموں عَرَب کی وادیاں اے کاش! جا کے پھر صَحرا میں اُن کے گھومنا پھرنا نصیب ہو
کعبے کے جلووں سے دلِ مُضطَر ہو کاش! شاد لُطفِ طوافِ خانۂ کعبہ نصیب ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۸۹)

آیئے! اب ہم حجِ مقبول کی نشانیوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

مقبول حج کی نشانیاں

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے، قَبولیَّتِ حج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن نافرمانیوں میں پہلے مُبْتَلا تھا، اُنہیں چھوڑ دے اور اپنے بُرے دوستوں کو چھوڑ کر نیکوں کی صحبت اختیار کرے، کھیل کُود اور غفلت کی مجالس کو چھوڑ کر ذِکر و فِکر اور بیداری کی محافل اختیار کرے۔ (احیاء العلوم، ۱/۸۰۳)

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مَبرُور (حجِ

مقبول) کی نشانی ہی یہ ہے کہ پہلے سے اچھا ہو کر پلٹے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۷)

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمّد اَمجَد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (حاجی کو چاہئے کہ وہ) حاجت سے زیادہ زادِ راہ لے کہ ساتھیوں کی مدد اور فقیروں پر صدقہ کرتا چلے، کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ششم، ۱/ ۱۰۵۱ بتغیر قلیل)

شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جس کے دوران حاجی کوئی گناہ کا کام نہ کرے، نہ ہی رِیاکاری اور شہرت کا کوئی شک وشُبہ ہو، بلکہ محض اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہو۔ (بہشت کی کنجیاں، ص ۱۰۷ بتغیر قلیل) (ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: حج کے لئے روانہ ہوتے وقت) رقم یا زادِ راہ جو کچھ ساتھ لے چلے مالِ حلال سے لے ورنہ حج، مقبول ہونے کی اُمید نہیں اگرچہ فَرض ادا ہو جائے گا، اگر اپنے مال میں کچھ شُبہ ہو تو چاہئے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے، رقم اور زادِ راہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ اپنے ساتھیوں کی مدد کرے اور فقیروں کو صَدَقہ دیتا چلے کہ یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔ (جنتی زیور، ص ۳۶۷ بتغیر قلیل)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی مختلف مقامات پر مقبول حج کی نشانیوں کو بیان فرمایا ہے چنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ؎ حجِ مقبول وہ ہے جو لڑائی جھگڑے، گناہ اور دِکھلاوے سے خالی ہو اور صحیح ادا کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۸۷ بتغیر قلیل) ؎ حجِ مقبول ہوتا ہی وہ ہے جو نمازیں وغیرہ ادا کر کے کیا جائے۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۱۴۶) ؎ حجِ مقبول سے مراد وہ حج ہے، جس میں گناہ سے بچا جائے یا وہ حج جس

میں دِکھلاوا اور شُہرت سے پرہیز ہو یا؟ حجِ مقبول وہ حج ہے جس کے بعد حاجی مرتے وقت تک گناہوں سے بچے، حج برباد کرنے والا کوئی عمل نہ کرے۔

حضرت سَیِّدُنا حسن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ؟ حجِ مقبول وہ ہے جس کے بعد حاجی دنیا سے بے رغبت اور آخِرت میں رغبت رکھنے والا ہو کر رہے، یا ؟ حجِ مقبول وہ ہے جو حاجی کا دل نَرم کر دے کہ اُس کے دل میں سَوز اور آنکھوں میں تَری رہے۔(مرآۃ المناجیح، ۵/ ۴۴۱ بتغیر قلیل) ؟ حجِ مقبول وہ حج ہے کہ جو حَلال کمائی اور صحیح طریقے سے ادا کیا جائے، اِخلاص کے ساتھ ہو اور مرتے دم تک کوئی ایسی حَرکت نہ ہو، جس سے حج باطِل ہو جائے یعنی مقبول کا بدلہ صرف دُنیاوی غذا اور گناہوں کی معافی یا دوزخ سے نجات یا عذاب میں کمی کی صورت میں نہ ہو گا بلکہ جَنّت ضرور ملے گی۔(مرآۃ المناجیح، ۴/ ۹۶ بتغیر قلیل)

حج کا شَرَف ہو پھر عطا یاربِّ مصطَفٰے میٹھا مدینہ پھر دِکھا یا ربِّ مصطَفٰے
دیدے طوافِ خانۂ کعبہ کا پھر شَرَف فرما یہ پورا مُدَّعا یا ربِّ مصطَفٰے

(وسائلِ بخشش، مُرَمَّم، ص ۱۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ حجِ مقبول کی نعمت پانے کے لئے اِخلاص کا ہونا اور رِیاکاری سے بچنا کس قدر ضروری ہے، یاد رہے! اِخلاص قَبولیَّت کی چابی ہے، اِخلاص کے بغیر کئے جانے والے بڑے بڑے اَعمال بھی بارگاہِ الٰہی میں نامقبول قرار پاتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اِسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** میں فرماتے ہیں: یاد رکھئے! ہر عِبادت کی قَبولیَّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب عِلْمِ دین اور اَچّھی صحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہو جاتی ہیں۔ جس طرح اب عُمُوماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے کسی حکمت وضَرورت کے بغیر **"حاجی"** کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پکاریں مگر آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمُود و نُمائش کی اِنتہا ہوگئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت روشنیوں سے سجاتے اور گھر پر **"حج مُبارَک"** کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرم کا اپنے ربّ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لَرَزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** میں مزید ایک جگہ فرماتے ہیں: یاد رکھئے! ہر عِبادت کی قَبولیَّت کے لئے اِخلاص شَرط ہے۔ آہ! اب عِلْمِ دین اور اَچّھی صحبت سے دُوری کی بِنا پر اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہو جاتی ہیں۔ جس طرح اب عُمُوماً ہر کام میں نُمُود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری

سمجھا جانے لگا ہے، اِسی طرح حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بَھینٹ چڑھتی جارہی ہے، مَثَلاً بے شُمار اَفراد حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے کسی حکمت وضَرورت کے بغیر **"حاجی"** کہتے اور اپنے قلم سے لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحِب کہہ کر پکاریں مگر آج کل عجیب تَماشا ہے! نُمود و نُمائش کی اِنتہا ہوگئی، حاجی صاحِب حج کو جاتے اور جب لوٹ کر آتے ہیں تو بِغیر کسی اچّھی نِیّت کے پوری عمارت روشنیوں سے سجاتے اور گھر پر **"حج مُبارَک"** کا بورڈ لگاتے ہیں، بلکہ توبہ توبہ! توبہ! کئی حاجی تو اِحرام کے ساتھ خُوب تصاویر بناتے ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرم کا اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لَرزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔ (رفیق الحرمین، ص ۵۱ تا ۵۶ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں دِیگر عِبادات کے ساتھ ساتھ حج جیسی اَہم ترین عِبادت کے مَعامَلے میں بھی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا طرزِ عمل پیشِ نظر رکھنا چاہئے، اللہ والوں کا اندازِ حج بھی بڑا نرالہ ہوتا ہے، شب و روز اپنے مالک و مولیٰ کی یاد اور اس کی اِطاعت میں مشغول رہنے اور ارکانِ حج کی کامل طریقے سے ادائیگی کرنے اور حج کی قَبُولیّت میں رُکاوٹ بننے والی چیزوں سے دُور رہنے کے باوجود بھی اُن پر یہی خوف طارِی رہتا ہے کہ کہیں ہمیں اِس دَرْ سے دُھتکار نہ دیا جائے۔ حالانکہ بارگاہِ الٰہی میں اِن مبارک ہَستیوں کی زَبردَست مَقبُولیّت کے باعث ہی بعض اوقات تمام حاجیوں کا حج قبول کرلیا جاتا ہے۔ آیئے! حج کی دو (2) ایمان افروز حکایات سُنئے اور نصیحت

کے مدنی پھول چنئے چنانچہ

لَبَّیْك کہتے ہی بے ہوش ہو گئے

خاندانِ اَہلِ بَیت کے چَشم و چَراغ حضرت امام زَیْنُ العابدین عَلِی بِنْ حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حج کا شَرَف حاصل کیا، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِحرام باندھا اور سُواری پر سُوار ہوئے تو چہرۂ مُبارَک پیلا ہو گیا، تھَر تھَر کانپنے لگے اور لَبَّیْك نہ کہہ پائے۔ عرض کی گئی: آپ لَبَّیْك کیوں نہیں پڑھتے ؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں لَبَّیْك کہوں اور جواباً "لَالَبَّیْك" نہ کہہ دیا جائے! آپ سے کہا گیا کہ (حُضُور!) اِحرام باندھ کر (نِیَّتِ حج کر لینے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ) لَبَّیْك کہنا تو ضَروری ہے، لہٰذا جُوں ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے لَبَّیْك پڑھی تو بے ہوش ہو کر سُواری سے گر پڑے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر یہی کَیفِیّت طاری رہی حتی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا حج مکمل کیا۔ (تهذیب التهذیب، حرف العین: من اسمه علی، علی بن حسین... الخ، ۵/ ۶۷۰، رقم: ۴۸۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سَیِّدَتُنا رابعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا حج

حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ عَدَوِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا نے ننگے پاؤں پیدل حج کیا اور اللہ پاک انہیں جو بھی کھانا عطا فرماتا، اِیثار کر دیا کرتیں۔ جب آپ کَعبۂ مُشَرَّفہ کے قریب پہنچیں تو بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ جب ہوش میں آئیں تو اپنا رُخسار بیتُ اللہ شریف (کی چوکھٹ) پر رکھ کر عرض کی: یا اللہ! یہ تیرے بندوں

کی پناہ گاہ ہے اور تُو اُن سے مَحَبَّت فرماتا ہے، مولیٰ! اب تو آنکھوں میں آنسو بھی ختم ہو چکے ہیں۔ پھر طواف کیا اور سعی کی، جب وُقوفِ عَرَفہ کا ارادہ کیا تو باری کے دن شُروع ہو گئے، روتے ہوئے عرض گزار ہوئیں: اے میرے مالِک و مولیٰ! اگر یہ مُعاملہ تیرے سِوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو میں ضَرور تیری بارگاہ میں شِکایت کرتی، مگر یہ تو تیری ہی مرضی سے ہوا ہے، لہٰذا شِکْوَہ کیوں کر سکتی ہوں! یہ کہتے ہی اُنہیں غیب کی آواز دینے والے فرشتے کی جانب سے آواز آئی: اے رابِعہ! ہم نے تیرے سبب تمام حاجیوں کا حج قَبول کر لیا اور تیری اِس کمی کی وجہ سے ان کی کَمیاں بھی پوری کر دِیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج... الخ، ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں حکایات کو سُن کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ والوں اور اللہ والیوں کا حج، بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کے کس اعلیٰ مرتبے پر ہوتا ہے، دورانِ حج حضرت سَیِّدَتُنا رابعہ بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے اِیثار کا جذبہ بھی لائقِ تحسین تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا اپنا کھانا بھی راہِ خدا میں ایثار کر دیا کرتیں، مگر خود بھوکی رہتیں، ارکانِ حج کے دوران باری کے ایّام آنے کے باوجود زبان پر شکوۂ رنج و اَلَم لانے کے بجائے صَبر و شُکر کا مُظاہَرہ کیا، تو اللہ پاک کو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کی یہ ادا اِس قدر پسند آئی کہ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہا کے طُفَیل سارے حاجیوں کا حج قبول فرما لیا۔ اللہ پاک ہمیں بھی مقبول حج کی سعادتیں عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حج کا طریقہ:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب چند فنگر ٹپس پر حج کا طریقہ یاد کرتے ہیں:

حج پانچ دنوں میں ہوتا ہے، جس میں فرائض اور واجبات شامل ہیں۔

ابھی جو بارہ باتیں بیان کی جائیں گی انہیں یاد رکھیں گے تو حج کرنا آسان ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

نمبر ایک: حج کا احرام۔ (دو سفید چادریں، حج کی نیت، تلبیہ و دعا)

نمبر دو: مِنیٰ کا پہلا قیام۔ (پانچ نمازیں آٹھویں کی ظہر سے نویں کی فجر تک)

نمبر تین: وقوفِ عرفات۔ (دو نمازیں ظہر عصر۔ اپنے اوقات میں ادا کرنا)

نمبر چار: وقوف مزدلفہ۔ (مغرب عشا ملا کر پڑھنی ہے۔ آرام کے بعد رمی کے لیے کنکریاں جمع کرنی ہے۔ نماز فجر اس کے وقت میں ادا کرنی ہے)

نمبر پانچ: دسویں کی رمی۔ (بڑے شیطان یعنی جمرۂ عقبہ کی رمی کرنی ہے۔)

نمبر چھ: حج کی قربانی۔ (قربانی کا جانور قربانی کی شرائط کے مطابق ہونا چاہیے۔)

نمبر سات: حلق یا تقصیر۔

نمبر آٹھ: طواف الزیارۃ۔

نمبر نو: حج کی سعی۔

نمبر دس: گیارہویں کی رمی۔ (تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے)

نمبر گیارہ: بارہویں کی رمی۔ (تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے)

نمبر بارہ: طوافِ وداع یا طواف رخصت۔

(1) احرام

حج کے لیے اگر آپ نے احرام نہیں باندھا تو باندھ لیجئے، یہ احرام 8 ذوالحجہ کو بھی باندھ سکتے ہیں مگر سہولت 7 کو رہے گی کیوں کہ معلم اپنے اپنے حاجیوں کو ساتویں کی عشاء کے بعد سے مِنٰی شریف پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ مسجدِ حرام میں غیر مکروہ وقت میں احرام کے دو نفل ادا کر کے معنی پر نظر رکھتے ہوئے اس طرح حج کی نیت کیجئے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَ اَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْہِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَ اَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں تو میرے لیے اسے آسان کر اور مجھ سے قبول فرما اور اس میں میری مدد کر اور میرے لیے اس میں برکت دے، نیت کی میں نے حج کی اور اللہ پاک کے لیے اس کا احرام باندھا۔

(2) مِنٰی کا پہلا قیام۔ (پانچ نمازیں آٹھویں کی ظہر سے نویں کی فجر تک)

تمام حاجیوں کے لیے مدنی پھول

تمام حُجّاجِ کِرام (قارِن، مُتَمَتِّع اور مُفرِد) سب کے سب مِنٰی شریف جانے کیلئے مکّۂ مُعظّمہ میں آٹھویں ذُوالحِجَّہ کے اِنتِظار میں اپنی زندگی کے حسین لمحات گزار رہے ہیں۔ پیارے عاشقانِ رسول! یہ وہ مقدّس گلیاں ہیں جن میں ہمارے پیارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیاتِ طیّبہ کے کم و بیش 53 سال گزارے ہیں، یہاں ہر جگہ محبوبِ اکرم، رسولِ محتشم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم ہیں، اِن مبارک گلیوں کا خوب خوب اَدب کیجئے۔ خبر دار! گناہ تو کُجا گناہ کا تَصَوُّر بھی نہ آنے پائے کہ حُدودِ حَرَم میں اگر ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے تو گُناہ بھی لاکھ گُنا ہے۔ گالی گلوچ، غیبت، چغلی، جھوٹ، بدنِگاہی، بدگمانی وغیرہ ہمیشہ حرام ہیں مگر یہاں کا جُرم تو لاکھ گُنا ہے۔ ہرگز ایسی حَماقت مَت

کیجئے کہ حَلْق کرواتے ہوئے ساتھ ہی مَعَاذَ اللہ! داڑھی بھی مُنڈوا دی! خبر دار! داڑھی مُنڈوانا یا کتَروا کر ایک مُٹھّی سے چھوٹی کرڈالنا دونوں حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں اور یہاں تو اگر ایک بار بھی یہ حرکت کریں گے تو لاکھ بار حرام کا گناہ ملے گا۔

آٹھویں شب ہے، بعدِ نَمازِ عشاء ہر طرف دُھوم پڑی ہے، سب کو ایک ہی دُھن ہے کہ مِنٰی چلو! آپ بھی تیّار ہو جایئے، اپنی ضَرورِیات کی اَشیاء مَثَلاً تسبیح، مُصلّٰی، قِبلہ نُما، گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل، ضَرورت کی دوائیں، مُعلِّم کا ایڈریس اور یہ تو ہر وَقْت ساتھ ہی ہونا چاہیے تاکہ راستہ بھول جانے یا ادِھَر اُدھَر ہو جانے یا بے ہوشی کی صُورت میں کام آئے۔ اگر حَجَّنیں ساتھ ہیں تو سبز یا کسی بھی نمایاں رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا ان کے سر کی پچھلی جانِب بُرقع میں سی لیجئے، تاکہ بھیڑ بھاڑ میں پہچان ہو سکے، راہ چلتے خُصُوصاً رَش میں انہیں اپنے آگے رکھئے اگر آپ آگے رہے اور یہ زیادہ پیچھے رہ گئیں تو بچھڑ سکتی ہیں۔ اَخراجات برائے طَعام و قُربانی وغیرہ وغیرہ ساتھ لینا نہ بھولئے، چولھا نہ لیجئے کہ وہاں مَنْع ہے۔ اگر ممکن ہو تو مِنٰی، عَرَفات، مُزْدَلِفہ وغیرہ کا سفر پیدل ہی طے کیجئے کہ جب تک مکّہ شریف پلٹیں گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔

شب عرفہ کی دعا

آنے والی رات شبِ عرفہ ہے۔ ممکن ہو تو یہ رات ضرور عبادت میں گزاریئے کہ سونے کے دن بہت پڑے ہیں۔ ایسے مواقع بار بار کہاں نصیب ہوتے ہیں۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص عرفے کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ پاک سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطعِ رحم (یعنی رشتے داری کاٹنے) کا سوال نہ کرے۔ وہ دعا یہ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَاؤُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْھَوَاءِ رُوْحُہٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْہُ اِلَّا اِلَیْہِ

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بُلندی میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ کہ آگ میں اُسی کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اُس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اُس کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اُسی کی مِلک ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ کہ اُس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں، مگر اُسی کی طرف۔

نویں رات مِنٰی میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے:

راتوں رات مُعلِّموں کی بسیں سُوئے عَرَفات شریف چل پڑتی ہیں اور مِنٰی شریف میں نَویں رات گزارنے کی سُنَّتِ مُؤَکَّدہ لاکھوں حاجیوں کی فوت ہو جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: اگر رات کو مِنٰی میں رہا مگر صبحِ صادِق ہونے سے پہلے یا نمازِ فجر سے پہلے یا آفتاب نکلنے سے پہلے عرفات کو چلا گیا تو بُرا کیا۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۰) معلومات کی کمی کے باعث بے شُمار حُجّاج صبحِ صادِق سے قبل ہی نمازِ فجر ادا کر لیتے ہیں! جلد بازی سے کام لینے کے بجائے حاجی صاحِبان اپنے مُعلِّم سے مل کر مِنٰی شریف میں رات گزارنے کی ترکیب بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کیلئے طُلُوعِ آفتاب کے بعد بس کا بندوبَست ہو جائیگا۔

چلو عَرفات چلتے ہیں وہاں حاجی بنیں گے ہم

گنہ سے پاک ہوں گے لوٹ کے جس دم چلیں گے ہم

(رفیق الحرمین، ص ۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یومِ عرفہ کے دو عالیشان فضائل:

(1) مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عرفے سے زیادہ کسی دن میں اللہ پاک اپنے بندوں کو جہنَّم سے آزاد نہیں کرتا پھر ان کے ساتھ ملائکہ پر مُباہات (یعنی فخر) فرماتا ہے۔ (مسلم ص ۷۰۳ حدیث ۱۳۴۸)

(2) حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک میں ہے کہ عرفے سے زیادہ کسی دن میں شیطان کو زیادہ صغیر و ذلیل و حقیر اور غَیظ (یعنی سخت غصّے) میں بھرا ہوا نہیں دیکھا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دن میں رَحمت کا نُزول اور اللہ پاک کا بندوں کے بڑے بڑے گناہ مُعاف فرمانا شیطان دیکھتا ہے۔ (موطّا امام مالک ج ۱ ص ۳۸۶ حدیث ۹۸۲ از رفیق الحرمین، ص ۱۵۷)

وقوفِ عرفات شریف کے چند مدنی پھول:

(1) جب دوپہر قریب آئے تو نہائیں کہ سُنَّتِ مُؤکّدہ ہے اور اگر نہانا ممکن نہ ہو سکے تو صِرف وُضو کرنا چاہیے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۲۳) (2) آج یعنی 9 ذُوالحِجّہ کو دوپہر ڈھلنے (یعنی نمازِ ظہر کا وَقت شروع ہونے) سے لے کر دسویں کی صبحِ صادِق کے دَرمیان جو کوئی اِحرام کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوا وہ حاجی ہو گیا، آج یہاں کا وُقوف حج کا رُکنِ اعظم ہے۔ (3) عَرَفات شریف میں وَقتِ ظُہر میں ظُہر و عَصر مِلا کر پڑھی جاتی ہے۔ مگر اِس کی بعض بھی شرائط ہیں۔ (4) حاجی کو آج بے

روزہ ہونا اور ہر وَقْت باوُضو رہنا سُنَّت ہے۔ (5) جَبَلِ رَحمت کے قریب جہاں سیاہ پتّھر کا فرش ہے وہاں وُقُوف کرنا افضل ہے۔ (6) وُقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے شرط یا واجِب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وُقُوف ہو گیا وُقوف میں نیّت اور رُو بقبلہ ہونا افضل ہے۔ (7) نمازوں کے بعد فوراً وُقوف کرنا سنَّت ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۲۴ از رفیق الحرمین، ص ۱۵۹ تا ۱۶۰)

عرفات کے وظائف اور چند دعائیں

وقوفِ عرفات میں پڑھنے کی کئی دعائیں ہیں۔ رفیق الحرمین میں کئی دعائیں موجود ہیں۔ آپ اس کتاب کو اپنے پاس رکھئے۔ چاہیں تو اس سے دیکھ کر دعائیں پڑھیں۔ مگر یاد کر لینا بہتر ہے۔ آیئے! کچھ دعائیں ہم سنتے ہیں:

پہلی دعا

دوپہر کے وقت دورانِ وقوف مَوقِف میں مندرجۂ ذیل کلمہ توحید، سورۂ اخلاص شریف اور پھر اس کے بعد دیا ہوا درود شریف سو سو بار پڑھنے والے کی بحکمِ حدیث بخشش کر دی جاتی ہے، نیز اگر وہ تمام عرفات شریف والوں کی سفارش کر دے تو وہ بھی قبول کر لی جائے۔

کلمۂ توحید 100 بار پڑھئے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

پھر سورۂ اخلاص شریف 100 بار۔

پھر یہ درودِ پاک 100 بار پڑھنا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ

دوسری دعا:

ابن ابی شیبہ اَمِیْرُالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا مولا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت کرتے ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اور انبیا کی دُعا عرفہ کے دن یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا

اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَّسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِیْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ وَشَرِّ بَوَآئِقِ الدَّھْرِ

بہارِ شریعت میں ہے: اس مقام پر پڑھنے کی بہت دعائیں کتابوں میں مذکور ہیں مگر اتنی دعائیں کافی ہیں۔ درود شریف و تلاوتِ قرآن مجید سب دُعاؤں سے زیادہ مفید یعنی فائدہ مند ہیں۔ (رفیق الحرمین، ص۱۶۹)

مزدلفہ کو روانگی

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو عَرَفات شریف سے جانبِ مُزْدَلِفہ شریف چلئے، راستے بھر ذِکْر ودُرُود اور دُعا و لَبَّیْک وزاری و بُکاء (یعنی رونے دھونے) میں مصروف رہو۔ کل میدانِ عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللّٰہ مُعاف ہوئے یہاں حُقُوقُ العِبَاد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۳،۱۱۳۱) اے لیجئے! مُزْدَلِفہ شریف آگیا! ہر طرف چہل پہل اور خوب رونق لگی ہوئی ہے، مُزْدَلِفہ کے

شُروع میں کافی رَش ہوتا ہے، آپ بے دھڑک آگے سے خوب آگے بڑھتے چلے جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ اندر کی طرف کافی کُشادہ جگہ مل جائے گی مگر یہ اِحتیاط رہے کہ کہیں مِنٰی شریف کی حد میں داخِل نہ ہو جائیں۔ پیدل چلنے والوں کیلئے مشورہ ہے کہ مُزْدَلِفہ میں داخِل ہونے سے پہلے پہلے استنجا وُضو کی ترکیب بنالیں ورنہ بھیڑ میں سخت آزمائش ہو سکتی ہے۔

مغرب وعشا ملا کر پڑھنے کا طریقہ:

یہاں آپ کو ایک ہی اَذان اور ایک ہی اِقامت سے نَمازِ مغرِب وعشاء وقتِ عشاء میں ادا کرنی ہیں، لہٰذا اَذان واِقامت کے بعد پہلے مغرِب کے تین فَرض ادا کر لیجئے، سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کے فرض پڑھئے پھر مغرِب کی سُنَّتیں، نفلیں (اوّابین) اِس کے بعد عشاء کی سُنَّتیں، نفلیں اور وِتر و نوافل ادا کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۲)

کنکریاں چن لیجئے

آج کی شب بعض اکابِر عُلَماء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے نزدیک لَیْلَۃُ القَدر سے بھی افضل ہے، یہ رات غفلت یا خوش گپّیوں میں ضائع کرنا سخت محرومی ہے، ہو سکے تو ساری رات لَبَّیک اور ذِکْر و دُرُود میں گزاریئے۔ (ایضاً ص ۱۱۳۳) رات ہی میں شیطانوں کو مارنے کے لیے پاک جگہ سے اُنچاس کنکریاں کھجور کی گٹھلی کی سائز کے برابر چُن لیجئے بلکہ کچھ زِیادہ لے لیجئے تاکہ وار خالی جانے وغیرہ کی صُورت میں کام آسکیں، ان کو تین بار دھو لیجئے، کنکریاں بڑے پتّھر کو توڑ کر نہ بنایئے۔ ناپاک جگہ سے یا مسجِد سے یا جَمرے کے پاس سے کنکریاں مت لیجئے۔

ایک ضروری احتیاط

آج نمازِ فجر اوّل وَقْت میں ادا کرنا افضل ہے مگر نماز اُس وَقْت ادا کیجئے جب کہ صُبحِ صادِق یقینی طور پر ہو جائے۔ عُموماً مُعلّم کے آدمی بہُت جلدی مچاتے ہیں اور ابتدائے وقتِ فجر سے پہلے ہی ”صلوٰہ صلوٰہ“ چِلّانا شُروع کر دیتے ہیں اور بعض حُجّاج وَقْت سے قبل ہی نماز ادا کر لیتے ہیں! آپ ایسا مت کیجئے بلکہ دوسروں کو بھی نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیجئے کہ ابھی وَقْت نہیں ہوا، جب توپ کا گولہ چُھوٹے تب نماز ادا کیجئے۔(رفیق الحرمین، ص ۱۸۲تا۱۸۳)

وقوفِ مزدلفہ:

مُزْدَلِفہ میں رات گزارنا سُنّتِ مؤکّدہ ہے مگر اِس کا وُقوف واجِب ہے۔ وُقوفِ مُزْدَلِفہ کا وَقْت صُبحِ صادِق سے لے کر طُلُوعِ آفتاب تک ہے، اِس کے درمیان اگر ایک لمحہ بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہو گیا، ظاہِر ہے کہ جس نے فجر کے وَقْت میں مُزْدلِفہ کے اندر نمازِ فجر ادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہو گیا، جو کوئی صُبحِ صادِق سے پہلے ہی مُزْدَلِفہ سے چلا گیا اُس کا واجِب تَرْک ہو گیا، لہٰذا اُس پر دَم واجِب ہے۔ ہاں، عورت، بیمار یا ضَعِیف یا کمزور کہ جنہیں بھیڑ کے سبب ایذا پہنچنے کا اَندیشہ ہو اگر مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔(بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۳۵)

کوہِ مَشْعَرُالْحرام پر اگر جگہ نہ ملے تو اُس کے دامَن میں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو وادیِ مُحَسِّر (مُ۔حَس۔سِر) کے سوا کہ یہاں وقوف کرنا ناجائز ہے جہاں جگہ مل جائے وُقوف کیجئے اور وُقوفِ عَرَفات والی تمام باتیں یہاں بھی مَلْحُوظ رکھئے یعنی لَبَّیک کی کثرت کیجئے اور ذِکْر و دُرُود اور دُعا میں مشغول ہو جایئے۔(ایضاً ص ۱۱۳۳) اِنْ شَآءَ اللہ! جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے کہ کل عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللہ مُعاف ہوئے تھے یہاں حُقُوقُ العِباد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۸۴)

وقوفِ مزدلفہ کی کئی دعائیں ہیں۔ کچھ دعائیں رفیق الحرمین میں بھی موجود ہیں۔ آپ اس کتاب کو اپنے پاس رکھئے۔ چاہیں تو اس سے دیکھ کر دعائیں پڑھیں۔ مگر یاد کر لینا بہتر ہے۔

دسویں کا پہلا کام رمی کرنا

مُزْدَلِفہ شریف سے مِنٰی شریف پہنچ کر سیدھے جَمْرَۃُ العَقَبَہ یعنی بڑے شیطان کی طرف تشریف لائیے، آج صِرْف اِسی ایک کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے کعبۂ شریف کی سَمْت معلوم کر لیجئے پھر جَمرے سے کم از کم پانچ ہاتھ (یعنی تقریباً ڈھائی گز) دُور (زِیادہ کی کوئی قید نہیں) اِس طرح کھڑے ہوں کہ مِنٰی آپ کے سیدھے ہاتھ پر اور کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے اور مُنہ جَمرے کی طرف ہو، سات کنکریاں اپنے اُلٹے ہاتھ میں رکھ لیجئے بلکہ دو تین زائد لے لیجئے۔

اب سیدھے ہاتھ کی چٹکی میں لے کر اور ہاتھ اچّھی طرح اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہِر ہو ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے ایک ایک کر کے سات کنکریاں اِس طرح ماریئے کہ تمام کنکریاں جمرے تک پہنچیں ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے تک گریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی لَبَّیْک کہنا موقوف کر دیجئے جب سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ رُکیے، نہ سیدھے جایئے نہ دائیں بائیں بلکہ فوراً ذِکر و دُعا کرتے ہوئے پَلٹ آیئے۔ (بہارِ شریعت ج۱ص ۱۱۹۳) (فوراً پلٹنا ہی سنّت ہے مگر اب جدید تعمیرات کے سبب پلٹنا ممکن نہیں رہا لہٰذا کنکریاں مار کر کچھ آگے بڑھ کر "یوٹرن" کی ترکیب کرنی ہوگی (رفیق الحرمین، ص ۱۸۶))

رمی کے وقت کا مسئلہ:

دسویں کی رَمی طُلُوعِ آفتاب سے لے کر زَوال تک سنّت ہے، زَوال (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) سے لے کر غُروبِ آفتاب تک مُباح (یعنی جائز) ہے اور غُروبِ آفتاب سے صُبحِ صادِق تک مکروہ ہے۔ (رفیق

الحرمین، ص ۱۹۰)

اسلامی بہنوں کی رمی:

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مَرد بِلا عُذر عورتوں کی طرف سے رَمی کر دیا کرتے ہیں اِس طرح اِسلامی بہنیں رَمی کی سَعادت سے مَحروم رَہ جاتی ہیں اور چُونکہ رَمی واجِب ہے لہٰذا تَرکِ واجِب کے سبب اُن پر دَم بھی واجِب ہو جاتا ہے لہٰذا اِسلامی بہنیں اپنی رَمی خود ہی کریں۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۰)

قربانی کے دو مدنی پھول:

(1) دسویں کو بڑے شیطان کی رَمی کرنے کے بعد قُربان گاہ تشریف لائیے اور قُربانی کیجئے، یہ وہ قُربانی نہیں جو بَقَرہ عید میں ہُوا کرتی ہے بلکہ حج کے شکرانے میں قارِن اور مُتَمَتِّع پر واجِب ہے چاہے وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو، مُفرِد کے لئے یہ قُربانی مُستحب ہے چاہے وہ غنی (مالدار) ہو۔ (2) دسویں کو قُربانی کرنا افضل ہے گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں کو غُروبِ آفتاب پر قُربانی کا وَقت ختم ہو جاتا ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۱۹۲ و ۱۹۴)

حَلق یا تَقصِیر کے مدنی پھول:

رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: بال مونڈانے میں ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے اور ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ج ۲ ص ۱۳۵ حدیث ۳)

ایک اور حدیثِ پاک ہے: سر مُونڈانے میں جو بال زمین پر گرے گا، وہ تیرے لیے قِیامت کے دن نور ہو گا۔ (اَیضاً)

کچھ مسائل بھی سماعت فرمائیں: (1) حَلق یا تَقصِیر سے پہلے اگر ناخُن کتروائیں گے یا خط بنوائیں گے

تو کَفّارہ لازِم آئے گا۔ اِس موقع پر سر مُنڈوانے کے بعد مُونچھیں تَرشوانا، مُوئے زیرِ ناف دُور کرنا مُستَحب ہے۔ (2) حَلْق یا تَقصِیر کا وَقْت اَیّامِ نَحْر یعنی 10، 11 اور 12 ذُوالْحِجَّہ ہے اور افضل 10۔ اگر بارہویں کے غروبِ آفتاب تک حَلْق یا قَصْر نہ کیا تو دَم لازِم آئے گا۔ (عالمگیری ج۱ص۲۳۱، رَدُّالْمُحتار ج۳ص۶۱۶) (3) حَلْق یا قَصْر منٰی شریف میں سنَّت ہے جبکہ حُدُودِ حَرَم میں واجِب۔ اگر حُدُودِ حَرَم سے باہَر کیا تو دَم واجِب ہو گا۔ (4) حَلْق یا تَقْصِیر کے دَوران یہ تکبیر پڑھتے رہیے اور فارِغ ہو کر بھی پڑھئے۔ تکبیرِ تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (رفیق الحرمین، ص۱۹۶تا۱۹۸)

طوافُ الزِّیارَۃ کے مدنی پھول:

(1) طَوافُ الزِّیارۃ کو "طوافِ اِفاضہ" بھی کہتے ہیں یہ حج کا دوسرا رُکن ہے، اِس کا وَقْت 10 ذُوالْحِجَّۃِ الحرام کی صبحِ صادِق سے شُروع ہوتا ہے اِس سے قَبل نہیں ہو سکتا۔ اس میں چار پھیرے فرض ہیں بِغیر اس کے طواف ہو گا ہی نہیں اور حج نہ ہو گا اور پورے سات کرنا واجِب ہے۔

(2) باوُضو اور ستر عورَت کے ساتھ طَواف کیجئے۔ (اکثر اسلامی بہنوں کی کلائیاں دَورانِ طواف کُھلی ہوتی ہیں اگر "طوافُ الزِّیارۃ" کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ اس طرح کئے کہ چہارم (1/4) کلائی یا چوتھائی (1/4) سر کے بال کُھلے تھے تو دم واجِب ہو گیا۔ اگر ستر عورت کے ساتھ اس طواف کا اعادہ (یعنی نئے سرے سے) کر لیا تو دم ساقِط ہو جائے گا)

(3) طَواف سے فارِغ ہو کر دو رَکْعَت "واجِبُ الطَّواف" بدستور ادا کیجئے اِس کے بعد "مُلْتَزَم" پر بھی حاضِری دیجئے اور "آبِ زَم زَم" بھی خوب پیٹ بھر کر نوش کیجئے۔ (رفیق الحرمین، ص۱۹۹تا۲۰۱)

رمی کے چند مدنی پھول:

(1) 11 اور 12 ذُوالحِجَّہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہیں۔ اِس کی ترتیب یہ ہے: پہلے جَمْرَۃُ الْاُولٰی (یعنی چھوٹا شیطان) پھر جَمْرَۃُ الْوُسْطٰی (یعنی منجھلا شیطان) اور آخِر میں جَمْرَۃُ العَقَبَہ (یعنی بڑا شیطان) (2) دوپَہَر (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) کے بعد جَمْرَۃُ الْاُولٰی (یعنی چھوٹے شیطان) پر آیئے اور قبلے کی طرف مُنہ کرکے سات کنکریاں ماریئے۔ کنکریاں مار کر جمرے سے کچھ آگے بڑھ جایئے اور اُلٹے ہاتھ کی جانِب ہٹ کر قِبلہ رُو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھایئے کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف نہیں بلکہ قبلے کی جانب رہیں، اب دُعا و اِستِغفار میں کم از کم 20 آیتیں پڑھنے کی مِقدار مشغول رہیئے۔ (3) گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقت زَوالِ آفتاب (یعنی ابتدائے وقت ظہر) سے شُروع ہوتا ہے۔ لہٰذا گیارہویں اور بارہویں کی رمی دوپَہر سے پہلے اصلاً (یعنی بالکل) صحیح نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۱۱۴۸) (4) دسویں، گیارہویں اور بارہویں کی راتیں (اکثر یعنی ہر رات کا آدھے سے زیادہ حصّہ) مِنٰی شریف میں گزارنا سُنَّت ہے۔ (5) بارھویں کی رَمی کرکے غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ مکّہ مُعظّمہ کو روانہ ہو جائیں مگر بعدِ غُروب چلا جانا مَعیُوب۔ اب ایک دن اور ٹھہرنا اور تیرھویں کو بدستور دوپہر ڈھلے (یعنی ابتدائے وقتِ ظہر) رَمی کرکے مکہ شریف جانا ہوگا اور یہی افضل ہے۔ (6) اگر مِنٰی میں تیرھویں کی صُبحِ صادِق ہوگئی اب رَمی کرنا واجِب ہو گیا اگر بِغیر رَمی کئے چلے گئے تو دَم واجِب ہوگا۔ (7) گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) سے صُبحِ صادِق تک ہے مگر بِلا عُذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمی کرنا مکروہ ہے۔ (8) تیرہویں کی رَمی کا وَقت صُبحِ صادِق سے غُروبِ آفتاب تک ہے مگر صُبح سے ابتِدائے وَقتِ ظہر تک مکروہِ (تنزیہی) ہے، ظہر کا وَقت شُروع

ہونے کے بعد مَسنُون ہے۔(رفیق الحرمین،ص ۲۰۱تا۲۰۳)

طوافُ الزّیارہ کا طریقہ:

جس طرح عمرے کا طواف ہوا تھا اسی طرح طوافُ الزّیارہ کریں گے۔یہ سلے ہوئے کپڑوں میں ہو گا،جب سلے ہوئے کپڑوں میں ہو گا تو اضطباع کی بھی حاجت نہیں۔رَمَل تین پھیروں میں ہو گا۔

طوافُ الزّیارہ کا آخری وقت بارہویں کے غروب سے پہلے پہلے ہے۔جو اسلامی بہنیں باری کے ایام سے ہوں گے ان کو شریعت نے اجازت دی ہے کہ وہ پاک ہونے کے بعد طواف کریں ان پر کوئی جرمانہ بھی نہیں۔

طوافُ الزّیارہ کرنے کا مناسب وقت گیارہویں شب یعنی دسویں کو عشاء کی نماز کے بعد ہے۔ آپ چاہیں تو کسی بھی وقت کر سکتے ہیں لیکن بارہویں کی غروب سے قبل طوافُ الزّیارہ کے چار پھیرے مکمل کر لیے جائیں ورنہ دم لازم ہو گا۔

حج کی سعی:

جس طرح عمرے کی سعی ہوئی تھی حج کی سعی کا طریقہ بھی وہی ہے۔اگر آپ حلق یا تقصیر کروا کر حج کے احرام سے باہر آچکے ہیں تو اب حج کی سعی سلے ہوئے لباس میں کی جائے گی۔

آپ نے گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کرنی ہے لہٰذا گیارہویں اور بارہویں شب منیٰ کے میدان میں گزارنا سنت ہے۔

گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقْت آفتاب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وَقت شُروع ہونے) سے صُبحِ صادِق تک ہے مگر بِلاعُذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمی کرنا مکروہ ہے۔(رفیق الحرمین،ص ۲۰۳)

طوافِ رخصت کے چند مدنی پھول:

(1) جب رُخصت کا اِرادہ ہو اُس وَقْت ”آفاقی حاجی“ پر طَوافِ رُخصت واجِب ہے، نہ کرنے والے پر دَم واجِب ہوتا ہے۔ اِس کو طوافِ وَداع اور طوافِ صَدْر بھی کہتے ہیں۔ (2) اِس میں اِضْطِباع، رَمَل اور سَعْی نہیں۔ (3) حَیض ونِفاس والی کی سیٹ بُک ہے تو جاسکتی ہے اُس پر اب یہ طَواف واجِب نہیں اور دَم بھی نہیں۔ (4) سَفَر کا اِرادہ تھا، طَوافِ رُخصت کرلیا پھر کسی وجہ سے ٹھَہرنا پڑا جیسا کہ گاڑی وغیرہ میں عُموماً تاخیر ہو جاتی ہے اور اِقامَت کی نیَّت نہیں کی تو وُہی طَواف کافی ہے، دوبارہ کرنے کی حاجَت نہیں اور مسجِدُ الحرام میں نَماز وغیرہ کے لیے جانے میں بھی کوئی مُضایقہ نہیں، ہاں مُستحب یہ ہے کہ پھر طَواف کرلے کہ آخِری کام طَواف رہے۔ (5) جو بِغیر طواف کے رُخصت ہوگیا تو جب تک مِیقات سے باہَر نہ ہوا واپَس آئے اور طواف کرلے۔ (6) طَوافِ رُخصت کے تین پھیرے چھوڑے گا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صَدَقہ دے اور اگر چار سے کم کئے ہیں تو دَم دینا ہوگا۔ (7) ہوسکے تو بے قراری کے ساتھ روتے روتے طوافِ رُخصت بجالائیے کہ نہ جانے آئندہ یہ سَعادت مُیَسَّر آتی بھی ہے یا نہیں۔ (8) پھر دَروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر ہوسکے تو آستانۂ پاک کو بوسہ دیجئے اور قَبولِ حج و زِیارت اور بار بار حاضِری کی دُعا مانگئے۔ اور دعائے جامِع (یعنی رَبَّنَا اٰتِنَا ۔۔۔اِلخ) یا یہ دعا پڑھئے: **اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَيَرْجُوْ رَحْمَتَكَ۔** **ترجمہ:** تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و احسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔ (9) پھر کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف مُنہ کئے اُلٹے پاؤں یا حسبِ معمول چلتے ہوئے بار بار مُڑ کر کعبۂ مُعَظَّمہ کو حَسرَت سے دیکھتے، اُس کی جُدائی پر آنسو بہاتے یا کم از کم رونے جیسی صورت بنائے مسجِدُ الحرام سے ہمیشہ کی طرح

اُلٹا پاؤں بڑھا کر باہر نکلئے اور باہَر نکلنے کی دُعا پڑھئے۔ (10) حَیض و نِفاس والی دروازۂ مسجِد پر کھڑی ہو کر بہ نگاہِ حَسرَت کعبۂ مُشرَّفہ کی زِیارت کرے اور روتی ہوئی دُعا کرتی ہوئی پلٹے۔ (11) پھر بَقدَرِ قُدرت فُقَرائے مکّۂ مُعظَّمہ میں خیرات تقسیم کیجئے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۱۱۵۳، ۱۱۵۱۔ از رفیق الحرمین، ص ۲۰۵ تا ۲۰۸ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔



فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net